گھر بھر کی جسمانی بیماریوں، ذہنی الجھنوں اور روحانی مسائل کا حل۔

ماہنامہ عبقری ® لاہور

مارچ 2008ء بمطابق ربیع الاوّل 1429 ہجری

باذوق مردوں اور باوقار خواتین کے لئے جسے بچے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

قیمت فی شمارہ: 15 روپے

21

ناممکن روحانی مشکلات
لاعلاج جسمانی بیماریاں

آزمودہ اور یقینی علاج کے لئے ماہنامہ عبقری سے دوستی

امام ابوحنیفہؒ کا احتیاط وتقویٰ
نئی نسل کے سلگتے اور الجھتے مسائل
ویران صحت، اجڑا چہرہ اور تندرستی کی کرن
ظلم کی انتہا اور عورت کا صبر
درودِ پاک کا معجزہ
مردانہ بے اولادی کا ایک سبب
نصیحت کی باتیں، بچوں کی زبانی
دنیا بدل گئی ....
اولیاء کے مستند وظائف وعملیات
آپ مریض ہیں، تو یہ عمل کریں
جلے ہوئے مریضوں کے لیے تحفہ

عَبۡقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ القرآن

بیاد حضرت خواجہ سید محمد عبداللہ ہجویری عبقری مجذوب ، جناب حکیم محمد رمضان چغتائی

زیر سرپرستی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبیداللہ السفتی مدظلہ ، حضرت مولانا محمد کلیم صدیقی مدظلہ (پھلت)

شمارہ نمبر 9 جلد نمبر 2 مارچ 2008 بمطابق ربیع الاول 1429ھ

فرقہ واریت اور سیاسی تعصبات سے پاک

ماہنامہ عبقری لاہور

مرکز روحانیت وامن کا ترجمان

مارچ 2008ء

ایڈیٹر حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی

مشاورت حکیم محمد خالد محمود چغتائی ، تجمل الٰہی شمسی ، حاجی میاں محمد طارق

قانونی مشیر : سید واجد حسین بخاری (ایڈووکیٹ)

قیمت فی شمارہ 15 روپے اندرون ملک سالانہ 180 روپے بیرون ملک سالانہ 140 امریکی ڈالر

ٹھہریئے پہلے اسے پڑھیئے : اگر آپ "ماہنامہ" عبقری کا اجراء کروانا چاہتے ہیں تو اس کا زرسالانہ -/180 روپے ہے۔ اور ہر رسالہ کے بیرونی لفافہ پر خریداری نمبر اور مدت خریداری درج ہوتا ہے۔ اگر زرسالانہ ختم ہو چکا ہے تو ابھی -/180 روپے منی آرڈر کریں۔ یا فون (042-7552384) پر رابطہ کریں۔ رسالہ نہ ملنے کی صورت میں خریداری نمبر ضرور بتائیں تا کہ آپ کو مکمل معلومات دی جا سکے۔ اور منی آرڈر کرتے وقت اپنا پتہ اردو میں، واضح اور صاف صاف تحریر کریں۔ جواب طلب امور کے لیے جوابی لفافہ آنا ضروری ہے ورنہ معذرت۔ ہر ماہ پوری فکر کے ساتھ آخری تاریخوں 26 تا 28 میں رسالہ خریداروں کے نام روانہ کر دیا جاتا ہے۔ تا کہ یکم سے قبل آپ کو رسالہ مل جائے اسکے باوجود رسالہ محکمہ ڈاک کی غفلت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ قارئین! چار پانچ روز انتظار کر لیا کریں۔ کیونکہ بعض دفعہ ٹھیک دوسرے دن یا پھر کئی روز تک پہنچ پاتا ہے۔ اور بارہا ایسا اتفاق بھی ہوا ہے۔ کہ یہ اطلاع دی گئی کہ رسالہ بروقت پہنچ گیا تھا لیکن کوئی اور صاحب پڑھنے کے لیے لے گئے تھے۔ اس لیے پوری تحقیق اور کم از کم ایک ہفتہ کے بعد بھی نہ ملنے کی تو اطلاع کریں۔ آئندہ ماہ سپیشل ڈاک سے رسالہ روانہ کیا جائیگا۔ اور یہ بھی خیال میں رہے کہ ادارہ کے ذمہ پوری فکر کے ساتھ رسالہ ڈاک خانہ کے حوالے کر دینا ہے نہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچانا ہے۔ اس لیے ان وجوہات کی بنا پر اپنے قارئین کو اس طرف متوجہ کر رہے ہیں آپ اپنے اخبار فروش یا قریبی بک سٹال سے طلب کریں اور اگر وہ نفی میں جواب دے تو اسکو پیار محبت سے ترغیب دیں کہ یہ ایک روحانی رسالہ ہے اس کو چلانے میں دین و دنیا کو فائدہ ہوگا اور اس کو مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائیں...... اس طرح یہ رسالہ تھوڑی سی کاوش سے گھر گھر پہنچ سکتا ہے۔ تقسیم اور ایصال ثواب کے لیے خصوصی رعایت حاصل کیجئے۔

فہرست مضامین

ایجنسی ہولڈر اپنی مہر لگائیں / ہدیہ دینے کے لیے اپنا نام لکھیں / زرسالانہ ختم ہونے کی اطلاع

حکیم صاحب سے ملاقات
پیر، منگل، بدھ، جمعرات
(عصر سے مغرب کے درمیان)

ناغہ (جمعہ، ہفتہ، اتوار)
روحانی اور جسمانی مشورہ اور موبائل پر رابطہ کے لیے مقررہ اوقات کے علاوہ تکلیف نہ فرمائیں

حکیم صاحب سے روزانہ موبائل پر رابطہ
صبح 06:00 بجے تا 07:30 بجے
موبائل نمبر : 0321-4343500
کراچی والوں کے لیے رابطہ: 0300-3218560
اسلام آباد والوں کے لیے: 051-5539815
موبائل: 0333-5648351

ضروری اطلاع

حکیم صاحب ہر ملاقاتی پر خصوصی توجہ کے لیے روزانہ تیس مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں۔ بعض حضرات اوقات کار کا خیال نہیں رکھتے۔ تعداد کے تعین کا مقصد ہر فرد پر انفرادی توجہ ہے۔ امید ہے اوقات کار کا خیال فرمائیں گے۔

مستقل پتہ دفتر ماہنامہ "عبقری" مرکز روحانیت وامن 78/3، مزنگ چونگی، قرطبہ چوک، یونائیٹڈ بیکری اسٹریٹ جیل روڈ لاہور

Website:www.ubqari.net
Email:ubqari@hotmail.com

0322-4688313 ، 042-7552384

محمد طارق محمود ناشر نے اظہار سنز پرنٹرز 9 ریٹی گن روڈ سے چھپوا کر مزنگ لاہور سے شائع کیا۔

پیغامِ قرآن

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور تم سب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور قرابت داروں کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور مساکین کے ساتھ بھی اور قریب کے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور کے پڑوسی کے ساتھ بھی اور پاس بیٹھنے والے کے ساتھ بھی (مراد وہ شخص ہے جو روز کے آنے والا اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا ہو) اور مسافر کے ساتھ بھی اور ان غلاموں کے ساتھ بھی جو تمہارے قبضہ میں ہیں، حسن سلوک سے پیش آؤ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتے جو اپنے کو بڑا سمجھے اور شیخی کی بات کرے۔

(سورۃ النساء آیت نمبر 36)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "سلام" اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا ہے لہذا اس کو آپس میں خوب پھیلاؤ کیونکہ مسلمان جب کسی قوم پر گزرتا ہے اور ان کو سلام کرتا ہے اور وہ اس کو جواب دیتے ہیں تو ان کو سلام یاد دلانے کی وجہ سے سلام کرنے والے کو اس قوم پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہوتی ہے اور اگر وہ جواب نہیں دیتے تو فرشتے جو انسانوں سے بہتر ہیں اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

(بزار، طبرانی، ترغیب)

حالِ دل

ایڈیٹر کے قلم سے

جو میں نے دیکھا، سنا اور سوچا

ایک سوال ہے کہ بلی یا بے زبان جانور کا انسانی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے؟ کیا عروج و زوال کی کوئی کہانی بھی اس سے وابستہ ہوتی ہے؟ کچھ میرے مشاہدات آپ کی خدمت میں پیش ہیں۔

کھنڈراتی بیاض (عبقری پبلیکیشنز کی ایک کتاب) فوٹو کاپی ہو رہی تھی۔ مولانا قاری عطاء اللہ صاحب یہ خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ موصوف فرمانے لگے کہ میرے گھر میں بلی نے بچے دیئے ہوئے تھے۔ اسکے بچے سارا دن گھر میں کھیلتے رہتے اور چہل پہل رہتی۔ بلی کو دودھ اور کھانے پینے کی چیزیں دیتے۔ فوٹو کاپی کرتے ہوئے کئی دفعہ میری مشین ہلکی پھلکی خراب ہونے لگی۔ نجانے کیسے خیال آیا کہ بلی کی خدمت کریں تو اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی اور مشین درست ہو جائے گی۔ اہلیہ سے عرض کیا کہ بلیوں کو دودھ ڈال دیں۔ وہ دودھ ڈالتی اور مشین درست ہو جاتی اور میں اپنا کام شروع کر دیتا۔ پھر مشین میں خرابی ہوتی تو میں پھر وہی دودھ والا عمل دھراتا اور مشین درست ہو جاتی۔ یہ تجربہ کئی دفعہ ہوا اور بعد میں احساس ہوا کہ جانور کی خدمت کرنے سے دعا ملتی ہے اور کام بنتے ہیں پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔

میرے دیرینہ بزرگ حاجی محمد رفیق صاحب فرمانے لگے کہ بیت اللہ شریف میں طواف کے بعد حطیم میں گیا تا کہ دو نفل پڑھ سکوں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بلی دو ہاتھ پھیلائے بالکل سجدے کے انداز میں پڑی ہوئی ہے۔ میں نے اطمینان سے نفل پڑھے، خوب تسلی سے دعا کی۔ واپسی تک بلی ویسے ہی سجدے میں پڑی ہوئی تھی نامعلوم مجھ سے کتنی دیر پہلے عبادت میں تھی اور پھر کتنی دیر بعد سجدے میں رہی۔

کرنل نور سیال کے گھر کے کونے میں بلی نے بچے دیئے۔ انکی اہلیہ بار بار نفرت کا اظہار کرتی اور گھر سے بلی کو نکالتی۔ ہر بار ایک غیبی آواز آتی جسے انہوں نے خود سنا کہ اس بلی کی خدمت کرو ورنہ بربادی اور تباہی تمہارا مقدر ہوگا۔ بس اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

آنکھوں دیکھا واقعہ ہے گھر میں بلی نے بچے دیئے۔ گھر والوں نے بچوں سے نفرت کی اور بار بار بچوں کو گھر سے باہر رکھتے۔ بلی پھر اندر لے آتی۔ سخت سردی تھی اور خوب بارش ہو رہی تھی۔ گھر والوں نے معصوم بچے ٹوکری میں ڈال کر سامنے درخت کے نیچے رکھ دیئے۔ سخت سردی، سخت بارش، بچے چیخنے لگے اور ان کی آواز بڑھتی گئی۔ فریاد میں اور اضافہ ہوا مگر گھر والے پرسکون، گرم کمرے میں مطمئن۔ اب بلی کی بھی فریاد اور پکار شروع ہوئی۔ کچھ دیر بعد بچوں کی آواز بھی ختم ہو گئی اور بلی کی بھی۔ یعنی بچے بھی مر گئے اور بلی بھی۔ کچھ دیر گزری تھی کہ پورے گھر کی چھت دھڑام سے گری اور گھر والوں کی آواز بھی ختم ہو گئی۔

ایک صاحب کہنے لگے کہ میں نے بلی ماری تو مجھے 15 دن سخت بخار رہا۔ توبہ کی پھر صحت ملی۔ ایک قصائی نے اپنا واقعہ سنایا کہ میں نے بلی کو چھری ماری اور بلی مر گئی۔ اسی شام کو اچانک ایک شاندار بکرا تڑپ تڑپ کر مر گیا اور حرام ہو گیا۔

قارئین یہ حقیقت ہے کہ جو شخص بلی کی خدمت کرے اور اسکی تکلیف کو برداشت کرے تو اللہ پاک اس کی مدد فرماتے ہیں اور اس کی تکالیف دور ہوتی ہیں۔ مشاہدہ ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کتے نہیں ہیں لیکن بلیاں ضرور ہیں حتیٰ کہ حرمین شریفین کے اندر بھی بلیاں ہوتی ہیں۔

ایماندار وہ شخص ہے جس سے لوگ اپنے مال و جان کو محفوظ سمجھیں (حضرت محمد ﷺ)

درسِ ہدایت

ہفتہ وار درس سے اقتباس

حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی

مظلوم کے پاس کوئی لفظ نہیں ہوتا۔مگر جب ظلم بڑھ جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس مظلوم کے ساتھ ہو جاتا ہے

غیب کے نظام پر پختہ یقین

دعا کس چیز کا نام ہے؟ دعا الفاظ کا نہیں کیفیات کا نام ہے۔ میں ''حیات الحیوان'' ایک بہت بڑی کتاب ہے، وہ پڑھ رہا تھا اس کو پڑھتے پڑھتے ایک ایسی دعا ملی اور اس کے فوائد، اس کے فضائل، اس کے کمالات، لیکن یک دم بات یاد آئی کہ اس دعا کو پڑھنے کے لیے وہ مطلوب کیفیت بھی چاہیے اور وہ کیفیت میرے دوستو! اس وقت ملے گی جب غیب کے نظام پر سوفی صد یقین ہوگا۔ وہ مطلوب کیفیات اگر مل گئی تو دعا کے اندر کام بن گیا۔ لیکن یہ چیز اس وقت ملے گی جب غیب کا یقین ہوگا کہ اللہ ہے اور اللہ جل شانہ کا نظام ہے اور اللہ جل شانہ نے جو جزا لکھی ہے وہ ہے، جو سزا لکھی ہے وہ ہے، جو وعدہ فرمایا وہ ہے، جو وعید فرمائی ہے وہ ہے، یہ یقین بنتے بنتے آتا ہے اور بنتے بنتے بنانا پڑتا ہے۔ آپ کو بٹن پر یقین ہے کہ میں بٹن دباؤں گا اور بجلی سے روشنی پیدا ہوگی اور بٹن دباؤں گا تو پنکھا چلے گا۔ اس سے کہیں زیادہ اللہ کے نام پر یقین ہو کہ اللہ کے جو نام ہیں اور اللہ کے نبی ﷺ نے جو الفاظ بتائے، جو دعائیں بتائیں، جو ذکر، جو تسبیحات بتائی ہیں اس پر یقین ہو کہ بس میں یہ کروں گا اور اللہ کردے گا۔ یہ جو عامل حضرات ہیں جب یہ کوئی تعویذ لکھتے ہیں یا کوئی عمل کرتے ہیں ان کا یقین جاکر گولی سے زیادہ اثر کرتا ہے۔ یاد رکھئے گا پڑھائی کرنیوالے، تسبیح کرنے والے، ذکر کرنے والے کا، جتنا اندر کا یقین مضبوط ہوگا اتنا اس کی تاثیر بڑھ جائے گی اور جتنا یقین کمزور ہوگا، پڑھتے ہوئے بھی کچھ نہیں ہوگا۔

بیٹا باپ کا جنازہ پڑھائے

محدثین نے ایک بات لکھی ہے کہ باپ کا جنازہ بیٹا خود پڑھائے! کیوں؟ جو بیٹا، باپ کے لیے مغفرت مانگے گا وہ کوئی اور نہیں مانگ سکتا۔ وہ جب کہے گا (**اللھم اغفرلی حینا و میتنا**) بس جب میت کہے گا تو اس کا دل ٹوٹ جائے گا۔ الٰہی یہ میت ہے۔ تو معاف کردے، معاف کر دے یہ میرا باپ ہے۔ بس تو معاف کردے۔ اس لیے کہا اگر بیٹا ہے تو بیٹا باپ کا جنازہ پڑھائے۔ مطلوب کیفیات ہیں، اب جس کا باپ مرا ہوگا وہ کیفیت تو اسی کے اندر آتی ہے۔ مولانا صاحب کے پاس پاس تو الفاظ ہیں مگر بیٹے کے پاس الفاظ بھی ہیں اور کیفیات بھی ہیں۔ اب میں دوبارہ اس اللہ والے کی بات کہ دعا کا تعلق الفاظ سے نہیں کیفیات سے ہے دہراتا ہوں۔ مظلوم کے پاس کوئی لفظ نہیں ہوتا، عاجز کے پاس کوئی لفظ نہیں ہوتا۔ پھر جب وہ مظلوم بن جاتا ہے، پھر اللہ اس کی سنتا ہے پھر جو دعویٰ کرتا ہے، اللہ پورا کرتا ہے اور مظلوم چاہے کافر ہی کیوں نہ، ہو اللہ اس کی مدد کرتا ہے۔ اپنی دعاؤں میں کیفیات کو لے آئیں۔ یہ رات کی تنہائیاں کیوں بتائی جاتی ہیں؟ ہر طرف سناٹا، کوئی دیکھ نہیں رہا۔ سب سونے والے سو رہے ہیں اور یہ اس وقت بیٹھا اللہ سے راز و نیاز کر رہا۔ اس وقت مواقع ہیں کہ کیفیات بن جائیں۔ جسے چانسز کہتے ہیں۔ اس وقت چانسز ہوتے ہیں کہ کیفیات بن جائیں۔ کیوں کہتے ہیں کہ مریض سے جاکر دعا کراؤ۔ مریض تو بے چارہ پریشانی میں ہے۔ میں کل ایک مریض کی عیادت کرنے گیا۔ مریض (ICU) میں تھا۔ میں جب گیا تو ایک ایک بندہ کو اندر جانے دے رہے تھے اس کی کیفیت دیکھ کر میں نے اللہ سے دعا کی۔ آپ کہیں گے کہ میری دعاؤں سے تو بندے مرجاتے ہیں۔ میں نے کہا یا اللہ اس کے لیے تیرے ہاں جو خیر ہو وہ کردے، صبح وہ بندہ مرگیا۔ محسوس کیا کہ اس کی روح اٹکی ہوئی ہے۔ میں ایک دفعہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جا رہا تھا۔ ہمارے پڑوس میں اسلم نامی شخص رہتا تھا۔ وہ ریڑھی لگاتا تھا۔ میں نے اسے مسجد میں بہت کم دیکھا۔ اس کے آخری وقت میں اس کی روح اٹکی ہوئی تھی۔ مسجد میں کچھ اللہ والے بیٹھے تھے میں نے ان سے جاکر کہا کہ اس کے لیے دعا کریں۔ اے اللہ اس کے حق میں جو خیر ہو وہ کردے اور تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ کسی نے کہا وہ فوت ہوگیا۔ اس کے لیے خیر ہی موت تھی۔ میرے محترم دوستو! میں آپکو دل کی گہرائیوں سے عرض کر رہا ہوں کہ اپنی دعاؤں کی کیفیات بنائیں اور یہ غیب پر یقین کے بغیر ممکن نہیں بنیں گی۔ میں نے عرض کیا ناں ''**یومنون بالغیب**'' یہ غیب کے نظام کے بغیر نہیں بنیں گی کہ کوئی ہے میری فریادوں کو سننے والا، میرے دردوں کو دور کرنے والا، میرے دکھوں کو بانٹنے والا، میرے زخموں پر مرہم لگانے والا۔ کوئی ہے کوئی ہے جو کافر کی بھی سنتا ہے۔ ایک شخص کہتے ہیں میں ایک بزرگ کے پاس گیا اور میں ان کو دعا مانگتے دیکھا۔ کہنے لگے اللہ کی قسم میں نے محسوس کیا کہ ایسے ہے جیسے کسی سانپ نے ڈسا ہو یا ایسے ہے جیسے کسی مرغ کو آدھا ذبح کر کے اُس کو چھوڑ دیا گیا ہے تصور کریں وہ کیسے تڑپے گا اور اس کی جان کنی کی کیفیت کیسی ہوگی۔ بس اس طرح کی کیفیت مطلوب ہے۔

مہمان کی قدر کریں

ایک بات بتاؤں، یہ کیفیات بعض اوقات ہر بندے کو کبھی کبھی مل بھی جاتی ہیں۔ بعض پر ہر وقت غالب رہتی ہیں۔ اللہ کی نعمت ہے جس کو عطا کردے۔ لیکن ہر عام بندے کو بھی یہ کبھی کبھی مل جاتی ہیں۔ کبھی آپ محسوس کریں، دل چاہ رہا ہے کہ دعا کروں، دل چاہ رہا ہے کہ اللہ کے سامنے فریاد کروں، اور دعا چھوڑنے کو دل نہیں چاہ رہا، ذکر چھوڑنے کو دل نہیں چاہ رہا، ایسا دل لگا ہوا ہے، ایسا دل مطمئن ہے اور ایسی اندر کی کیفیت ہے کہ بس مانگتا جا رہا ہوں اور میرا کریم رب مجھے دیتا جا رہا ہے۔ تو یہ کیفیات اگر آپ کو بھی میسر ہوں ان کیفیتوں کو مؤثر بنایئے گا۔ جو میسر ہو اسی کو مؤثر بنائیں۔ یہ موقع ہے اور (بقول ایک اللہ والے کے) یہ کیفیات مہمان ہیں، خیال اور قدر کروگے تو پھر آئیں گی۔ ضروری نہیں کہ رات کی تنہائیوں میں، دن کے کسی وقت، ایسے بیٹھے بٹھائے، دفتر میں، گاڑی میں، دوکان میں، جو بھی کسی کا شعبہ ہے، اس میں بیٹھے بٹھائے بعض اوقات یہ کیفیت آتی ہے اور ملتی ہے۔ یہ کیفیت دل کے اندر اللہ جل شانہ کی محبت کو بڑھا جاتی ہے۔ اللہ جل شانہ کے قرب کو بڑھا جاتی ہے۔ اس کیفیت کا استعمال کیا کریں۔ اس کی قدر کیا کریں۔ وہ بڑا کریم ہے۔ دینے والا ہے۔ (جاری ہے)

اسم اعظم کی روحانی محفل:

ہر منگل کو بعد نمازِ مغرب ''مرکزِ روحانیت و امن'' میں حکیم صاحب کا درس، مسنون اور شرعی ذکر خاص، مراقبہ، بیعت اور دعا کی روحانی محفل ہوتی ہے۔ اس میں اپنی روحانی ترقی اور پریشانیوں سے نجات کیلئے شرکت فرمائیں۔ اپنی مشکلات، پریشانیوں کے حل اور دلی مرادوں کی تکمیل کیلئے خط لکھ کر دعاؤں میں شمولیت کرسکتے ہیں۔

بچے کو پیار سے سمجھائیے

حکیم محمود ملتانی

بیٹا تم اپنی خوبصورت آنکھوں پر پلکوں کی جھالریں گرائے سو رہے ہو۔ آنسو تمہارے رخساروں پر خشک ہو چکے ہیں۔ تمہارا ننھا سا ہاتھ رخسار تلے دبا ہوا ہے اور خوبصورت بالوں کے گھنگھرو ماتھے پر چپک گئے ہیں

ایسے مواقع تقریباً تمام مردوں کی زندگی میں اکثر و بیشتر آتے ہیں جب وہ اپنے کام سے تھکے ہارے اور اگلے دن کے بقیہ کام کا بوجھ سر پر لئے جب گھر میں داخل ہوتے ہیں تو وہ بات بات پر اپنا غصہ اور جھنجھلاہٹ اپنے معصوم بچوں پر بلاوجہ تشدد یا انتہائی ناراضگی کی صورت میں اتارنا شروع کر دیتے ہیں۔ بعد میں جب وہ ذرا پرسکون ہوتے ہیں تو انہیں اپنے عمل پر نہ صرف شرمندگی ہوتی ہے بلکہ ان پر پچھتاوے کا حملہ ہو جاتا ہے۔ جس کا مداوا کرنا انکے بس سے باہر ہوتا ہے۔ کچھ ایسا ہی ہمارے دوست کے ساتھ بھی ہوا۔ جب اس نے اپنے معصوم اور بے گناہ بیٹے کو اس وقت ڈانٹ دیا جب وہ ابو آئے، ابو آئے کا شور مچا کر اپنے ابو سے پیار لینے کے لیے بھاگ پڑا تھا۔ لیکن ابو نے نہ صرف اسے ڈانٹ پلائی بلکہ پٹائی بھی کر ڈالی اور بچہ روتے روتے سو گیا۔ آنسو اس کے گالوں پر خشک ہو چکے تھے۔ والد جب پچھتاوے کا شکار ہو کر بچے کے قریب گیا تو بچے کے رخسار پر خشک آنسو دیکھ کر بے حال ہو گیا۔ وہ اپنے آپ سے ہم کلام ہو کر کہہ رہا تھا۔ سنو بیٹا تم اپنی خوبصورت آنکھوں پر پلکوں کی جھالریں گرائے سو رہے ہو۔ آنسو تمہارے رخساروں پر خشک ہو چکے ہیں۔ تمہارا ننھا سا ہاتھ رخسار تلے دبا ہوا ہے اور خوبصورت بالوں کے گھنگھرو ماتھے پر چپک گئے ہیں۔ چند لمحوں پہلے میں اپنے کمرے میں بیٹھا مطالعہ کر رہا تھا کہ نہ جانے کیوں مجھے ندامت سی محسوس ہونے لگی اور میں مجرموں کی طرح سر جھکائے تمہارے سرہانے آ پہنچا۔ تم سوچ رہے ہو گے کہ میں نے تم سے کبھی بھی اچھا سلوک نہیں کیا۔ صبح جب تم سکول جانے کے لیے تیار ہو رہے تھے تو منہ ہاتھ دھونے کی بجائے صرف اپنا چہرہ تولیے سے پونچھ لینے پر میں تم سے ناراض ہوا اور اپنے جوتے صاف نہ کرنے پر سزا دی تھی۔ ناشتہ کرتے ہوئے میں نے تمہیں پھر ٹوکا۔ تم میز پر کہنیاں ٹکائے جلدی جلدی کھانا نگل رہے تھے۔ جب میں کام پر جانے کے لیے نکلا تو تم نے دروازے سے جھانک کر اپنا چھوٹا سا ہاتھ ہوا میں لہرایا اور پیار سے مجھے اللہ حافظ کہا۔ لیکن میرے ماتھے کے بل جوں کے توں رہے۔

شام کو جب میں واپس آیا تو تم زمین پر گھٹنوں کے بل جھکے، کھیل رہے تھے اور تمہاری جرابوں کے سوراخ صاف دکھائی دے رہے تھے۔ دوستوں کے سامنے میں نے تمہیں برا بھلا کہا اور تمہیں کھیلنے سے منع کر دیا۔ جرابیں مہنگی تھیں، انہیں تم اگر اپنی جیب سے خریدتے تو شاید زیادہ محتاط رہتے اور پھر تمہیں یاد ہے جب میں اپنے کمرے میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا تو تم ڈرتے ڈرتے اندر آئے تھے۔ تمہاری آنکھیں افسردہ تھیں۔ جب میں نے بے صبری سے سر اٹھا کر سوالیہ نظروں سے تمہاری طرف دیکھا تو تم دروازے پر ایک لمحے کے لیے رکے اور پھر تیزی سے دوڑتے ہوئے میری طرف آئے اور میری گردن میں بانہیں ڈال کر تم نے مجھے چوم لیا۔ تمہارے ننھے ننھے بازوؤں کی گرفت میں ایک انوکھا پیار تھا۔ جسے اللہ پاک نے تمہارے دل میں پیدا کیا اور میری بے توجہی بھی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکی......تم جا چکے تھے.........واپسی پر تمہارے قدموں کی چاپ رات کے سناٹے میں صاف سنائی دے رہی تھی اور پھر مجھے ندامت ہونے لگی۔ میری کتنی بری عادت ہے کہ میں تمہیں ہر وقت کسی نہ کسی بات پر ڈانٹتا رہتا ہوں۔ اپنے سے کم عمر ہونے کا کیا میں نے تمہیں یہی صلہ دیا ہے؟ اسکی وجہ یہ نہیں کہ میں تمہیں پیار نہیں کرتا۔ دراصل میں تمہیں اپنے دور اور زمانے کے پیمانے سے تول رہا تھا۔ تمہاری شخصیت کے تو کتنے ہی خوبصورت پہلو ہیں۔ تمہارا ننھا سا دل تو کسی وسیع سلسلہ کوہ پر غروب ہونے والے سورج کی طرح عظیم ہے۔ آج رات اور کوئی چیز اتنی اہم نہیں جتنا تمہارا پیار سے میری گردن میں بانہیں ڈال کر مجھے چوم لینا......میں اندھیرے میں تمہارے سرہانے شرم سے سر جھکائے بیٹھا ہوں۔ تم یہ سب ابھی نہیں سمجھ سکو گے مگر کل سے میں تمہارے لیے ایک مثالی باپ ہوں گا۔ میں تمہارا دوست بنوں گا اور اپنے دل میں دہراتا رہوں گا کہ

یہ تو ابھی بچہ ہے، معصوم ہے۔

تم گھبرائے ہوئے سے، سمٹے سمٹائے اپنے بستر پر لیٹے ہو۔ ابھی کل ہی تو تم اپنی ماں کی گود میں تھے۔ اور تمہارا سر اس کے کاندھے سے لگا ہوا تھا۔ لیکن میری توقعات تمہاری استعداد و استطاعت سے بھی بہت زیادہ تھیں۔ آج پھر میں اپنا وعدہ بھول گیا اور تمہیں بلاوجہ نہ صرف ڈانٹ دیا بلکہ ایک چپت بھی رسید کر دی۔ مجھے معاف کر دو میرے بچے آئندہ ایسا نہ ہو گا۔"

یہ تحریر توجہ طلب ہے۔ عام زندگی میں ہمارا بچوں کے ساتھ رویہ کم و بیش اسی قسم کا انداز لئے ہوئے ہوتا ہے۔ جن جن باتوں سے اپنے بچے کو روکا ٹوکا وہ اپنی جگہ درست تھا۔ اگر کوئی غلطی تھی تو صرف یہ کہ روکنے ٹوکنے کا انداز اور رویہ درست نہ تھا۔ اپنے بچوں کی رہنمائی کریں۔ یہ آپ کا بلکہ ہم سب والدین کا فرض ہے۔ اس کے بغیر ہم اپنے بچوں کی بہتر تربیت کا تصور نہیں کر سکتے۔ لیکن بچے غلطیوں کے مرتکب ضرور ہوں گے۔ ان غلطیوں کی نشان دہی اس انداز سے کریں کہ آپ کا بچہ آپ سے خوف زدہ ہونے کی بجائے آپ کو اپنا ہمدرد سمجھے، تاکہ وہ زندگی میں آنے والی نئی نئی اور طرح طرح کی مشکلات پر قابو پانے کے لیے آپ سے رہنمائی حاصل کر سکے۔

آپ کا بچہ ابھی بہت چھوٹا ہے۔ اگر آپ کا رویہ نہ بدلا اور تربیت کا انداز نہ بدلا تو کل جب یہی بچہ جو آج آپ کی گردن میں بانہیں ڈال کر اور آپ کو چوم کر اپنے پیار کا اظہار کر رہا ہے۔ کل اس کے دل میں آپ کے خلاف نفرت کے جذبات اُسے آپ سے دور ایک ایسے ماحول میں لے جائیں گے جہاں سے اس کی واپسی ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہو جائے گی اور آپ سر پیٹ کر رہ جائیں گے۔ بچوں کی لگام اپنے ہاتھ میں رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے اندر بچوں سے شفقت کے جذبات کو ابھاریں۔ انہیں پروان چڑھائیں اور بچوں پر نچھاور کریں اور ایسا ماحول پیدا کریں کہ بچہ آپ پر اعتماد کرے۔ آپ پر فخر کرے اور آپ کی بتائی ہوئی راہوں پر بلاخوف و خطر چلتا رہے۔ غلط ماحول اور محافل میں بیٹھنے کی بجائے وہ آپ کے زیادہ سے زیادہ قریب رہنا چاہے اور زندگی بھر آپ کی گردن میں بانہیں ڈال کر آپ کو چومتا رہے۔ محترم قارئین! رشتہ داروں، پڑوسیوں اور ملنے جلنے والوں کے بچے بھی آپ کی توجہ اور پیار کے مستحق ہیں۔ ان کو نظر انداز مت کیجئے۔ (شکریہ)

شکوہ نہ کریں

توجہ طلب امور کے لئے پتہ لکھا ہوا جوابی لفافہ نہیں بھیجا تو جواب نہ ملے گا بغیر پتہ لکھے جوابی لفافہ نہ بھیجیں اس پر اپنا پتہ ضرور لکھیں۔

زندگیوں پر صحبت کے اثرات

(ع۔ر۔۔۔لاہور)

جو شخص آٹھ قسم کے لوگوں کے پاس بیٹھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس میں آٹھ چیزوں کا اضافہ فرماتے ہیں۔

(1) جو دولت مندوں کے پاس بیٹھتا ہے اس میں دنیا کی محبت اور حرص بڑھا دیتے ہیں۔(2) جو فقراء کے پاس بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں شکر اور اپنی تقسیم پر رضا مندی کا اضافہ فرماتے ہیں۔(3) جو سلطان کے پاس بیٹھتا ہے۔ اس میں تکبر اور سنگ دلی بڑھتی ہے۔(4) جو عورتوں کے پاس بیٹھتا ہے، اس میں جہالت، شہوت اور عورتوں کی عقل کی طرف میلان ہوتا ہے۔(5) جو نابالغ لڑکوں کے پاس بیٹھتا ہے، اس میں غفلت اور مزاح بڑھتا ہے۔(6) جو فاسق لوگوں کے پاس بیٹھتا ہے، اس میں گناہوں پر دلیری اور جرأت، توبہ میں سستی زیادہ ہوتی ہے۔(7) جو صلحاء کے پاس بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں اطاعت کی رغبت اور حرام سے پرہیز بڑھاتے ہیں۔(8) جو علماء کے پاس بیٹھتا ہے۔ اللہ اس میں تقویٰ اور علم بڑھا دیتے ہیں۔

انتظار کرو

حضرت ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: (1) جب خدائی مال کو اپنی ملکیت سمجھا جانے لگے گا۔(2) امانت کو مال غنیمت اور زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جانے لگے گا۔(3) علم دنیا کمانے کے لیے حاصل کیا جائے گا۔(4) مرد بیوی کے فرماں بردار اور ماں کے نافرمان ہو جائیں گے۔(5) باپ کو غیر اور دوست کو اپنا سمجھیں گے۔(6) مسجدوں میں شور ہونے لگے گا۔(7) سرداری اور قوم کی نمائندگی بدمعاشوں کو ملے گی۔(8) قوم کا لیڈر سب سے بڑا کمینہ ہوگا۔(9) آدمی کی عزت اس کے شر کے ڈر سے کی جائے گی۔(10) گانے والیوں اور باجے کا رواج عام ہو جائے گا۔(11) شراب پی جانے لگے گی۔(12) ناخلف لوگ سلف صالحین کو برا بھلا کہنے لگیں گے۔

تو انتظار کرو ایسے وقت میں

☆ سرخ آندھیوں کا ☆ زلزلوں کا ☆ زمین میں دھنسائے جانے کا ☆ چہرے بگاڑے جانے کا ☆ آسمان سے پتھر برسنے کا ☆ اور مسلسل آنے والے عذابوں کا گویا ایک تسبیح (لڑی) ہے جس کا دھاگہ ٹوٹ گیا ہے اور دانے جلدی جلدی گر رہے ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف، ترمذی شریف)

ویران صحت، اجڑا چہرہ اور تندرستی کی کرن

{ جب ڈاکٹر کے منہ سے یہ لفظ نکلا کہ آپریشن کے بعد دوا بہت دیر سے اثر کرتی ہے تو پریشانی اور بڑھ گئی }

قارئین! آپ کے لیے قیمتی موتی چن کر لاتا ہوں اور چھپاتا نہیں، آپ بھی سخی بنیں اور ضرور لکھیں (ایڈیٹر کے قلم سے)

اس کا چہرہ دمک رہا تھا۔ پیشانی چمک رہی تھی۔ انگ انگ سے خوشی ٹپک رہی تھی اور بار بار مسکرا مسکرا کر وہ ایک بات کہتا تھا، آج بارہ سال ہو گئے ہیں مجھے پھر وہ تکلیف ہرگز نہیں ہوئی۔ ہاں یہ ہے جب میں اس تکلیف کا تصور کرتا ہوں تو میری پیشانی پسینے سے تر ہو جاتی ہے اور اس مرض کا خوف، جلن، دکھن ایسی کیفیت پیدا کرتی ہے کہ میں کانپ جاتا ہوں مگر اگلے ہی لمحے میری پیشانی شکر سے جھک جاتی ہے۔

میری شلوار ہر وقت خون سے تر بتر رہتی تھی۔ سیٹ، موٹر سائیکل اور گاڑی پر سفر کرنا میرے لیے دشوار تھا۔ جب قابض اور بادی چیزیں کھا لیتا، وہ دن میرے لیے نہایت پریشان کن اور مشکل ہوتا۔ کئی لوگوں نے کہا اس بواسیر کا آپریشن کروالو۔ میں نے اس آپریشن سے بچنے کی بہت کوشش کی لیکن نہ بچ سکا۔ میں نے آپریشن سے بچنے کے لیے دوائیں کھائیں، پرہیز کر کر کے تنگ آ گیا مگر مجبوراً مجھے آپریشن کروانا ہی پڑا۔ بہت سخت اور مشکل مرحلہ تھا۔ کچھ عرصہ احتیاط کی۔ ہاں یہ فائدہ ضرور ہوا کہ میں بالکل تندرست ہو گیا۔ ہر چیز کھانے پینے لگا، خون کا بہنا، اجابت کے بعد جلن اور تکلیف، طبیعت کی نڈھالی، دور ہو کر مرض سے افاقہ ہو گیا۔

ایک رات اچانک مجھے پھر اسی تکلیف کا احساس ہوا اور میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ ایک دم اسی سابقہ تکلیف کا بھرپور احساس ہوا۔ درد کو ختم کرنے کی دوا تلاش کرنے لگا جو کہ بہت پہلے میں رکھ کر بھول گیا تھا۔ ایک طرف تکلیف اور دوسری طرف دوا کی تلاش۔ پھر کوشش یہ بھی تھی کہ گھر والوں کو تکلیف سے بچا لوں۔ میری وجہ سے ان کی نیند خراب نہ ہو۔ بڑی مشکل سے درد ختم کرنے والی دوائیں ملی۔ استعمال کی لیکن فائدہ نہ ہوا۔ چبھن، ٹیسیں اور درد بڑھتا گیا۔ ایمرجنسی میں ایک ڈاکٹر کے پاس پہنچا۔ بواسیر کے درد نے بے چین کیا ہوا تھا۔ جب ڈاکٹر کے منہ سے یہ لفظ نکلا کہ آپریشن کے بعد دوا بہت دیر سے اثر کرتی ہے تو پریشانی اور بڑھ گئی۔ اب پھر وہی دوائیں، پرہیز اور میری زندگی کی پریشانی۔ یقین جانیے میں زندگی سے عاجز آ گیا۔ وہ بواسیر تھی یا کوئی ناقابل علاج مرض یا ناقابل تسخیر مہم۔ روز روز کر اللہ سے دعا کرتا۔

ایک دن کیا ہوا کہ ایک پرانے دوست ملے۔ جو 35 سال سے سعودی عرب میں ملازمت کرتے ہیں۔ میری صحت، طبیعت اور بے قراری کو دیکھ کر سب احوال پوچھے۔ جب میں نے اپنا سارا غم بتایا تو کہنے لگے یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں سابقہ دواؤں کی طرح ان کی بات پر بے یقین رہا۔ خود گئے اور پنساری کی دکان سے ایک پاؤ میتھرے (جو اچار میں ڈالتے ہیں) اور ایک پاؤ چھوٹی الائچی دونوں کو اکٹھا باریک پسوا لیا، ڈبے میں محفوظ کر کے میرے پاس لے آئے اور کہا لو پرانی دوستی کے ناطے ایک تحفہ دیتا ہوں۔ استعمال کرو اور انشاء اللہ شفایابی پاؤ۔ میں نے بے یقینی سے ایک چمچ صبح اور ایک شام استعمال کرنا شروع کر دیا۔ چند خوراکوں سے مجھے محسوس ہوا کہ واقعی میں تندرست ہو رہا ہوں اور صرف دو ہفتے میں نے یہ دوا استعمال کی اور ایسے محسوس ہوا جیسے میں آج تک مریض تھا ہی نہیں۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ میں اس دن بہت خوش تھا۔ ایک بکرا ذبح کیا۔ خوب بہترین پلاؤ پکایا۔ خود بھی کھایا اور اپنے احباب کو کھلایا۔ آج اس لیے میرا چہرہ دمک رہا ہے اور میں خوش ہوں۔

پھر میں نے یہ نسخہ اپنے جیسے اوروں کو دینا شروع کر دیا۔ جس کو بھی دیتا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تندرست ہو جاتا ہے، بواسیر جڑ سے اکھڑ جاتی ہے۔ یقین جانیے بواسیر بادی یا خونی، موکے ہوں یا خشک ان سب کے لیے لوگوں نے تصدیق کرنا شروع کر دی۔ جو بھی لیتا دعائیں دیتا۔ پھر لوگوں نے مجھ سے نسخہ پوچھنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا میں بنا کر تو دے سکتا ہوں، نسخہ نہیں دے سکتا۔ اب تو عالم یہ ہوا کہ لوگ دور دور سے آنے لگے اور بواسیر کے علاوہ لوگوں نے اس کے اور فائدے بتانے بھی شروع کر دیے، جو میرے علم میں بھی نہیں تھے۔ مثلاً ایک صاحب کہنے لگے اس دوائی سے اب تک 23 ہیپاٹائٹس کے مریض تندرست ہوئے۔ جو انجکشن کا کورس کرنے کے بعد لاکھوں روپیہ لگانے کے بعد بھی لاعلاج تھے۔

(بقیہ صفحہ نمبر 38 پر)

اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا، جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلے

لڑکوں، لڑکیوں اور والدین کے لیے

نئی نسل کے سلگتے اور اُلجھتے مسائل

قارئین زیر نظر تحقیق مثبت ذہن کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔ لڑکے، لڑکیاں اور والدین بھی ضرور پڑھیں کیونکہ یہ تحریر وقت، معاشرہ اور اخلاق کی اشد ضرورت ہے

طب ونفسیات پر مضامین کی اشاعت: جب سے ہم نے ''ماہنامہ عبقری'' میں روحانیت، طب ونفسیات کے بارے میں لکھنا شروع کیا ہے، ہمیں نوجوانوں کے خطوط مل رہے ہیں۔ ہر کسی کے اندازِ تحریر میں فرق پایا جاتا ہے لیکن الجھن سب کی ایک ہے اور ہر کوئی اپنے آپ کو ایسے مرض کا مریض بنائے بیٹھا ہے جو اس کی نگاہ میں پر اسرار اور لا علاج ہے۔ یہ بات خاص طور پر ذہن میں رکھیں کہ ہمیں جن نوجوانوں کے خطوط مل رہے ہیں، ان کی عمر پندرہ سے بائیس سال کے درمیان ہے۔ بڑی عمر کے لوگوں کے بھی خطوط آتے ہیں۔ ان میں اکثر و بیشتر کئی کئی بچوں کے باپ ہیں۔ وہ بھی انہی الجھنوں میں مبتلا ہیں، جن میں نوجوان گرفتار ہیں۔ یہ بھی پیشِ نظر رکھیں کہ نوجوانوں میں صرف لڑکے نہیں، لڑکیاں بھی شامل ہیں، یعنی ان مضامین سے لڑکیاں بھی استفادہ حاصل کر سکتی ہیں۔

ذہن بالغ ہونے سے گریز کرتا ہے: نفسیاتی الجھنیں، جن کا منبع بچپن ہوتا ہے، اس عمر میں تلخ حقائق یا معمے سے بن کر سامنے آتی ہیں۔ جب لڑکپن نوجوانی میں مدغم ہو رہا ہوتا ہے، عمر کا یہ حصہ سب سے زیادہ نازک اور خطرناک ہوتا ہے۔ چودہ پندرہ سال کی عمر کو پہنچ کر بچہ اپنے جسم میں تبدیلیاں محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہ تبدیلیاں سولہ سال کی عمر میں نمایاں ہو جاتی ہیں۔ لڑکوں میں جسمانی تبدیلیاں اتنی زیادہ نہیں ہوتیں جتنی لڑکیوں کی۔ قدرت بچے کو بلوغت کے دور میں داخل کر رہی ہوتی ہے۔ قدرت کے اس انقلاب کو ظہور پذیر ہونا ہی ہوتا ہے۔ جسمانی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ احساسات اور جذبات میں بھی ہلچل بپا ہو جاتی ہے۔ سوچوں کا انداز اور زاویہ بدل جاتا ہے۔

جسم تو بالغ ہو جاتا ہے، ذہن بالغ ہونے سے گریز کرتا ہے۔ لہٰذا ذہن جسم کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔ جسم اور ذہن کی اس لاتعلقی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بچہ ان جسمانی تبدیلیوں کو ایک معمہ سمجھ کر والدین سے ان کے متعلق پوچھنا چاہتا ہے لیکن شرم وحجاب کی وجہ سے اور والدین اور بچوں کے درمیان بے تکلفی کے فقدان کی وجہ سے پوچھ نہیں سکتا ہے۔

بچیوں میں بلوغت پر انقلابی تبدیلیاں: لڑکیوں کی بلوغت تو ایسی انقلابی ہوتی ہے کہ اکثر بچیاں گھبرا جاتی ہیں مگر انہیں بتانے والا کوئی نہیں ہوتا کہ قدرت کا ایک کرشمہ رونما ہو رہا ہے اور خدائے ذوالجلال اسے مکمل انسان بنا رہا ہے۔ عمر کا یہ حصہ جو لڑکپن اور جوانی کا سنگم ہوتا ہے، دوراہا بن جاتا ہے جہاں آ کر بچہ زندگی کے حقائق کو سامنے کھڑا دیکھتا ہے۔ ہمارے ہاں کا کوئی بھی بچہ ان حقائق سے نبرد آزما یا انہیں قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا کیونکہ بچوں کو تیار کیا ہی نہیں جاتا۔ پاکستان کے اوسط درجہ گھرانوں میں بچوں سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ جلدی جلدی بڑے ہوں اور کہیں کوئی کام دھندا ڈھونڈ کر چار پیسے کما لائیں۔ انہیں ذہنی طور پر جوانی کے لیے قبل از وقت تیار نہیں کیا جاتا مگر انہیں یہ احساس ضرور دلا دیا جاتا ہے کہ اب تم بچے نہیں ہو۔

بچہ آسانی سے بچپن کی محفوظ اور بے فکر زندگی سے دستبردار نہیں ہوا کرتا۔ چنانچہ جب وہ ذہنی طور پر تیار ہوئے بغیر اس مقام پر پہنچتا ہے جہاں اسے کہا جاتا ہے کہ اب تم بچے نہیں ہو تو وہ ایسے دوراہے پر سراپا سوال بن کر کھڑا ہو جاتا ہے جہاں سے ایک راستہ فرار کا بھی نکلتا ہے۔ بیشتر بچے اسی راہ پر چل نکلتے ہیں اور وہ تصوروں میں بچے بن جاتے ہیں۔ بعض نونہالوں پر خاموشی طاری ہو جاتی ہے اور بعض منہ زور ہو جاتے ہیں۔ الجھن دونوں کی ایک ہی ہوتی ہے، ردعمل میں فرق ہوتا ہے۔ یہ ان اثرات کا نتیجہ ہوتا ہے جنہیں بچہ بچپن سے ذہنِ لاشعور میں جمع کرتا چلا آتا ہے۔ اس کی ذمہ داری والدین اور اساتذہ پر عائد ہوتی ہے۔

انسان فطرتاً مہم جو: کہا جاتا ہے کہ انسانی فطرت تن آسانی، جنسی ہیجان اور فرار کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ بعض نام نہاد مفکروں اور فلسفیوں نے اسے ایک اٹل حقیقت بنا رکھا ہے۔ ہمیں اس سے اتفاق نہیں۔ یہ حقیقت نہیں بلکہ مفروضہ ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ انسان فطری طور پر مہم جو اور خطرات پسند ہوتا ہے اگر انسان فطرتاً جنسی ہیجان اور تساہل کو پسند کرتا تو آج کرۂ ارض پر صرف درندے آباد ہوتے، بنی نوع انسان کا نام ونشان نہ ہوتا۔ آپ کے لیے یہ مشاہدہ نیا نہیں کہ بچہ جب اپنے پاؤں پر چلنے لگتا ہے تو وہ چین سے نہیں بیٹھتا اونچی جگہ چڑھنے اور اپنے جسم سے بھی زیادہ وزنی چیزیں اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور وہ کسی خطرے کو خاطر میں نہیں لاتا۔ اس کے اندر فرار اور تساہل جیسے رجحانات، گھر کا ماحول پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ جب بھی اسے ایسے خطرے اور کسی ایسی حقیقت کا سامنا ہوتا ہے جس کے متعلق اسے قبل از وقت آگاہ نہیں کیا جاتا، وہ راہِ فرار اختیار کر لیتا ہے اور تصوروں کی دنیا میں پناہ لیتا ہے۔

ہم جن نونہالوں کا تجزیہ اور علاج پیش کر رہے ہیں، وہ حقائق سے بھاگ گئے ہوئے ہیں۔ وہ تصوروں میں اپنی دنیا آباد کیے ہوئے ہیں یا واپس بچپن میں چلے گئے ہیں۔ اپنے آپ کو فریب دینے کی کوشش نہ کریں کہ ایسا بچہ شاید کوئی کوئی ہوگا۔ ہمارے ہاں نوے فی صد سے زیادہ بچے زندگی کی حقیقی راہوں سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ انہیں گمراہ کرنیوالے خود ان کے اپنے والدین اور ان کے سکولوں کے اساتذہ ہیں اور معاشرتی احوال وکوائف کا بھی نمایاں عمل دخل ہے۔

انسانی زندگی میں کامل رہبر کی ضرورت: والدین اور اساتذہ کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے اور خطرات سے خبردار کرنے سے پہلے ہم اس الجھن کی وضاحت پیش کرنا چاہتے ہیں جس نے ساری ہی نئی پود کو گمراہ اور پریشان کر رکھا ہے۔ وہ سہتے ہیں، کہتے نہیں۔ انہیں کوئی رہبر نہیں ملتا، کوئی خضرِ راہ ان کا ہاتھ تھام کر انہیں اس راہ پر نہیں ڈالتا جو قدرت نے انسان کے لیے متعین کی ہے۔ ہمیں نونہالوں (لڑکوں اور لڑکیوں) کے خطوط ملتے رہتے ہیں جن میں وہ اپنی الجھن کو وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔ گذرے ہوئے چودہ برسوں میں ہمیں کم وبیش پانچ لاکھ ایسے خطوط مل چکے ہیں اور یہ سلسلہ اسی رفتار سے جاری ہے۔ وہ اپنی اس الجھن کو الجھن نہیں، مرض لکھتے ہیں۔ ان کی نگاہ میں یہ مرض لاعلاج اور پر اسرار ہے۔ ہر ایک کے مرض کی علامات یہ ہیں: (1) جسم بے جان ہو جاتا ہے (2) دل پر گھبراہٹ اور خوف طاری رہتا ہے (3) دماغ ماؤف ہو جاتا ہے (4) دنیا اور زندگی سے نفرت ہو جاتی ہے (5) موت سر پر کھڑی محسوس ہوتی ہے (6) مر جانے کو جی چاہتا ہے۔ (7) موت سے ڈر آتا ہے۔ (8) پڑھنے کا شوق ہے مگر پڑھنے کو جی نہیں چاہتا۔ سوچنے اور فیصلہ کرنے کی قوت ختم ہو جاتی ہے۔

(بقیہ صفحہ نمبر 37 پر)

قارئین کے سوال قارئین کے جواب

☆ عرصہ دراز سے ایک مسئلہ ہے جس کے لیے پریشانی ہوتی ہے کہ جب بھی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ دودھ بالکل نہیں ہوتا، بچہ بھوک سے نڈھال ہو کر روتا ہے۔ لاکھ کوشش کے باوجود دودھ چھاتیوں میں نہیں ہوتا قارئین سے درخواست ہے کہ کوئی آزمودہ تجربہ روحانی یا جسمانی بتائیں۔
(رفعت ناز۔ کوٹ مومن)

☆ ایک دفعہ ڈاکٹری دوائی کھائی اور وہ الٹی پڑ گئی۔ بس وہ دن ہے اور آج کا دن سینے میں جلن، تیزابیت ہے۔ کھانا چاہے جتنا بھی پرہیزی کھالوں، ہر حال میں تیزابیت ضرور ہوتی ہے۔ زندگی سے تنگ اور عاجز ہو گیا ہوں۔ آخر تھک ہار کر ماہنامہ عبقری کے قارئین کی طرف رجوع کر رہا ہوں۔
(اعجاز احمد۔ مورو سندھ)

☆ یہ اس دور کی بات ہے جب میں خلیج کے ایک ملک العین میں ملازمت کے سلسلے میں تھا۔ میرے پاؤں پر کام کے دوران چوٹ لگی پہلے تو محسوس نہ کیا لیکن کچھ عرصے کے بعد سوجن ہو گئی اب وہ سوجن کسی بھی دوا سے ختم نہیں ہوتی۔
(محبوب الرحمٰن۔۔ مالاکنڈ)

☆ میرے تمام بچے آپس میں لڑتے ہیں۔ دن رات جنگ رہتی ہے۔ بعض اوقات بچے ایک دوسرے کو زخمی کر دیتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں گھر میں مہمان آئے تو بچوں نے ان کی بھی بے عزتی کر دی۔ بہت پریشان ہوں کوئی وظیفہ یا عمل بتائیں۔
(صبیحہ عرفان۔۔ اوکاڑہ)

☆ میرے پاس ایم۔ اے کی ڈگری ہے۔ ساتھ کمپیوٹر کورسز بھی بہت کیے ہوئے ہیں بہت جگہ نوکری کی کوشش کی لیکن ناکام۔ کاروبار کیا لیکن بالکل زیرو۔ تھک ہار کر خودکشی کا سوچتا ہوں لیکن آخرت کیسے برباد کر سکتا ہوں (عبدالرحمٰن۔ ملیر کراچی)

ماہ نومبر 2007 کے بقیہ جوابات

دائمی قبض اور خشکی کا حل (حکیم رشید احمد۔ قصور)

جواب نمبر 1: مغز بادام 50 گرام، سنا مکی مصفی 50 گرام، سونف 25 گرام، ملٹھی مقشر 25 گرام، چینی 100 گرام، الگ الگ کوٹ کر چھان کر سب کو ملا دیں۔ ایک چمچ اندازاً 10 گرام رات سوتے وقت تازہ یا نیم گرم پانی (بقیہ صفحہ نمبر 8 پر)

تہجد کے وقت جاگنا، مایوسی کے مرض کا علاج

دین اسلام میں جسم اور روح کی غذا کا ساتھ ساتھ انتظام کیا گیا ہے۔ صبح کے وقت ناشتہ کر کے جسم کو غذا دیتے ہیں اور فجر کی نماز پڑھ کر روح کو قوت بخشتے ہیں

افادات نوری

ذیل میں قابل صد احترام ڈاکٹر نور احمد نور صاحب پروفیسر آف میڈیسن نشتر میڈیکل کالج ملتان، کی نماز پر تحقیق پیش ہے۔

نماز تہجد کا فائدہ

مایوسی یعنی ڈیپریشن (Depression) کے امراض کا علاج مغربی ڈاکٹروں نے ایک اور دریافت کیا ہے۔ یہ بات مجھے خیبر میڈیکل کالج کے ماہر نفسیات نے بتائی۔ مغربی ممالک کے ڈاکٹروں نے دیکھا کہ جو مسلمان تہجد کے وقت جاگتے ہیں انہیں مایوسی کا مرض نہیں ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے سوچا کہ تہجد کے وقت جاگنا، مایوسی کے مرض کا علاج ہے۔ علم نفسیات (Pcshycology) کے ماہرین نے مایوسی کے مریضوں پر یہ تجربہ کیا۔ انہوں نے مایوسی کے مریضوں کو تہجد کے وقت جگانا شروع کیا۔ یہ مریض جاگ کر کچھ پڑھ لیتے تھے اور پھر سو جاتے تھے۔ یہ معمول جب کئی مہینے تک مسلسل جاری رکھا گیا تو مایوسی کے مریضوں کو بہت فائدہ ہوا اور وہ دواؤں کے بغیر ٹھیک ہو گئے۔ چنانچہ اس مغربی ڈاکٹر نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ آدھی رات کے بعد جاگنا مایوسی کے مریضوں کا علاج ہے۔

پانچ وقت نماز پڑھنے کی وجہ

تقریباً ہر مذہب کے پیروکار مانتے ہیں کہ انسان جسم اور روح کا مرکب ہے۔ جسم کی غذا زمین سے نکلنے والی خوراک ہے اور روح کی غذا نماز ہے۔ دین اسلام میں جسم اور روح کی غذا کا ساتھ ساتھ انتظام کیا گیا ہے۔ صبح کے وقت ناشتہ کر کے جسم کو غذا دیتے ہیں اور فجر کی نماز پڑھ کر روح کو قوت بخشتے ہیں۔ دوپہر کا کھانا کھا کر جسم کو قوت ملتی ہے اور ظہر کی نماز پڑھ کر روح کی غذا کا سامان بن جاتا ہے۔ عصر کی نماز ڈھلتے دن کے بعد مزید روح کیلئے تقویت کا باعث بنتی ہے۔ چونکہ شام کے وقت کئی لوگ کھانا زیادہ کھا لیتے ہیں اس لئے عشاء کی نماز کی رکعتیں زیادہ ہوتی ہیں۔

امراض قلب سے بچاؤ

دل کے ماہر ڈاکٹر صاحبان نے کئی سالوں کی محنت کے بعد ایک ورزش دریافت کی ہے جس سے دل کے امراض کم ہو جاتے ہیں اور یہ ورزش نماز سے ملتی جلتی ہے۔ جب ہم قیام کرتے ہیں تو جسم کے نچلے حصے کو خون زیادہ ملتا ہے اور جب ہم رکوع میں جاتے ہیں تو درمیانی حصے کو فائدہ ہوتا ہے اور جب ہم سجدے میں جاتے ہیں تو جسم کے اوپر والے حصے کو زیادہ خون ملتا ہے۔ لہٰذا نماز کے دوران جسم کے ہر حصے کو موزوں مقدار میں خون میسر ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے کئی بیماریاں مثلاً دل کے امراض کم ہو جاتے ہیں۔ مشاہدے کی بات ہے کہ عابد لوگ اکثر نحیف ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے دل قوی ہوتے ہیں اور وہ دل کے امراض میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔

یرقان سے چھٹکارا (محمد یونس قادری۔۔۔ ٹنڈو آدم)

جو کھار، ریوند چینی، زیرہ سفید ہم وزن کا سفوف بنا کر نصف چمچ تین وقت بکری کے دودھ کی لسی سے کھلائیں۔ اکسیر جگر ہے بطور ہدیہ قبول فرمائیں۔

فوائد:۔

جس نسخے کے متعلق استفسار فرمایا ہے وہ جگر کے ہر مرض کے لیے اکسیر ہے خواہ یرقان A ہو یا B ہو یا C ہو اس کے علاوہ معدہ کی اصلاح کرتا ہے۔ سینے کی جلن، پاؤں کی جلن، چکر کے آنے میں بھی مفید ہے۔

سیلان الرحم کے لیے مجرب:۔

5 کلو کے کھوے کا پیٹ چاک کر کے ایک کلو ابرک کالا اس میں بھر دیں۔ 5 من اوپلوں کی آگ دیں۔ ابرک کشتہ ہو گا۔ اکسیر ہے ایک لکھ مکھن سے صبح نہار دیں۔ 7 لکھ ساری زندگی کے لیے کافی ہیں۔ 7 پشتوں میں سیلان الرحم نہ ہوگا۔ جریان، احتلام، سیلان الرحم کے لیے اکسیر ہے۔

بہت بڑا گناہ ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم خود نہیں کرتے

جنات سے سچی ملاقاتوں کے حیرت انگیز واقعات

لوگ اور خاص کر عورتیں، بہت حیران ہو کر پوچھتیں کہ بڑی اماں کیا بات ہے آخر اتنا سوت آپ کہاں سے لاتی ہیں؟

قارئین! آپ کا کبھی کسی پراسرار چیز یا کبھی کسی جن سے واسطہ پڑا ہو تو ہمیں ضرور لکھیں چاہے بے ربط لکھیں نوک پلک ہم خود سنوار لیں گے

پراسرار واقعہ (نازش طارق رحمانی ۔۔۔ لاہور)

محترم جناب حکیم صاحب السلام علیکم!

اللہ تعالیٰ کی رحمت آپ پر ہو۔ میں جو مسئلہ لکھنے لگی ہوں مجھے نہیں معلوم کہ اس کو کس سلسلے کے اندر لکھوں کہ نہ تو جادو جنات سے ملاقات کا شائبہ ہے اور نہ جادو ٹونے کا۔ اس لیے جہاں مناسب سمجھیں، شامل کرلیں اور اس کو رسالے میں شائع کریں۔ عرض ہے کہ ایک دن میں اپنے بھائی کے ساتھ کمرے میں بیٹھی تھی۔ میں اچانک کچھ الماری سے لینے کے لیے اٹھی اور پھر جب مڑی تو مجھے لگا کہ میرے ارد گرد ڈھیر سارے مچھر وغیرہ ہیں۔ جن کو بے خیالی میں ہاتھ وغیرہ مارنے پر بھی کوئی فرق نہ پڑا۔ جب میں نے غور کیا تو دیکھا کہ سنہری رنگ کے پانی کے قطرے نما آرہے ہیں۔ وہ عین درمیان میں جا کر غائب ہو جاتے ہیں۔ ایسے لگتا تھا جیسے بارش ہو رہی ہو اور کافی بھلے لگ رہے تھے۔ ان کی Density بھی پانی کی طرح لگتی تھی۔ وہ نہ تو سراب تھے کہ پلک جھپکنے سے غائب ہو جاتے یا جگہ بدلتے۔ نہ ہی کوئی نظر کا مسئلہ تھا۔ میں ایک ایک قطرے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی کہ یہ کہاں سے آیا ہے اور درمیان میں ختم ہو جاتا ہے۔ میں کافی دیر دیکھتی رہی (اتنی دیر تک کہ ذہن بھی قبول کرے) پھر آہستہ آہستہ وہ ختم ہونا شروع ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے دو، پھر ایک رہ گیا، پھر ختم ہو گئے جیسے بارش ہو۔

اس کے بعد میں نے اپنے بھائی کو دیکھا تو وہ مجھے پریشان ہو کر دیکھ رہا تھا کہ اچانک میں کیوں چپ ہو کر Still ہو گئی ہوں اور کیا دیکھ رہی ہوں (یعنی یہ صرف مجھے نظر آئے تھے) اسکے بعد تو ایسا کبھی نہیں ہوا۔

جنات سے سچی ملاقات (معرفت ملک نوید اعوان)

کافی عرصہ پرانی بات ہے میری بھابھی کی دادی اماں جو کہ دائی والا کام کرتی تھیں۔ بہت ملنسار اور ہنس مکھ عورت تھی۔ دن کے وقت گھر کے کام اور (چرخہ) یعنی سوت کاتتی اور رات کو نفل نماز پڑھتی، کافی عبادت گزار تھی۔ کھرے اور ایمان والے لوگ تھے۔ ایک دن کیا ہوا کہ وہ رات کو نماز وغیرہ پڑھ کر سونے لگی تو دروازے پر دستک ہوئی اور ایک سفید کپڑوں والا شخص اندر آیا انہوں نے حال پوچھا۔ جب بیٹھنے کو کہا تو وہ پریشان ہو کر بولے کہ اماں جی مہربانی فرمائیں ذرا میرے گھر چلیں میری گھر والی کو تکلیف ہے آپ جلدی جلدی میرے ساتھ چلیں۔ سادے لوگ تھے، بغیر کسی حیل و حجت کے وہ ساتھ چلی گئیں۔ چلتے چلتے جب وہ لوگ کافی دور جنگل میں پہنچے تو انکی عورت جو درد زہ میں مبتلا تھی، بڑی اماں نے انکا علاج وغیرہ کیا۔ اللہ کے کرم سے پہلا بچہ پیدا ہوا، پھر دوسرا، پھر تیسرا۔ لیکن وہ بوڑھی اماں حیران تو تب ہوئیں جب وہ شخص بچوں کو اٹھا کر راکھ میں (بھوڑتا) یعنی الٹ پلٹ کر کے، پاس ہی آگ تھا اس میں پھینکتا جاتا۔ یہ منظر دیکھ کر دادی اماں پہچان گئی کہ یہ انسان نہیں، جن ذات کے لوگ ہیں اور میں بڑی غلطی کر بیٹھی جو رات گئے اس کے ساتھ آگئی۔ اب وہ جن بھی پہچان گیا کہ بڑی اماں پریشان ہوگئیں۔ کافی حوصلے دینے لگا کہ ڈرو نہیں آپ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے جو ہم عمر بھر نہیں اتار سکتے۔ مانگو جو مانگنا ہے۔ لیکن بڑی اماں کی ایک ہی بات تھی کہ آپ کی مہربانی، آپ مجھے گھر پہنچائیں۔ اب جن نے کہا کہ آنکھیں بند کرو۔ انہوں نے آنکھیں بند کیں جب آنکھ کھولی تو اپنے کمرے کے اندر تھی۔ اس جن نے جب دیکھا کہ اماں جی سوت سے دلچسپی رکھتی ہیں تو خود ہی ایک کھی ان کو دی کہ یہ پاس رکھ لو اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔ انشاء اللہ تمہارا کام بن جائے گا وہ جب تک زندہ رہیں، ان کے کمرے سے سوت ختم نہ ہوتا تھا۔ لوگ اور خاص کر عورتیں بہت حیران ہو کر پوچھتیں کہ بڑی اماں کیا بات ہے آخر اتنا سوت آپ کہاں سے لاتی ہیں تو آخر کار ایک دن انہوں نے یہ کہانی انہیں سنا کر مطمئن کر دیا۔ یہ بالکل سچا واقعہ اور حقیقت ہے۔ پہلے والے لوگ سچے اور پر خلوص ایماندار تھے اور دوسروں کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔

اھم علان

قارئین توجہ فرمائیں یکم جنوری 2008 سے محکمہ ڈاک نے منی آرڈر/ وی پی فیس -/50 روپے کردی ہے۔ خریدار حضرات نوٹ فرمائیں۔ (ادارہ)

(بقیہ: قارئین کے سوال، قارئین کے جواب)

کے ساتھ کھائیں۔ موسم سرما میں نیم گرم پانی ضروری ہے، گرمیوں میں تازہ سادہ پانی یعنی برف والا نہ ہو۔ مقدار کو کم یا زیادہ ضرورت کے مطابق کر سکتے ہیں۔ چھوٹے بچے جو دو تین سال کے ہوں، قبض کو دور کرنے کے لیے ضرورت کے مطابق پانی یا دودھ میں حل کر کے دیں۔ 30 تا 60 یوم متواتر کھائیں۔ بے ضرر اور معدے وجسمانی قوتوں کے لیے بہت مفید ہے۔

جواب نمبر 2: حرارت خون: کریموں کا لگانا بے کار ہے کیونکہ تکلیف و مرض کا تعلق خون اور معدے سے ہے۔ دوا کا کھانا بہت ضروری ہے۔ منڈی بوٹی 15 دانے، سر بھونکا 100 گرام، عناب ایرانی 10 دانے، ایک گلاس میں نیم گرم پانی 250 ملی لیٹر میں رات کو بھگو دیں۔ صبح کو ہلکا سا جوش دے کر اتار کر ٹھنڈا کر کے چھان کر اور گڑ بقدرے ضرورت ملا کر پی لیں۔ ناشتہ ایک گھنٹہ بعد کریں۔ دو تین ہفتے پینے سے انشاء اللہ تعالیٰ سکون ہو جائے گا۔

چہرے پر خالص دودھ کی مالش کریں یا بیسن ایک چمچ، دانا گندم ایک چمچ دودھ سے گوندھ کر پتلا لیپ رخساروں پر کریں۔ دو گھنٹے بعد پانی سے دھولیں، صابن نہ لگائیں بلکہ تھوڑا سا بیسن پانی میں گھول کر منہ پر مل کر دھولیں۔ چہرہ شیشے کی طرح صاف ہو جائے گا۔

کثرت چائے، انڈے، روسٹ، گوشت مرغا وغیرہ سے پرہیز کریں۔

جواب نمبر 3: استغفار کلمہ شریف اور درود شریف کی ایک ایک تسبیح نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد پڑھ کر اور کریم سے دعا کریں۔ دیگر **انا اللّٰہ و انا الیہ راجعون** بھی ایک تسبیح پڑھ لیا کریں۔ اللہ کریم اپنے کلام پاک کے طفیل کرم فرمائیں گے۔

جواب نمبر 4: سونف بریاں 100 گرام، دھنیا خشک بریاں 25 گرام، الائچی دانہ کلاں بریاں 25 گرام، خشخاش 50 گرام اور ملٹھی مقشر الگ الگ کوٹ کر سفوف بنالیں۔

مصری کوزہ یا چینی پیس کر ہم وزن ملا دیں۔ دو چمچے بڑے اندازہ 10 گرام صبح ناشتہ کے بعد، دوپہر و رات کھانے کے بعد پانی کے بغیر یا پانی کے ساتھ کھائیں۔ بچوں کو عمر کے مطابق کھلائیں۔ پانی کھانے سے قبل تھوڑا سا پی لیں، بعد میں نہ پئیں۔ ٹھنڈے پانی، ہر قسم کے مشروبات، بوتل، کوک وغیرہ سے پرہیز کریں۔ ایک کلو دودھ میں ابالتے وقت 10 گرام ادرک ٹکڑے کر کے ڈال دیں۔ ادرک کو چبا کر کھالیں اور دودھ نیم گرم پی لیں۔ اللہ کریم صحت و تندرستی عطا فرمائیں گے۔ ایک بات نوٹ کریں کہ کوئی بھی چیز کھانے سے قبل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیا کریں۔ کھانے کے بعد الحمد اللہ پڑھ لیں۔ انشاء اللہ شفا ہو جائیگی۔

کراچی اور راولپنڈی میں ادویات

حکیم صاحب کی تمام ادویات کراچی اور راولپنڈی سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ رابطہ کے لیے موبائل نمبرز:

(۱) کراچی کے لیے رابطہ: 0300-3218560

(۲) راولپنڈی کے لیے رابطہ: 0333-5648351

051-5539815

ورزش سے اپنے حسن میں نکھار پیدا کریں

جلد میں جھری اور کھال کا لٹک جانا عضلات کے ڈھیلے اور سست ہوجانے کا نتیجہ ہوتا ہے اگر آپ شروع سے ورزش کرتی رہیں ہوتیں تو ایسا نہیں ہوتا

(تحریر: شفیق خان۔ بہاولپور)

ورزش سے بدن کے انداز کو درست کیجئے

ایک عورت چلنے میں جسم کو جس طرح حرکت دیتی ہے اس سے اس کے متعلق بہت کچھ ترجمانی ہوتی ہے۔ چلنے کی نرم لچک دار خوبصورت وضع جسم کے آرام سے ہونے اور اس کے افعال کی صحت کی دلیل ہے۔ چلنے سے اس کو راحت ملتی ہے۔ وہ چلتے ہوئے اچھی لگتی ہے اور بے تکان قدم دھرتی چلی جاتی ہے۔ اس کا دماغ اپنے جسم کی فکر سے آزاد ہوتا ہے اور پورے اطمینان سے اپنی توجہ دوسرے امور پر مرکوز کرسکتی ہے۔ دکھتے ہوئے جسم کی چال اور بدن کی بے ڈھب ''ڈھال'' تندرستی کی نفی کرتی ہے۔

آپ کس طرح چلتی پھرتی ہیں؟ جب آپ کرسی سے اُٹھتی ہیں تو کیا آپ کے گھٹنے چرچراتے ہیں؟ کیا آپ سے پھرتی اور چستی کے ساتھ اٹھا بیٹھا نہیں جاتا یا آپ لڑکھڑاتی ہوئی اور بوڑھوں کی طرح سنبھلتی ہوئی چلتی ہیں۔ گھٹنوں کے جوڑ کے چرچرانے کے اگرچہ بہت سے اسباب ہوسکتے ہیں، لیکن ورزش سے اس میں بہت کچھ فرق پڑسکتا ہے۔ تو پھر آپ کیوں نہ اپنے غریب جسم کو ایسی تکلیف سے بچائیں اور کیوں نہ اپنے دل و دماغ کو ہر وقت کی اذیت سے محفوظ رکھیں۔ ایسی لچک پیدا کرلینا کوئی مشکل نہیں ہے کہ آپ آسانی سے اُٹھ بیٹھ سکیں اور جھک سکیں اور چلتے وقت راحت اور خوشی محسوس کریں۔ اس کی کلید عمود شوکی (ریڑھ کے مہروں کے ستون) میں ہے۔ ریڑھ کے ستون کی سختی اور لچک پر ہی آپ کے بدن کی حرکات کی آسانی اور دشواری کا انحصار ہے۔ اگر آپ نے اس طرف سے غفلت برتی تو آپ کو بعد میں بہت زیادہ دکھ اور تاسف ہوگا۔

ریڑھ کی لچک کو بڑھانے کے لیے ایک ورزش آسان ترین اور نہایت ہی فائدہ مند ہے۔ اس کو روزانہ صبح صرف ایک منٹ میں کیا جاسکتا ہے۔ اس ورزش سے آپ کا سارا بقیہ دن آرام سے گزرے گا: برہنہ پا ایسی زمین پر کھڑے ہوجائیے جس پر کچھ بچھا ہوا نہ ہو۔ اپنے قدموں کو ایک دوسرے سے ڈیڑھ فٹ جدا رکھیے، بازوؤں کو شانوں کی سیدھ میں دونوں طرف پھیلا دیجیے۔ بہت آہستہ آہستہ اپنے بازوؤں، سر اور شانوں کو بائیں طرف کمر کے بل اس قدر گردش دیجیے جس قدر بہ آسانی دے سکیں۔ قدموں کو اپنی جگہ قائم رہنے دیجیے اور بغیر رکے ہوئے بازوؤں کو پھر اپنی جگہ پر واپس لے آئیے، پھر یہی عمل دائیں طرف سے کیجیے۔ بایاں بازو آپ کی پشت کے وسط تک پہنچ جائے گا۔ اس ورزش کو روزانہ صبح اور رات کو بتدریج بیس مرتبہ تک بڑھائیے۔ یہ ورزش کمر کو لچک دار بنانے کے علاوہ اس کی محوری گردش کو بڑھاتی اور کمر پتلا کرتی ہے۔

ریڑھ کے ستون کو بل دینا

ریڑھ کو بل دینا جسم کے کنٹرول کو پھر سے حاصل کرنے کے لیے اعلیٰ درجے کا ایک اور طریقہ ہے۔ پہلی مرتبہ جب آپ اس کو شروع کریں گے تو آپ کو احساس ہوگا کہ آپ نے جسم کے کنٹرول کو کتنا کھودیا ہے۔ لیکن ہر مشق کے بعد آپ کے لیے یہ ورزش آسان تر ہوتی چلی جائے گی۔ لیکن پابندی شرط ہے اس کو کسی دن ناغہ نہ کیجیے، ''جسم رانی''، یعنی جسم کو کھینچنے کے اس عمل سے پورا فائدہ حاصل کرنے کے لیے بلاناغہ متواتر توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ فرش پر بیٹھ جائیے اور دونوں ٹانگوں کو سامنے کی طرف پھیلا دیجیے۔ دائیں پاؤں کو اوپر اٹھا کر بائیں ران کے گھٹنے کے اوپر سے گزارتے ہوئے باہر لے جا کر فرش سے ٹکا دیجیے، اور بائیں ہاتھ کو دائیں پیر کے گھٹنے سے اوپر لا کر دائیں پیر کے ٹخنے کو پکڑ لیجیے۔ سرین کو فرش پر بچھا ہوا رکھیے۔

دائیں ہاتھ سے جسم کو سہارا دینے کے لیے اس کو پیچھے کی طرف ٹکا دیجیے اور بالائی جسم کو بل دے کر سیدھی طرف لائیے جیسے آپ پیچھے کی طرف دیکھ رہی ہوں۔ ریڑھ کو سیدھا اور تنا ہوا رکھیے اور اتنی دیر تک اس وضع (پوزیشن) پر ٹھہری رہیے کہ دس تک کی گنتی گن سکیں۔ پھر سر اور شانوں کو آہستہ آہستہ حرکت دیتے ہوئے سامنے اور درمیان میں لا کر اصلی پوزیشن پر لوٹ آئیے۔ اپنے بائیں بازو کو ڈھیلا کر کے پہلی پوزیشن یعنی داہنی ٹانگ پر رکھ لیجیے جو حسب سابق اب سامنے کی طرف پھیلی ہوئی ہے۔ تھوڑی دیر ستائیے اور اسی ورزش کو دوسری ٹانگ پر دوہرائیے۔

ادھیڑ عمر میں گوشت کو ڈھیلا نہ ہونے دیجیے

کمر کی حالت چہرے کی طرح عمر کو افشا کرتی ہے۔ جب ریڑھ کا تناؤ اور کھنچاؤ کم یا زائل ہوجاتا ہے تو جسمانی حرکات سست ہوجاتی ہیں اور بدن میں چستی اور پھرتی نہیں رہتی، جوڑوں میں سختی آجاتی ہے، مونڈھے جھک جاتے ہیں اور کمر پھیل جاتی ہے۔ شانوں کے گرد فالتو گوشت اور چربی کی تہیں چڑھنے لگتی ہیں، اور بدن میں پہلے کی سی لچک باقی نہیں رہتی۔ سارے بدن کا حلیہ بگڑ جاتا ہے اور وہ دکھنے لگتا ہے اور پورے جسم پر فالتو چربی اور گوشت کا اثر پڑتا ہے۔

جلد میں جھری اور کھال کا لٹک جانا عضلات کے ڈھیلے اور سست ہوجانے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اگر آپ شروع سے ورزش کر رہیں ہوتیں تو ایسا نہیں ہوتا، لیکن ادھیڑ عمر میں آپ کو اس کا احساس ہوجائے تو آپ اس کا تدارک کرسکتی ہیں یا کم از کم مزید خرابی کو روک سکتی ہیں۔ یاد رکھیے کہ آپ کے جسم کا خاص سہارا کمر اور پشت کے مہرے ہیں۔ علاوہ بریں سیدھے کھڑے ہونے کے لیے پسلیوں کے پنجرے کو بھی سیدھا استادہ ہونا چاہیے۔ اس پنجرے کے لٹک جانے سے پشت پر کھنچاؤ ہوتا ہے اور شانے جھک جاتے ہیں اور ایسی ہیئت شکم کو باہر کی طرف ابھار دیتی ہے، اور بدنما توند جسم کے بہت سے کاموں میں حارج ہوتی ہے۔ اس کے باہر نکل آنے سے سانس جلد پھولتا ہے۔ پسلیوں کے پنجرے کو سیدھا رکھنے سے راست قامتی پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا جب بھی دھیان آجائے اس پنجرے کو کھینچ کر سیدھا کرلیا کیجیے۔

ظلم کی انتہا اور عورت کا صبر

حسین آنچلوں کے درمیان پردے میں لپٹی وہ مجھے زہر لگتی اور گھر آ کر میں خوب گالم گلوچ سے اسکی تواضع کیا کرتا اور اب اس کی ہمت جواب دینے لگی تھی اور یہ بھی میری کامیابی تھی

تحریر: شاہدہ فیاض

کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

آج کتاب زندگی کے اوراق پڑھتا ہوں تو لگتا ہے کہ عمر رفتہ کو میں سراب کی طرح گزار آیا۔ آج احساس ہوتا ہے کہ زندگی تو حسین چمن کی مانند تھی اور اس چمن کو میں نے خود ہی آگ لگادی۔ آج سے عرصہ پہلے میری شادی ایک حسین اور پڑھی لکھی لڑکی سے ہوئی۔ میں معمولی شکل وصورت کا اور کم پڑھا لکھا تھا۔ مگر ایک زعم تھا اپنی مردانگی پر، ایک تکبر تھا کہ یہ معاشرہ مردوں کا معاشرہ ہے۔ یہاں عورت پاؤں کی جوتی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ عورت ایک چھوڑ دس مل جائیں گی اور اسی سوچ کے تحت میں نے زندگی کا آغاز کیا۔

دوسرے ہی دن اپنی اصلیت اس کو دکھادی کہ وہ کسی خوش فہمی کا شکار نہ ہو۔ یہاں ناز برداریاں تو دور کی بات، برابر کا سلوک بھی روا نہ رکھا جائے گا۔ وہ اس حالت کو دیکھ کر متحیر رہ گئی۔ وہ ایسی سوسائٹی سے آئی تھی جسے پوش علاقہ کہا جاتا ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ۔ اس کے گھر کا ماحول مذہبی تھا اور میں رنگین مزاج جوانی میں تھا۔ وہ پردہ کرتی تو میرے تن من میں آگ لگ جاتی اور میں اس کی ہر ہر بات میں کیڑے نکالتا۔ مگر وہ خاموش آنکھوں میں آنسو بھرے مجھے دیکھتی رہتی اور اسکی بے بسی کو دیکھ کر مجھے بڑا سکون ملتا۔

اس کو ہر فن آتا تھا۔ گھر داری میں طاق تھی۔ بچوں کی پرورش بہترین انداز سے کر رہی تھی مگر مجھے اس میں کیڑے ہی نظر آتے اور میں ہر ممکن کوشش کرتا کہ بچوں کے سامنے اس کی بے عزتی کروں اور میں ہر طرح اس کی صحیح بات کو بھی غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتا۔

وہ بچوں کو پڑھاتی کیونکہ میری محدود آمدنی میں گھر کا گزارہ مشکل سے ہوتا تھا۔ میں کرائے کے مکان میں رہتا تھا۔ اس کا کرایہ، آنے جانے والوں کا خرچہ، دکھ درد میں دوائی کا خرچہ مگر اس کی اچھائیوں کو میں نے یکسر فراموش کر دیا تھا۔ ہماری شادی کو پندرہ سال ہو چکے تھے۔ میں اسے کبھی بھی گھمانے نہ لے جاتا کہ اس طرح میری سبکی ہوتی۔ حسین آنچلوں کے درمیان پردے میں لپٹی وہ مجھے زہر لگتی اور گھر آ کر میں خوب گالم گلوچ سے اسکی تواضع کیا کرتا اور اب اس کی ہمت جواب دینے لگی تھی اور یہ بھی میری کامیابی تھی۔ اب وہ کسی نہ کسی بات کا جواب دینے لگی اور یوں میری رگ شیطانیت کو اور ہوا ملی۔ اب میں اس پر ہاتھ بھی اٹھانے لگا اور مجھے یہ کہنے کا موقع بھی مل گیا کہ خراب عورتوں کی یہ نشانی ہوتی ہے کہ وہ مردوں سے زبان چلائیں۔

گھر کا سکون میں نے غارت کر دیا تھا۔ پڑوسی بھی میری بدزبانی کا دبی زبان میں ذکر کرنے لگے تھے مگر مجھے کسی کی پرواہ نہ تھی۔ میں تو اپنے پندار میں اپنے آپ کو اعلیٰ وارفع سمجھ رہا تھا۔ مجھے کسی کی پراوہ نہیں تھی۔ مگر بچوں کو میں بہت چاہتا تھا۔ لیکن جب اپنی پر آتا تو بچوں کی بھی خوب خبر لے لیتا۔ بچوں کے معاملے میں وہ بہت حساس تھی اور انکو کچھ نہ کہنے دیتی۔ اس کی ہر ممکن کوشش ہوتی کہ میں بچوں کو کچھ نہ کہوں اور یہ ہی اس کی کمزوری اس کے لیے مصیبت بن گئی۔

وہ ایسی بیمار پڑی کہ ڈاکٹروں نے اس کی زندگی ختم ہونے کی نوید سنادی کہ وہ اب کچھ دنوں کی مہمان ہے۔ مگر میں اب بھی اپنی کسی کمزوری کو اس کے سامنے ظاہر نہ ہونے دینا چاہتا تھا۔ اس کو میں نے اس کے باپ کے گھر بھیج دیا تاکہ بچے اس کی حالت دیکھ کر مجھ سے بدظن نہ ہو جائیں۔ وہ پورے ایک ماہ موت کا مقابلہ کرتی رہی مگر میں اس کو دیکھنے تک نہ گیا اور یہ بہانا بنایا کہ بچوں کو اکیلے چھوڑ کر کیسے جاؤں اور نہ بچوں کو جانے دیا۔ مگر ان پر خوب توجہ دی تاکہ بچے خوش رہیں اور ماں کی کمی محسوس نہ کرسکیں۔ مگر نہ جانے کونسی انا تھا جس کو میں قائم رکھنا چاہتا تھا۔

مسلسل بیماری کے بعد وہ صحت یاب تو ہو گئی مگر وہ، وہ نہ تھی جو بیماری سے پہلے تھی۔ اب وہ چڑ چڑی ہو گئی تھی۔ اسے میری طرف دیکھنا بھی گوارا نہ تھا۔ بات بات پر بچوں کو ڈانٹتی اور مار بھی دیتی۔ یہ سب دیکھ کر میں آگ بگولہ ہو جاتا اور خوب گالیوں سے اسے نوازتا۔ مارتا، پیٹتا اور ایک دن وہ خاموشی سے میرا گھر چھوڑ کر چلی گئی اور اس بات کو میں نے اپنی انا کا مسئلہ بنالیا۔ بچوں نے بہت چاہا کہ میں اسے لے آؤں مگر میں نے کسی کی نہ مانی۔ ایک دن میں نے سورۃ بقرہ کی یہ آیات پڑھیں۔ ترجمہ ''اور ان کو ستانے اور زیادتی کرنے کے لیے نہ روک رکھو۔ جو ایسا کرے گا وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرے گا۔ اللہ کی آیات کا مذاق نہ بنالو۔'' میری راتوں کی نیندیں اڑ گئیں۔ پچھتاوے میرا تعاقب کرنے لگے اور میں سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ مگر میری جھوٹی انا میرے آڑے آتی رہی اور میں یہ سوچنے ضرور لگا کہ وہ گھر بھی آ جائے مگر مجھے لینے بھی نہ جانا پڑے۔ لڑکیاں جوان ہو رہی تھیں۔ لڑکے بھی اپنا قد نکال رہے تھے اور مجھے فکر ان لڑکیوں کی تھی۔ اب مجھے احساس ہوتا ہے کہ ماں کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ اسے گئے ہوئے پورا ماہ ہو گیا ہے۔ سنا ہے وہ بیمار ہے مگر میں اپنی فطرت کو کیوں کر بدلوں۔ یہ جو خیال ہے کہ میں مرد ہوں اور عورت پاؤں کی جوتی، اس کو دماغ سے کیوں کر نکالوں۔ مگر یہ آیات بھی مجھے چین نہیں لینے دیتیں، لیکن میں بھی بڑا کائیاں ہوں۔ آخر تو راہ نکال ہی لی میں نے بیٹے کو بھیج کر اسے بلالیا۔ وہ ماں کی ممتا کے ہاتھوں مجبور ہو کر آ تو گئی مگر اپنا سب کچھ وہیں چھوڑ آئی۔ آج میرے پاس پچھتاؤں کے علاوہ کچھ بھی نہیں، کیونکہ اب اس نے مجھ سے ہر تعلق توڑ لیا ہے۔ وہ صرف اپنے بچوں کی خاطر اس گھر میں ہے، لیکن ایسا لگتا ہے کہ اس نے ہر چیز سے منہ موڑ لیا ہے۔ اور میں سوچ رہا ہوں کہ میں جو مرد ہوں جھوٹی انا کو لے کر کہاں جاؤں۔ کیونکہ اب میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ میں اس گھر میں اجنبی بن گیا ہوں۔ بچے مجھے دیکھ کر اِدھر اُدھر ہو جاتے ہیں۔ اب بڑھاپا مجھے اِسی اذیت کے ساتھ گزارنا ہے۔ جو میں نے کل بویا تھا، آج کاٹنے پر مجبور ہوں۔

اسپغول، ہر گھر کی ضرورت

انتخاب: حبیب اللہ۔ حیدرآباد

دماغی کام کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ رات سوتے وقت پانچ دانے گری بادام چبا کر کھائیں اور بعد میں ایک تولہ اسپغول دودھ میں ملا کر پئیں۔ یہ مقوی دماغ نسخہ ہے

عربی بزرقطونا فارسی اسپغول سندھی اسپنگر انگریزی Seed Spogul

اسپغول سے تقریباً ہر شخص واقف ہے۔ بڑی مشہور عام دوا ہے۔ اسپغول ایک بیج ہے جس کا پودا ایک گز کے قریب اونچا ہوتا ہے۔ اس کی ٹہنیاں باریک ہوتی ہیں اور پتے لمبے یعنی جامن کے پتوں سے تقریباً مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کا رنگ سرخی مائل سفید اور سیاہ ہوتا ہے۔ یہ بے ذائقہ اور لعاب دار ہوتا ہے اس کا مزاج سرد اور تر ہوتا ہے۔ اس کی مقدار خوراک تین ماشہ سے ایک تولہ ہوتی ہے۔ اسپغول کے چھلکے کو سبوس اسپغول کہتے ہیں۔

اسپغول کے فوائد:

(1) گرمی اور پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ (2) گرمی کے بخار اور خون کے جوش کو تسکین دے کر طبیعت کو نرم کرتا ہے۔

(3) سینہ، زبان، حلق کے کھر کھرا پن اور صفراوی و دموی بیماریوں کے لیے مفید ہے۔ (4) آنتوں کے زخموں اور مروڑ ہونے کی حالت میں بے حد مفید ہے۔ اس کے لیے اسے شربت صندل میں ایک بڑا چمچہ ڈال کر پلانا مفید ہوتا ہے۔ (5) قبض کشا ہے۔ آنتوں میں پھسلن پیدا کرتا ہے۔ اس کے لیے رات سوتے وقت ایک گلاس دودھ میں ایک تولہ اسپغول کا چھلکا ملا کر تین چار منٹ کے بعد استعمال کرنے سے کھل کر اجابت ہوتی ہے۔ یہ دائمی قبض میں بھی بے حد مفید ہے (6) مردانہ جوہر کو گاڑھا کرتا ہے اور قوت باہ بڑھاتا ہے۔ (7) سر درد کی صورت میں اسپغول سرکہ میں رگڑ کر چنبیلی کا تیل ملا کر پیشانی پر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر چنبیلی کے روغن کی بجائے بادام روغن ملا کر لیا جائے تو سر درد کا فائدہ ہوتا ہے۔ (8) جریان میں اسپغول کا چھلکا ہمراہ شربت بزوری یا صندل کے صبح نہار منہ پینا فائدہ مند ہے۔ (9) دماغی طاقت بڑھاتا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ رات سوتے وقت پانچ دانے گری بادام چبا کر کھائیں اور بعد میں ایک تولہ اسپغول دودھ میں ملا کر پئیں۔ یہ مقوی دماغ نسخہ ہے۔ (10) نسیان کے امراض میں اسپغول ایک بڑا چمچ ہمراہ شربت صندل صبح نہار منہ پینا بے حد مفید ہے اور رات کو سوتے وقت پانچ دانہ گری بادام، سونف ایک تولہ اور کوزہ مصری حسب ضرورت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ (11) منہ کے دانوں کی تکلیف میں اسپغول کا استعمال بے حد مفید ہے۔ ایسی صورت میں دہی میں ایک چمچہ بڑا ملا کر صبح نہار منہ کھایا جائے اور ہر کھانے کے بعد دہی کے ایک یا دو چمچ استعمال کریں۔ (12) ورموں کو تحلیل کرنے کے لیے اسپغول کو سرکہ میں رگڑ کر متاثرہ جگہ پر لیپ کرنا بے حد مفید ہے۔ (13) پیچش میں اسپغول ایک تولہ پانی کے ساتھ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے (14) سوزاک میں اسپغول کو پانی یا شربت کے ہمراہ چند یوم تک استعمال کرنے سے شفا ہوتی ہے۔ (15) معدے کی بیماریوں، خاص طور پر السر میں بے حد مفید ہے۔ (16) بالوں کو نرم اور بڑھانے کے لیے عرق گلاب میں رگڑ کر بالوں پر لیپ کرنے اور دو گھنٹے بعد دھونے سے فائدہ ہوتا ہے۔ یہ علاج موسم گرما کے لیے ہے۔ (17) خشک کھانسی اور دمہ کے لیے روزانہ ایک تولہ اسپغول دودھ یا پانی کے ساتھ چالیس روز تک استعمال کریں۔ (18) اسپغول کا جوشاندہ بطور مسکن و ملین مشروب سوزش معدہ اور فم معدہ اور سینے کی جلن میں مفید ہے۔

درود پاک کا معجزہ

اگر میں ایک لاکھ بار درود شریف پڑھوں تو اختتام حضور ﷺ کے روضۂ مبارک پر ہو۔ (تحریر: ش۔ الف، راولپنڈی)

درود پاک کی فضیلت سے کون واقف نہیں۔ درود پاک کی برکات اور قبولیت تو ہوتی ہی ہے مگر بعض اوقات ایسے واقعات ہوتے ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس وسیلے سے مانگنے میں دیر ہوتی ہے۔ قبولیت میں لمحہ بھی نہیں لگتا۔

میرا ذاتی تجربہ ہے کہ ایک مرتبہ میں کہیں گئی تو راستے میں کسی کام سے کچھ دیر رکنا پڑا اور کچھ دیر بعد گاڑی میں بیٹھے ہوئے اچانک میرے دل میں ایک خواہش ابھری اور میں نے بغیر سوچے سمجھے منت مان لی کہ یا اللہ میں ابھی درود شریف کی تسبیح پڑھتی ہوں اور کچھ ایسا انتظام کر دے کہ میں لاکھ درود پاک پورا کر لوں اور اختتام نبی ﷺ کے روضۂ مبارک پر ہو۔ یہ دعا مانگنے کے بعد میں نے بڑے اہتمام اور لگن سے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا اور تعداد پابندی سے لکھتی گئی۔ چند ماہ کے عرصے میں جب کہ تقریباً ساٹھ یا ستر ہزار پڑھ چکی تھی میرے وہاں جانے کے اسباب بننا شروع ہو گئے۔ ایک عجیب ترتیب سے سب کام ہوئے اور میں اپنے شوہر بچوں اور ساس صاحبہ کے ہمراہ عمرے کی ادائیگی کے لیے روانہ ہو گئی۔ سارے راستے درود شریف کا ورد کرتی رہی کیونکہ میں نے مدینے شریف پہنچ تک منت پوری کرنی تھی۔ میرے دل کی کیفیت ایسی تھی جس کو میں شاید کوئی نام نہ دے سکوں۔ راستے بھر میرے آنسو رکنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ وہاں پہنچ کر بھی جدہ سے مکہ تک کا سارا راستہ روتے ہوئے گزرا۔ خیر پھر ہوٹل کا انتظام کر کے، عمرہ ادا کیا اور پھر مکہ شریف میں قیام کے دوران بھی درود شریف کا ورد رکھا۔ کچھ دن کے بعد مدینہ شریف روانہ ہوئے۔ اب درود شریف کی مانی ہوئی منت اختتام کے قریب تھی۔ آپ یقین کریں اللہ تعالیٰ کی مدد میرے ساتھ تھی۔ پہلے روز میں نے روضۂ مبارک پر حاضری دی مگر اس روز کچھ درود شریف باقی رہتا تھا کہ مسجد بند ہونے کا وقت آ گیا۔ لیکن دوسرے روز کی حاضری کے وقت میں نے آخری تسبیح روضۂ مبارک پر پڑھی اور اللہ کے حضور شکرانہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے دوسری بار بھی میری دعا قبول فرمائی۔ دوسری بار منت ستر ہزار مرتبہ درود ابراہیمی پڑھنے کی تھی۔ پہلی منت پوری ہونے کے پورے دو سال بعد اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مجھے حاضری کا موقع دیا۔

فقر بعض دفعہ کفر میں ڈھلنے کے قریب لے جاتا ہے

پہلوان وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دینے والا ہو۔ پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت خود پر قابو پاتا ہے یعنی صبر کرتا ہے۔ فتح مکہ کے بعد حضور ﷺ نے اپنے خون کے پیاسوں کو بھی معاف کر دیا

(بنت رشید۔۔۔لاہور)

صبر بندگی کا خوبصورت ترین زیور ہے اور رضا و تسلیم کی ایک روشن علامت ہے۔ مشکلات گھیر لیں اور آدمی اللہ تعالیٰ سے لو لگا کر ان کا حوصلے سے مقابلہ کرلے اور اس کی نصرت کا منتظر رہے تو اس سے بڑھ کر بندگی اور تسلیم کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ زندگی میں قدم قدم پر آزمائشوں کا سامنا ہوتا ہے۔ اس لیے صبر و تحمل کے بغیر زندگی نہایت مشکل ہے۔ جو شخص عزم اور حوصلہ سے بہرہ مند نہ ہو وہ زندگی کے امتحان سے فرار ہو جاتا ہے۔ صبر کا پودا استقامت اور استقلال سے بنتا ہے۔ ہر شخص میں عمل اور مقابلہ کا ملکہ موجود ہوتا ہے۔ اس ملکہ کو زندہ رکھنا اور اس کا صحیح استعمال ہی صبر ہے۔ یہ وہ خوبی ہے جس کی ہر حال میں ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی دشواری میں بھی اور آسانی میں بھی، تمول میں بھی اور افلاس میں بھی، بے سرو سامانی میں بھی اور شان و شوکت میں بھی۔

صبر و تحمل یہ ہے کہ آدمی پر کوئی مشکل یا آزمائش آئے تو اس کے حواس قائم رہیں اور اعتقاد میں فرق نہ آئے۔ آہستہ آہستہ وقت گزرنے پر سب کو قرار آجاتا ہے۔ لیکن صحیح معنی میں صابر شخص وہ ہے جو بڑے سے بڑے صدمے پر بھی نہ گھبرائے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ ''صبر صرف وہ ہے جو پہلے صدمہ کے وقت ہو۔'' کلام الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی تخلیق اس کے لیے آزمائشوں کا پیغام ہے اور اس کی آزمائش دکھوں میں ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔ ''کیا تم نے گمان کر لیا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ اللہ نے ابھی تک نہیں جانچا تم میں سے اُن کو جنہوں نے جہاد کیا اور انہیں جانچا ثابت قدم رہنے والوں کو۔'' مراد یہ ہے کہ مسلسل امتحان کے بغیر جنت نصیب نہ ہوگی۔ صبر تو امید کا چراغ ہے۔ استقامت کے بغیر تو کوئی مہم پروان نہیں چڑھتی۔ حدیث شریف میں ہے ''صبر روشنی ہے۔'' ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ ''فقر بعض دفعہ کفر میں ڈھلنے کے قریب لے جاتا ہے۔'' صبر ایمان کے لیے اس طرح ہے جس طرح بدن میں روح۔ جب صبر گیا تو ایمان بھی رخصت ہو گیا۔

ایک دفعہ ایک صحابیؓ جناب رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اسلام کی کوئی ایسی بات فرمائیے کہ آپ ﷺ کے سوا کسی سے نہ پوچھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ترجمہ ''کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر ثابت قدم رہ'' صبر کی تربیت کے لیے اسلام میں کامل اہتمام ہے۔ مثلاً ہر سال رمضان کے روزے فرض ہیں۔ کوئی شخص روزہ رکھ کر توڑ ڈالے تو کفارہ یہ ہے کہ دو ماہ روزے رکھے۔ رمضان کے علاوہ بھی وقتاً فوقتاً نفل روزوں کی ترغیب ہے۔ روزہ سے بھوک اور پیاس اور دنیا کی مرغوبات کے مقابلہ میں صبر کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ صبر کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنی بساط کے مطابق ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھائے اور ان پر پختگی سے کاربند رہے۔ اس سے وہ درجہ بدرجہ عظیم سے عظیم ذمہ داریوں کو اٹھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ صبر کا وہ مقام آجاتا ہے کہ پہاڑ بھی سر پر آپڑے تو پاؤں میں لغزش نہیں آتی۔ حضور اکرم ﷺ نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ہے۔ ''جو صبر کرلے، اللہ اسے صبر کی توفیق دیتا ہے۔'' زندگی کے ادوار بدلتے رہتے ہیں۔ انسان کو لازم ہے کہ تنگی ہو یا فراخی، غلبہ ہو یا ضعف ہر حال میں ثابت قدم رہے۔ دنیا کے جادو میں نہ آنا صرف اصحاب صبر کا کام ہے۔ حضور اکرم ﷺ زندگی کے آخری برسوں میں کل عرب کے فرمانروا تھے اور مزاج کے صبر و استقامت کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ کی زندگی میں آپ ﷺ کے گھر والوں نے شاید ہی دو یا تین روز مسلسل پیٹ بھر کر گندم کی روٹی کھائی ہو۔ مہینہ مہینہ بھر گھر میں چولہا نہیں جلتا تھا۔ جذبات کے استقلال کے سلسلے میں عفو کا ذکر بھی ضروری ہے۔ دشمن کا صفایا کر لینے کے بعد اس سے عدل کرنا یا اسے معاف کر دینا صبر کا عین تقاضا ہے۔ قرآن حکیم کی تعلیم ہے کہ بدلہ ہی لینا ہے تو صرف برابر کا لو۔ صبر کرو اور بخش دو تو بڑے عزم کی بات ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''پہلوان وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دینے والا ہو۔ پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت (بقیہ صفحہ نمبر 38 پر)

ٹماٹر سے تیار شدہ چیزوں کے فائدے

بوسیدگی عظام کو ''خاموش بیماری'' کہتے ہیں کیوں کہ یہ اس وقت تک جب اس کی تشخیص ہو کافی بڑھ چکی ہوتی ہے

(انتخاب: حکیم محمد رفیق۔ سرگودھا)

تحقیق کاروں کا خیال ہے کہ ٹماٹر کا کچپ کھانے سے چھاتی کے سرطان اور ہڈیوں کی بوسیدگی (بوسیدگی عظام) کا امکان کم ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ ٹماٹر میں پایا جانے والا مادہ لائی کوپین ہے جو اسے سرخ رنگت دیتا ہے۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران میں تحقیق سے یہ بھی پتا چل چکا ہے کہ وہ اشیاء جو ٹماٹر سے بنائی جاتی ہیں اور جن میں لائی کوپین زیادہ ہوتا ہے وہ مردوں کو غدۂ مثانہ کے سرطان سے محفوظ رہنے میں بھی مدد دیتی ہیں چنانچہ گزشتہ اور موجودہ تحقیقی مطالعوں کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ٹماٹر میں موجود لائی کوپین مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے۔

حال میں تحقیقی مطالعے منظر عام پر آئے ہیں اور جن کا تعلق خواتین کی صحت سے ہے۔ ان میں سے پہلا اسرائیل میں تیار ہوا اور اس میں یہ جائزہ لیا گیا کہ چھاتی کے سرطانی خلیوں پر لائی کوپین اور ٹماٹر ہی میں پائے جانے والے دو اور مقویات PHYTOENE اور HYTOFLUENE کا کیا اثر ہوتا ہے؟ مشاہدے میں یہ بات آئی کہ جب خلیوں کو ان مقویات کی کم مقدار سے واسطہ پڑا تو یہ پہلے کی طرح تیزی سے بڑھتے رہے، لیکن جب ان تینوں مقویات کے آمیزے کی مقدار بڑھا دی گئی تو ان سرطانی خلیوں کی بڑھوتری رک گئی۔ دوسری حالیہ تحقیق کینیڈا میں ہوئی جس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ ایسی غذا سے بوسیدگی عظام کو روکا جا سکتا ہے جس میں ٹماٹر خوب ہوں۔ بڑھاپے میں یہ بیماری خواتین کی خاصی تعداد کو لاحق ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے لیے ہڈی ٹوٹنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ دو طرح کے خلیوں پر لائی کوپین کے اثر کا جائزہ لیا گیا۔ ایک خلیے وہ تھے جو ہڈی کا ٹھوس پن (گنجانیت) قائم رکھتے ہیں اور دوسرے وہ جو اس گنجانیت کو کم کرتے ہیں۔ یعنی اچھے اور برے خلیے۔ بوسیدگی عظام میں ظاہر ہے کہ دوسری قسم کے خلیوں یعنی برے خلیوں کا دخل ہوتا ہے۔ پتا یہ چلا کہ لائی کوپین ان برے خلیوں کے فعل پر قابو رکھتی ہے۔ بوسیدگی عظام کو ''خاموش بیماری'' کہتے ہیں کیوں کہ یہ اس وقت تک (بقیہ صفحہ نمبر 38 پر)

کیل مہاسوں سے نجات آسان

(تحریر: ڈاکٹر شوکت امان اللہ)

لڑکوں میں یہ مسائل عموماً چودہ سے سترہ سال کی عمر اور لڑکیوں میں سنِ بلوغت میں پوری شدت اختیار کرتے ہیں۔ لڑکوں میں اس مرض کا حملہ عموماً زیادہ شدید ہوتا ہے۔ کبھی تو ان کا زور بہت زیادہ ہوتا ہے اور کبھی کم

کیل مہاسے بظاہر ایک معمولی سا مرض ہے لیکن مریض کے لیے بہت سے پریشان کن نفسیاتی الجھاؤ کا باعث بنتا ہے۔ نوجوانی کی پہلی سیڑھی چڑھتے ہی اکثر نوجوان خواتین و حضرات کو یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ کیل مہاسے اکثر سولہ سے سترہ سال کی عمر میں شروع ہوتے ہیں۔ یہ عموماً دونوں گالوں پر ہوتے ہیں۔ صاف شفاف جلد ان کی وجہ سے بھاری لگتی ہے۔ مریض بے بسی سے کبھی تو ان کو مختلف صابنوں سے دھونے کی کوشش کرتا ہے یا ان پر مختلف پاؤڈر اور کریمیں آزماتا ہے۔ لیکن مرض بڑھتا ہی جاتا ہے۔

کیل مہاسوں کو (ACNE) کہتے ہیں جو یونانی زبان (AKME) کا بگڑا ہوا تلفظ ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں نقطے۔ یہ مرض دنیا کے ہر خطے میں پایا جاتا ہے۔ افریقہ میں کالی جلد والے لوگ اس سے محفوظ رہتے ہیں۔ ایشیا، یورپ اور مشرقِ وسطیٰ کے لوگ اس سے متاثر ہوتے ہیں۔

کیل مہاسے نکلنے کی وجوہات کچھ اس طرح ہیں۔ انسانی جسم میں سنِ بلوغت تک پہنچتے وقت بہت سی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ انسان کے وہ غدود جو بچپن میں زیادہ سرگرم نہیں ہوتے جوانی کے شروع میں زیادہ فعال ہو جاتے ہیں جس کے نتیجے میں ان میں سے بہت سے ہارمونز نکل کر جسم میں اپنا عمل شروع کر دیتے ہیں۔ انسان کی کھال کے اندر بالوں کے ساتھ ساتھ چکنائی پیدا کرنے والے غدود ہوتے ہیں جن کو (SEBACIOUS GLANDS) کہا جاتا ہے۔ یہ گلینڈز (ANDROGEN) ہارمونز کے زیر اثر فعال ہو جاتے ہیں۔ ان غددوں کا اصل مقصد چہرے کی جلد کو مناسب چکنائی بہم پہنچانا ہوتا ہے۔ یہ چکنائی مناسب مقدار میں جلد کو حفاظت مہیا کرتی ہے۔ لیکن ہارمونز کے زیر اثر جب غدود زیادہ فعال اور سرگرم ہو جاتے ہیں۔ تو یہی چکنائی ضرورت سے زیادہ پیدا ہونے لگتی ہے۔ زیادہ چکنائی چہرے کے ان خلیوں (CELLS) سے جو مردہ ہو کر قدرتی طور پر جھڑتے رہتے ہیں، مل کر چہرے پر تہہ سی جما دیتی ہے۔ اس کے نتیجے مسامات بند ہو جاتے ہیں اور کالے سے نقطے ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ ان کو زبان عام میں کیل کہا جاتا ہے۔

اکثر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سیاہی مائل نقطے یا کیل گرد و غبار اور دھول کے جمنے سے بنتے ہیں لیکن ان کی اصل وجہ خلیوں کا آپس میں کیمیائی عمل ہوتا ہے۔ ایک اور صورتِ حال میں چکنائی اور خلیوں کی تہہ جلد کے اوپر کے حصے تک نہیں پہنچ پاتی بلکہ اندرونی حصہ تک محدود ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں کیلوں اور مہاسوں کی بجائے ہلکے ہلکے گلابی دانے نمودار ہو جاتے ہیں۔

کیل مہاسے نہ صرف دیکھنے میں برے لگتے اور مریض کو نفسیاتی الجھن میں مبتلا رکھتے ہیں بلکہ مسلسل تکلیف کا سامنا رہتا ہے۔ اس تکلیف کا باعث کیل مہاسوں کی سوزش ہوتی ہے۔ جو کیل مہاسوں کی اوپری سطح پھٹنے اور رسنے سے ہوتی ہے۔ پھر کیل مہاسے زخم کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

کیل مہاسے اسی فی صد کیسوں میں خود ہی ختم ہو جاتے ہیں بشرطیکہ مریض ان کو چھیڑنے سے اجتناب کرے اور ان کو نفسیاتی مسئلہ نہ بنالے۔ لڑکوں میں یہ عموماً چودہ سے سترہ سال کی عمر اور لڑکیوں میں سنِ بلوغت میں پوری شدت اختیار کرتے ہیں۔ لڑکوں میں اس مرض کا حملہ عموماً زیادہ شدید ہوتا ہے۔ کبھی تو ان کا زور بہت زیادہ ہوتا ہے اور کبھی کم لیکن بیس سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے کیل مہاسے خود بخود ختم ہو جاتے ہیں، اگر زیادہ دیر تک رہیں تو بدنما داغ دھبے چھوڑ جاتے ہیں۔ ان سے بچنے کے لیے ان کا علاج شروع میں ہی ہو جانا چاہیے، لیکن علاج کے لیے کسی قابل اور مستند ڈاکٹر کا انتخاب کریں۔ چند مریضوں میں کیل مہاسے شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ اسکی پہلی اور سب سے بڑی وجہ تو ہے نفسیاتی یا جذباتی دباؤ۔ پھر مریض یا مریضہ کے دوست اور سہیلیاں اس کو ان بھدے پن کا احساس دلاتے رہتے ہیں اور اسے مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ ان کے بارے میں سوچتا ہی رہے۔ بعض نوجوان ان کو اپنی شخصیت میں عیب سمجھنے لگتے ہیں اور تنگ آکر مختلف ٹوٹکے آزماتے رہتے ہیں۔ آخر کار یہ خراب ہو جاتے ہیں۔ انہیں دباتے اور ان میں سے مواد نکالتے رہتے ہیں۔ اس سے ان کے داغ دھبے مستقل صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ بعض لوگوں کی طبیعت میں ویسے بھی جذباتیت زیادہ ہوتی ہے اور وہ امتحانات وغیرہ کے نزدیک زیادہ گھبرا جاتے ہیں اور اس صورت میں بھی مہاسوں اور کیلوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح حیض کے دوران لڑکیوں میں یہ کیل مہاسے شدت اختیار کر لیتے ہیں کیونکہ ان تمام حالتوں میں ہارمونز زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔

اکثر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ چاکلیٹ، کریم، مکھن وغیرہ کھانے سے ان دانوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ درست نہیں۔ چند مخصوص کیسوں کے سوا مندرجہ بالا خوراکیں زیادہ نقصان دہ نہیں ہوتیں۔ یہ بات تو تسلیم شدہ ہے کہ متوازن غذا صحت کے لیے بہترین ہے اس لیے چاکلیٹ، بالائی مکھن، کریم وغیرہ اس مرض میں مضر نہیں لیکن اعتدال ضروری ہے۔ چند کیسوں میں چکنائی والی خوراک مضر بھی ہوتی ہے۔ اس لیے کسی حد تک پرہیز کرنا بہتر ہی ہے۔ غذا سادہ کھائیں۔ سبزیاں اور پھل زیادہ کھائیں۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے، چہرے کی چکنائی والے غدود اس مرض میں زیادہ چکنائی پیدا کرنے لگتے ہیں۔ اس لیے چکنی جلد کو دن میں دو تین بار کسی اچھے صابن سے دھوئیں اور پھر صاف تولیے سے تھپتھپا کر خشک کر لیں۔ رگڑیں ہرگز نہیں زیادہ زور سے رگڑنے سے یہ کیل مہاسے جلد کے اندر دھنس جاتے ہیں اور ان کا علاج مزید مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ چہرے کے نازک روؤں کا ٹوٹ جانا، زخم کا باعث بن جاتا ہے جو کہ داغ دھبے چھوڑ سکتا ہے۔ کیل مہاسوں کی شدت سے تنگ آیا ہوا مریض کوئی نہ کوئی کریم کلینزز (CLEANERS) (بقیہ صفحہ نمبر 18 پر)

ملحوظ خاص

قرآنی آیات اور احادیث کی اردو عربی تحریر میں اگر کمپوزنگ کی غلطی رہ گئی ہو تو ضرور اطلاع کریں، حتی المقدور کوشش کے باوجود بھی کہیں کمی بیشی ہو سکتی ہے، آپ کے ممنون ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق، سچ لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اولیاء کے مستند وظائف وعملیات

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ

رات کوخواب میں اصحاب کہف کو دیکھا۔ میں نے کہا ہم آپ کے اسماء تبرک کے طور پر لکھتے ہیں مگر کوئی تاثیر ظہور میں نہیں آتی، تو انہوں نے فرمایا، ہمارے نام گول دائرہ کی صورت میں لکھ کر قطمیر وسط دائرہ میں لکھا کریں

ہر ماہ کسی ایک بزرگ کی زندگی کے آزمودہ روحانی نچوڑ آپ عبقری میں پڑھیں

قرآن پاک جہاں روحانی امراض کے لیے نسخہ شفا ہے، وہاں جسمانی امراض کے لیے بھی شفا بخش ہے۔

تمام جسمانی امراض کا علاج: بارش کے پانی پر سورۃ فاتحہ ۷۰ مرتبہ آیت الکرسی ۷۰ مرتبہ، سورۂ اخلاص ۷۰ مرتبہ اور معوذ ۷۰ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اس پانی کو پینے سے تمام جسمانی امراض دور ہو جائیں گے۔ تمام رگوں، پٹھوں، گوشت اور ہڈی سے بیماریاں نکل جائیں گی۔

قوت حافظہ کا عمل: حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ نے مجھے قوت حافظہ کے لیے ارشاد فرمایا تھا کہ ایک طشتری میں زعفران سے پوری سورہ فاتحہ اور پوری سورۂ الملک اور آخر آیتیں سورۂ حشر کی اور پوری سورۃ واقعہ لکھ کر آب زم زم، بارش یا دریا کے پانی سے دھو کر اس پانی میں ۳ مثقال لوبان اور ۱۰ مثقال شہد خالص اور ۱۰ مثقال شکر ملا کر صبح صادق کے وقت تھوڑا تھوڑا کر کے پیو اور یہ پانی پی کر ۲ رکعت نماز پڑھو۔ دونوں رکعتوں میں سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھو۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اگر تم چالیس روز یہ عمل کر لو گے تو قوت حافظہ اس قدر بڑھ جائے گا کہ بیان سے باہر ہے۔

ایضاً: حضرت امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ جو شخص حافظ علوم بننے کا خواہش مند ہو۔ اس کو چاہیے کہ چینی کے برتن پر سورۃ الرحمٰن کی شروع کی آیتیں۔

﴿اَلرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ o عَلَّمَهُ الْبَيَانَ o اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ o وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ o (سورۃ الرحمٰن آیت نمبر 1 تا 6) لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ o اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ o فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ o ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ o (سورۃ القیمۃ آیت نمبر 16 تا 19) بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ o فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ o (سورۃ بروج آیت نمبر 21 تا 22)﴾، لکھ کر آب زم زم سے دھو کر بچہ کو پلائیں، مجرب ہے۔

ایضاً: حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے، کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا، کہ اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی پر ۷ بار آیت الکرسی لکھ کر چاٹ لو۔ جو بات سن لو گے، نہ بھولو گے۔

ضعف بصارت: جناب شیخ الاسلام والمسلمین حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے فرمایا، کہ جو شخص اپنے ہاتھوں کے دونوں انگوٹھوں پر ﴿فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ﴾ (سورۃ ق آیت نمبر 22) اور درود شریف ۷، ۷ بار پڑھ کر اور انگلیوں پر پھو کے اور اپنی آنکھوں پر پھیرے گا، اس کی آنکھوں کی روشنی بڑھے گی، اور آنکھوں کی تمام تکلیفیں جاتی رہیں گی۔

ایک شخص کو مدینہ منورہ میں ضعف بصارت کی اس حد تک شکایت ہوگئی تھی، کہ مطالعہ کتب اور تلاوت کلام پاک کے قابل نہ رہا تھا۔ کوئی دوا قوت بصر کی بھی دستیاب نہ ہو سکتی تھی۔ اُن کی روضہ مطہرہ میں ہندوستان کے ایک کامل سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ان کو جمعہ کی اذان اور خطبہ کے درمیان ﴿يَا بَصِيْرُ﴾ ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر دونوں انگوٹھوں پر تھتکار کر دونوں آنکھوں پر ملے، اور دعا پڑھے ﴿اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بَصَرِيْ بِحُرْمَةِ اِسْمِكَ الْبَصِيْرِ﴾ اس عمل پر مداومت سے ان کی آنکھوں کی بینائی بحال ہوگئی۔

عسر ولادت کا بیان: (1) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، کہ حضور ﷺ نے فرمایا، کہ عسر ولادت کے لیے چینی کے ایک پاک برتن پر یہ آیت لکھیں۔

﴿كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ o (سورۃ احقاف آیت نمبر 35) كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا o (سورۃ النزعت آیت نمبر 42) لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ (سورۃ یوسف آیت نمبر 111)﴾ اور اس تحریر کو پانی سے دھو کر عورت کو پلائیں اور ذرا سا پانی پیٹ اور پیڑو پر چھڑکیں۔

(2) مدینہ طیبہ میں ایک عورت کو عسر ولادت کی وجہ سے جان کا خطرہ ہوگیا تو میں نے ایک گلاس پر یہ آیتیں لکھ کر دیں۔ کلام الٰہی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مشکل حل کر فرمادی۔ وہ یہ آیات تھیں۔ پوری سورۃ فاتحہ، پوری سورۂ اخلاص کے بعد

﴿نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 82) لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ o (سورۃ حشر آیت نمبر 21) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّكَ﴾ پڑھ کر اس گلاس میں پانی مریضہ کو پلایا گیا۔ حق تعالیٰ نے فضل فرمایا۔

آگ کو سرد کرنے کا آسان عمل: (1) اگر کسی جگہ آگ لگ گئی، ایک کپڑے پر اسماء اصحاب کہف لکھ کر آگ کے بیچ میں ڈال دیں۔ آگ سرد ہو جائے گی۔ (2) اگر کوئی بچہ بہت روتا ہو، تو یہ اسماء لکھ کر بچے کے سرہانے گہوارہ میں رکھ دیں، رونا موقوف ہو جائے گا۔ (3) باغ اور کھیتی کی حفاظت کے لیے ایک کاغذ پر لکھ کر کسی لمبے بانس میں باندھ کر لٹکا دیں۔ (4) دردسر اور بخار، بادشاہ یا ظالم حاکم کے پاس جانے کے وقت اپنی داہنی ران پر باندھیں (5) عسر ولادت، پانی کے جہاز یا کشتی میں اپنی حفاظت کے لیے اسماء لکھ کر بائیں ران پر باندھیں۔

﴿يَمْلِيْخَا، مَكْشَلِيْنِيَا، مَثْلِيْنِيَا، مَرْنُوْش وَ بَرْنُوْش، شَاذُنُوْش، كَشْفَطَطْيُوْش وَ كَلْبُهُمْ قِطْمِيْرٌ﴾ حضرت ابوسعید مفتی خادمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے رات کو خواب میں اصحاب کہف کو دیکھا۔ میں نے عرض کی کہ ہم آپ کے اسماء تبرک کے طور پر لکھتے ہیں مگر کوئی تاثیر ظہور میں نہیں آتی، تو انہوں نے فرمایا، ہمارے نام گول دائرہ کی صورت میں لکھ کر قطمیر وسط دائرہ میں لکھا کریں۔

جلے ہوئے مریضوں کے لیے تحفہ

چند دنوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاؤں ٹھیک ہوگیا۔ نہ صرف جلد پر جلن اور جلنے کی تکلیف ختم ہوگئی بلکہ پاؤں پر کوئی نشان تک نہیں رہا۔ (تحریر: ادریس محمود..... کینٹ لاہور)

آپ بھی اپنے مشاہدات لکھیں صدقہ جاریہ ہے بے ربط ہی کیوں نہ ہوں تحریر ہم سنوار لیں گے۔

محترم و اجب الاحترام جناب حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی صاحب السلام علیکم!

جناب عالی میں آپ کی خدمت میں رتن جوت کے خواص و فوائد لکھ رہا ہوں جو کہ میرے والد مرحوم نے ہمیں بتائے اور انھیں انکے والد یعنی ہمارے دادا حضور نے بتائے۔

1- آج سے تقریباً 20 سال سے پہلے میرا چھوٹا بھائی جو کہ AC مکینک کا کوئی کورس کر رہا تھا۔ گھر میں کوئی چیز صحن میں رکھ کر جلا رہا تھا۔ جب آگ مدہم ہوئی تو اس پر پٹرول ڈالنے لگا۔ پٹرول ڈالتے ہی آگ بھڑک اٹھی۔ اس کی ٹانگ ٹخنے سے لیکر پینٹ سمیت گھٹنے تک جل گئی اور ٹانگ میں اُنگلی کی پور کے برابر گہرے گہرے زخم ہوگئے۔ اتنے گہرے کہ ان میں انگلی کی پور جا سکتی تھی۔ میری والدہ صاحبہ نے گھر میں رتن جوت پیس کر رکھی ہوئی تھی۔ رتن جوت 20 گرام 100 گرام تلوں کے تیل میں حل کر کے لگایا۔ چند ہی دنوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت سے تمام زخم ٹھیک ہوگئے بلکہ جسم پر نشان تک بھی نہ پڑا۔

2- کچھ عرصے کے بعد ہمارے ایک ملنے والے، جو کہ الیکٹریشن کا کام کرتے ہیں۔ بجلی کا کام کرتے ہوئے نہ جانے کس طرح ان کا سینہ اور گردن اور چہرہ بری طرح جل گئے۔ جوان لڑکا تھا غیر شادی شدہ، اسے بھی رتن جوت اور تلوں کے تیل والا نسخہ بتایا۔ تلوں کا تیل اگر میسر نہ ہو تو ناریل کا تیل بھی وہ فوائد دیتا ہے۔ چند دنوں میں اس لڑکے کا جلا ہوا سینہ، چہرہ اور گردن ٹھیک ہوگئے اور رفتہ رفتہ اب نشان بھی ختم ہوگئے ہیں۔ اور اب وہ ماشاء اللہ تین بچوں کا باپ ہے۔

3- آج سے تقریباً دس سال پہلے میری بیٹی کی عمر تین سال تھی۔ جو کہ ماشاء اللہ 13 سال کی ہے۔ گھر میں اس وقت ڈبے میں جو کہ (ڈالڈا گھی) کا تھا، تار باندھ کر پانی گرم کرتے تھے۔ میری بیوی نے پہلے بیٹی کو غسل خانے میں نہانے والی چوکی پر بیٹھنے کو کہا اور بعد میں پانی کا ڈبہ چولہے سے اتار کر ٹب میں ڈالنے لگی ٹب خالی تھا وہ پھسل گیا اور پانی چھلک کر زمین پر یعنی غسل خانے کے فرش پر گرا، بچی کا پاؤں اوپر اور نیچے سے جل گیا اور بیٹی یہی کہتی رہی میری ماما نے میرا پاؤں جلا دیا۔ فی الحال ہم اسے لے کر سی۔ ایم۔ ایچ چلے گئے۔ لیکن جب واپس آئے تو والدہ نے یہی نسخہ بتایا۔ میری بیوی ایک تو اس حادثے پر، بچی کی تکلیف کی وجہ سے پریشان تھی اور دوسری گھریلو نسخے پر۔

ہمارے ہمسائے کہنے لگے کہ آپ لوگ اس طرح بچی کا پاؤں خراب کر دیں گے۔ اس دور میں دیسی نسخوں پر عمل کر رہے ہیں۔ اتنی اچھی اچھی دوائیاں ہیں، وہ لگائیں۔ لیکن میں اسی طرح اللہ پر بھروسا کرتے ہوئے رتن جوت مزید لایا اور اس کی پسوائی خود ہاون دستے میں کی، جو کہ کافی مشکل ہے۔ اسے کپڑے سے چھانا اور ناریل کے تیل سے استعمال کیا۔ چند دنوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاؤں ٹھیک ہوگیا۔ نہ صرف جلد پر جلن اور جلنے کی تکلیف ختم ہوگئی بلکہ بیٹی کے پاؤں پر کوئی نشان تک نہیں رہا اور اب تو میری بیوی کسی بھی ملنے والے کو اگر اس تکلیف میں دیکھے یا کوئی جل جائے۔ تو فوراً نسخہ بتاتی ہے اور کہتی ہے میں بنا دوں آپ کو رتن جوت یعنی پسوائی کر دوں۔ حکیم صاحب یہ نسخے اور اس کا استعمال بالکل اس طرح ہمارا آزمودہ ہے۔ والسلام

ہلاکت کے اسباب (م۔ا..... راولپنڈی)

محترم حکیم طارق صاحب السلام علیکم! کے بعد عرض ہے کہ ماہنامہ عبقری کے قارئین کے لیے انمول موتی بھیج رہی ہوں۔ ماہنامہ عبقری میں ضرور شائع کریں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سابطؒ سے روایت ہے کہ جب کسی بستی والے چار چیزوں کو حلال سمجھنے لگتے ہیں تو ان کی ہلاکت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ (1) جب کہ وہ تول میں کمی کریں (2) پیائش میں کمی کریں (3) بکثرت زنا کرنے لگیں (4) سود کھانے لگیں

ماہ ربیع الاول کی نفلی عبادات

ربیع الاول کا سب سے اعلیٰ وظیفہ درود شریف کا ورد ہے لہذا اس ماہ میں کوشش کی جائے کہ کثرت سے درود پاک پڑھا جائے

۱۶ رکعت نوافل:۔ کتاب الاوراد میں لکھا ہے کہ جب ربیع الاول کا چاند نظر آئے اس رات کو سولہ رکعت نفل پڑھے۔ دو دو رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ جب فراغت پائے تو کل نفلوں کے بعد یہ درود شریف ایک ہزار بار پڑھے۔ ''**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ**۔'' ان نفلوں کی بہت فضیلت ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز اور درود شریف پڑھنے والے رسول اکرم ﷺ کی زیارت سے فیض یاب ہوں گے لیکن اس کا خیال رکھیں کہ باوضو سوئیں۔

۲۰ رکعت نوافل:۔ جواہر غیبی میں ہے کہ اس مہینہ میں بارہ روز تک روح مبارک ﷺ پر ہدیہ اس نماز کا بھیجتا رہے کیونکہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ اور تبع تابعینؒ بھی ان رکعتوں کا ثواب ہدیہ روح اقدس ﷺ کو بھیجا کرتے تھے اور وہ بیس رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں اکیس اکیس بار سورۃ اخلاص پڑھی جاتی ہے، اگر روزمرہ بارہ دن تک توفیق نہ ہو تو دوسری تاریخ اور بارہویں تاریخ ضرور ہی بیس رکعت بترکیب مذکورۃ الصدر پڑھ کر روح مبارکہ حضور اقدس ﷺ کو ہدیہ پہنچائے کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کو رسول اللہ ﷺ نے خواب میں جنت کی بشارت دی ہے اور حضور اقدس ﷺ کا دیکھنا اور بشارت دینا عین حقیقت ہے۔

وظیفہ درود شریف:۔ ربیع اول کا سب سے اعلیٰ وظیفہ درود شریف کا ورد ہے لہذا اس ماہ میں کوشش کی جائے کہ کثرت سے درود پاک پڑھا جائے۔ کتاب المشائخ میں لکھا ہے کہ جب چاند ربیع الاول کا نظر آئے، اسی شب سے تمام مہینے تک یہ درود شریف ہمیشہ ایک ہزار پچیس بار بعد نماز عشاء کے پڑھے گا تو حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھے گا۔ وہ درود شریف یہ ہے۔ ''**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ**'' ایک بزرگ کا قول ہے کہ جو شخص اخلاص کے ساتھ ربیع الاول میں سوا لاکھ مرتبہ مندرجہ بالا درود پاک پڑھے گا۔ اسے حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

خواتین پوچھتی ہیں؟

یہ صفحہ خواتین کے روزمرہ خاندانی اور ذاتی مسائل کے لیے وقف ہے۔ خواتین اپنے روزمرہ کے مشاہدات اور تجربات ضرور تحریر کریں۔ نیز صاف صاف اور مکمل لکھیں چاہے بے ربطی کیوں نہ لکھیں۔ (ام اوراق)

منہ پر ورم

میں میٹرک کی طالبہ ہوں، میرے ہاتھ پاؤں کے تلوے گرمی کے موسم شروع ہوتے ہی شدت سے جلنے لگتے ہیں۔ کبھی منہ پر ورم آ جاتا ہے۔ پیشاب ٹیسٹ کرایا، گر دے ٹھیک ہیں، میرے لیے کوئی دوائی تجویز کریں۔

(م۔ب۔کراچی)

☆ بی بی! آپ پانی کے کم از کم دس گلاس روز پیا کریں اور صبح نہار منہ زیادہ سے زیادہ پانی پئیں۔ گرم ترش چیزوں سے پرہیز کریں۔ ماہنامہ عبقری کے دفتر سے ٹھنڈی مراد منگوا کر صبح دوپہر اور شام کو ایک ایک چمچ سفوف لیں۔ انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ سبز ترکاریاں خوب کھائیے بڑا گوشت اور کھٹی چیزوں سے بہت زیادہ پرہیز کریں۔

اسپغول کا صحیح استعمال

صرف جواب:

☆ اٹک سے س۔الف کا مسئلہ ہے۔ آپ کے لیے اسپغول کا چھلکا نہیں بلکہ ثابت اسپغول مفید ہے۔ چھلکا کھانا چھوڑ دیجئے۔ میرے عزیز دوست محمد قاسم صاحب پشاور گئے تو وہاں ان کو کسی نے ''تارا میرا'' کے بیج اور اسپغول ثابت کا نسخہ بتایا۔ ایک چھٹانک ثابت اسپغول صاف کی ہوئی اور ایک چھٹانک تارا میرا کے بیج صاف کئے ہوئے بوتل میں اچھی طرح ملا کر رکھئے۔ صبح ناشتے سے پہلے ایک چمچی دواہتھیلی پر رکھئے اور سات بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرکے پانی کے ساتھ پھانکئے۔ اسپغول ثابت کوٹنا نہیں اور چبانا بھی نہیں۔ اسی طرح شام کو کھانے سے آدھا گھنٹہ پہلے نیم گرم دودھ کے ساتھ ایک چمچی دوا کھا لیجئے۔ اس سے آپ کے دائمی قبض کو آرام آئے گا۔ اسپغول کا چھلکا دودھ میں بھگوا کر اب استعمال نہ کیجئے۔ آپ باقاعدگی سے دونوں وقت یہ دوا لیجئے۔ گھئے کا سالن، ترکاری، ٹینڈے، پالک آپ کے لیے مفید ہیں۔ اب خرفے کا ساگ آجائے گا، وہ گوشت میں ڈال کر کھا سکتی ہیں۔ اس سے گوشت کی گرمی ختم ہو جاتی ہے۔

دانتوں سے خون آنا

☆ ایبٹ آباد سے ع م صاحبہ! اتنی سی عمر میں آپ کے دانت ہل رہے ہیں، یہ اچھی بات نہیں ہے۔ کیکر کی چھال کا منجن بنائیے۔ یا کیکر کی نرم مسواک استعمال کیجئے۔ صبح شام دودھ پیا کیجئے۔ دانتوں سے خون آرہا ہو تو آپ وٹامن سی 500 ملی گرام کی ایک گولی روزانہ کھائیے۔ گائے کا گوشت آپ اور آپ کی والدہ دونوں کے لیے مضر ہے۔ لیموں کی سکنجبین آپ کے لیے اچھی ہے۔ مالٹے، کینو وغیرہ خوب کھائیے۔ کیکر نہ ملے تو آپ نیم کی نرم مسواک بھی کر سکتی ہیں۔

مہندی کا رنگ زیادہ کیسے ہو

مہندی کس طرح زیادہ رنگ لا سکتی ہے؟

☆ 1709ء میں ایک ماہر نباتات ڈاکٹر لاسون نے مہندی پر ریسرچ کرکے اس کا موثر جزو دریافت کیا جو انہی کے نام پر لاسون کہلاتا ہے۔ اچھی مہندی وہی ہوتی ہے جس میں لاسون زیادہ ہو۔ رنگ زیادہ کرنے کے لیے اس میں سٹرک ایسڈ وغیرہ شامل کر دیا جاتا ہے۔ بطور دوا مہندی استعمال کرنی ہو تو آپ پتے خرید کر خود پیسئے۔ مہندی سے بال رنگنے کے لیے وقت کی ضرورت ہے۔ مہندی کا رنگ ایک دم نہیں چڑھتا کیونکہ اس کے لیے حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بالوں پر لگانے کے لیے آپ اچھی سبز تازہ مہندی کا انتخاب کیجئے۔ اس میں تھوڑا سا پھلوں کا سرکہ یا ایک لیموں کا رس ملائیے اور کچھ دیر کے لیے اسے رکھ دیجئے۔ آپ گہرا رنگ دینا چاہتی ہیں۔ ایک چمچہ سیاہ کافی یا چائے پکا کر اس کے پانی میں مہندی گھولئے۔ اخروٹ کی چھال یعنی دنداسہ کے ٹکڑے پانی میں چھ سات دن بھگو کر پانی پکا کر اس میں مہندی گھول سکتی ہیں۔ مٹھی بھر آملے لوہے کی کڑاہی میں بھگو کر، پانی پکا کر، چھان کر مہندی میں ڈال سکتی ہیں۔ آپ انار کے چھلکے، چمچہ بھر کلونجی، چمچہ بھر میتھی دانہ، ایک پیاز کے چھلکے، چائے کا ایک چمچ پانی میں ملا کر پکائیے۔ چھان کر اس میں ایک لیموں کا رس ملائیے۔ مہندی اس پانی میں گھول کر لگائیے۔ رنگ اچھا آئے گا۔

چقندر کا رس یا چقندر کے ٹکڑے پانی میں پکا کر مہندی میں ملائیے۔ سرخ شوخ رنگ آئے گا۔ تھوڑی سی ریوند چینی پیس کر ملائیے۔ اس سے بھی اچھا رنگ آتا ہے۔ وسمے کے پتے پیس کر ملانے سے بالوں کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔

جن کے بال خشک ہوں وہ مہندی میں ایک انڈا، ایک چمچ سرسوں کا تیل اور آدھے لیموں کا رس ملا کر لگائیں۔ اسے بال چمکدار ہو جاتے ہیں۔ مہندی لگا کر سر پر پلاسٹک کا لفافہ باندھئے یا پلاسٹک کیپ پہن کر تولیہ یا دوپٹہ لپیٹ لیجئے۔ اس طرح مہندی کا رنگ جلدی چڑھ جائے گا۔

عرق النساء یا شیاٹیکا درد

دو سال سے میں ایک موذی مرض میں مبتلا ہوں۔ ایک دو منٹ کے لیے کھڑی ہوتی ہوں تو بائیں ٹانگ سن ہو جاتی ہے۔ پاؤں کے ناخن سے لیکر کمر تک ایک نس کھینچی ہے جس سے ناقابل برداشت درد ہوتا ہے۔ میں حکیمی اور ایلوپیتھی علاج کرا چکی ہوں، کوئی آرام نہیں۔ روحانی علاج بھی کرایا۔ ایک جگہ پڑے رہنے سے جسم پھولتا جا رہا ہے۔ آپ کوئی علاج بتائیے؟ یہ مرض کیوں ہوتا ہے اور علاج کروانے پر ٹھیک بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ (روحی بانو۔ سیالکوٹ)

☆ اس مرض کو عرق النساء، لنگڑی کا درد یا شیاٹیکا کہتے ہیں۔ اس بیماری کی بڑی علامات کمر کے نچلے حصے میں شدید درد ہے۔ درد کمر سے لیکر ٹانگ تک جاتا ہے۔ کثرت سے تمباکو پینے، چوٹ لگنے، پسینے میں ہوا لگ جانے، ٹھنڈے مشروبات زیادہ استعمال کرنے یا سردی لگ جانے سے یہ مرض ہوتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کے مہرے ہل جائیں اور پٹھا بیچ میں آکر دب جائے تو پورے پٹھے میں درد ہوتا ہے۔ یہ پٹھا ریڑھ سے شروع ہو کر پیر تک آتا ہے اور اس میں درد ہوتا ہے۔ بعض دفعہ پھسلنے، جھک کر فوراً اٹھنے پر یا جوڑوں کے درد کی وجہ سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اسکا جدید علاج اس طرح کیا جاتا ہے۔

آرام:۔ مریض کو آرام کرنا چاہیے۔ بستر نرم، گدے والا نہ ہو بلکہ سخت ہونا چاہیے۔ لکڑی کے تخت پر سوئیں یا فرش پر بستر بچھالیں۔ اس سے آرام محسوس ہوگا۔

فزیوتھراپی مساج:۔ آج کل فزیوتھراپی بھی کامیاب رہتی ہے۔ ہسپتال میں اس کا علیحدہ شعبہ ہوتا ہے۔ فزیوتھراپی کی مشینوں پر مریض کو حرارت سے سکون ملتا ہے۔ کچھ ورزشیں اور مساج کرنے سے درد میں کمی ہو جاتی ہے۔ کسی معالج سے علاج کرانا چاہیے۔ حکمت میں بھی ایسی دوائیں موجود ہیں جن سے یہ تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ آپ کلونجی صاف کرکے باریک پیس کر رکھ لیجئے۔ صبح گرم پانی کے ایک پیالے میں ایک چمچ شہد ملا کر اس کے ساتھ تین گرام کلونجی روزانہ کھائیے۔ کلونجی میں موت کے سوا ہر مرض سے شفا ہے۔

دنیا بدل گئی

وہ بھوکا بھی تھا اور اس کا گھوڑا بھی بھوکا تھا مگر اس کے پاس دام نہیں تھے۔ ایک عورت گئی اور دس درہم لا کر مسافر کو دیئے اور کہا یہ رقم میں نے اپنے کفن دفن کے لیے رکھی تھی

(تحریر: حاجی صاحب۔فیصل آباد)

ایک شخص کو جب روزگار کی تنگی نے آلیا تو اس نے اپنے شہر سے ہجرت کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس نے اپنی بیوی اور اکلوتی بیٹی کو اللہ تعالیٰ سبحانہ کے سپرد کیا اور خود دوسرے شہر کے لیے روانہ ہوگیا۔ اس کے پاس صرف ایک گھوڑا تھا۔ جب رات ہوئی تو وہ ایک سرائے میں اترا۔ باہر چارپائی پر بیٹھ گیا اور گھوڑے کو باندھ دیا۔ وہ سرائے ایک عورت چلاتی تھی اور اس کی واحد مالک تھی۔ مسافروں کو رہائش اور کھانا بھی خود ہی مہیا کرتی تھی۔ اس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ جب اس نے ایک مسافر کو بیٹھے دیکھا تو پوچھا کہ وہ کھانا کھائے گا؟ مگر مسافر چپ رہا اور کوئی جواب نہ دیا۔ وہ عورت چلی گئی۔ کچھ دیر کے بعد وہ پھر آئی اور کھانے کا پوچھا۔ مسافر نے عرض کیا کہ وہ بھوکا بھی ہے اور اس کا گھوڑا بھی بھوکا ہے۔ مگر اس کے پاس دام نہیں ہیں۔ عورت چلی گئی اور دس درہم لا کر مسافر کو دیے اور کہا یہ رقم میں نے اپنے کفن دفن کے لیے رکھی تھی، تجھ کو دیتی ہوں اگر ہو سکے تو تو واپس کر دینا اور مسافر کو اپنے پاس سے کھانا بھی کھلایا اور گھوڑے کو گھاس خرید کر ڈالی۔ اب خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ مسافر کسی دوسرے شہر چلا گیا اور اس نے اس دس درہم سے کاروبار شروع کیا۔ کاروبار چل نکلا اور وہ اس شہر کا امیر کبیر شخص بن گیا۔ ایک روز اس کے شہر سے ایک قافلہ آیا اور اسے اس کی بیوی کا خط دیا جس میں لکھا تھا کہ آپ کی بیٹی جو آپ شیر خوار چھوڑ گئے تھے، اب جوان ہوگئی ہے۔ اس کی شادی کرنی ہے۔ خود بھی آجائیں اور رقم کا بندوبست بھی کر کے آئیں۔ اس تاجر نے اپنا کاروبار سمیٹا اور نقد رقم لیکر گھوڑے پر سوار ہو کر عازم وطن ہوا۔

اللہ تعالیٰ سبحانہ کی شانِ کریمی، چلتا ہوا اس سرائے میں پہنچا جو کہ عورت چلاتی تھی۔ اس نے لوگوں کے بارے اس عورت کے متعلق دریافت کیا۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ عورت سخت بیمار ہے۔ تاجر نے سوچا کہ چلو اس کی عیادت بھی کرتے ہیں اور اس کا قرضہ بھی واپس کر دیتے ہیں۔ جب وہ عورت کے پاس پہنچا تو وہ انتقال کر چکی تھی۔ اب اس تاجر نے اس کی تجہیز و تکفین بہت شان دار طریقہ سے کی اور خود اسے اپنے ہاتھوں سے لحد میں اتارا۔ رات کو تاجر جب سونے لگا تو اس نے دیکھا کہ اس کی رقم والی تھیلی غائب ہے۔ جب اس نے خوب غور کیا تو اسے پتہ چلا کہ وہ تھیلی تو اس عورت کو قبر میں اتارتے وقت لحد میں گر گئی ہے۔ اب اس نے قبرستان کا رخ کیا چونکہ ابھی قبر تازہ تھی لہٰذا اسے قبر کھولنے میں کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ جب وہ قبر میں اترا تو بجائے اس عورت کی میت کے ایک دروازہ پایا جو نیچے کو کھلا ہوا تھا۔ وہ لاشعوری طور پر دروازے میں داخل ہوگیا۔ دیکھا کہ وہاں نہایت خوبصورت باغ ہے۔ اس میں ایک درخت کے سایہ میں ایک نہایت حسین و جمیل لڑکی بیٹھی ہے اور اس کے اردگرد بہت سی خادمائیں ہیں۔ اس لڑکی نے اس تاجر کو پہچان لیا اور اسے رقم کی تھیلی دیتے ہوئے کہا کہ یہ تھیلی لو اور جتنی جلدی ہو قبر سے باہر نکل جاؤ۔ میں وہی سرائے والی عورت ہوں۔ تاجر قبر سے باہر آگیا۔ جب سرائے میں پہنچا تو وہاں سرائے کا نام و نشان نہیں تھا۔ وہاں ایک خوبصورت شہر آباد تھا۔ جب لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ کسی قدیم زمانے میں یہاں ایک سرائے ہوا کرتی تھی، جس کی مالک ایک عورت تھی۔ جب وہ مر گئی تو ایک امیر کبیر تاجر نے اس کی تجہیز و تکفین نہایت شاندار طریقہ سے کی اور وہ تاجر دوسرے دن اپنے گھر کو روانہ ہوگیا۔ اب وہ تاجر بہت پریشان تھا کہ دنیا ہی بدل گئی تھی۔ وہ ایک بزرگ کے پاس گیا اور ساری داستان بیان کی۔ اس بزرگ نے اسے کہا کہ وہ شاہ حضرت عبدالعزیزؒ صاحب محدث دہلوی کے پاس دہلی چلا جائے۔ وہ اس کا حل بتائیں گے وہ تاجر شاہ صاحبؒ کے پاس دہلی پہنچا اور شروع سے لیکر آخر تک پورا قصہ بیان کیا۔ تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ آخرت کا ایک لمحہ اس دنیا کے ہزاروں سال کے برابر ہوتا ہے۔ اب وہ مکہ معظمہ چلا جائے اور بقیہ زندگی وہاں بسر کرے وہ تاجر مکہ معظمہ چلا گیا اور باقی زندگی وہاں گزار دی۔

کیا آپ بابرکت، کشادہ، رزق چاہتے ہیں

جو شخص بعد نماز مغرب سورۃ واقعہ کی تلاوت کرتا رہیگا۔ وہ کبھی بھی کسی کا محتاج نہیں ہوگا

☆ سال بسال ہر ربیع الاول کے مہینے کی ہر جمعرات کو ذیل کا عمل کرنے سے انشاء اللہ سال بھر اس کی روزی میں برکت رہے گی اور تنگدستی کافور ہو جائے گی عمل یہ ہے:۔ گلاب کا ایک شگفتہ پھول لیکر اول تین بار درود شریف پڑھے پھر اکیس اکیس مرتبہ **اَللّٰہُ نَاصِرٌ** اور **اَللّٰہُ حَافِظٌ** اور **اَللّٰہُ الصَّمَدُ** سو مرتبہ پھر تین بار درود شریف پڑھ کر پھول پر دم کرے اور ہر وقت اس کو سونگھتا رہے جب پھول سوکھ جائے تو کھالے۔

☆ سورۃ القدر کثرت کے ساتھ پڑھے اور بعد فراغت سات بار یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ "**اَللّٰھُمَّ یَامَنْ یَلْتَفِی مَنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا وَلَا یَلْتَفِی مِنْ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِہٖ یَا اَحَدَ مَنْ لَا اَحَدَ لَہٗ اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا فِیْکَ وَ خَابَتِ الْاَ عْمَالُ اِلَّا فِیْکَ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ . اَغِثْنِیْ**۔ لفظ "اغثنی" کو سات مرتبہ کہنا چاہیے۔ اگر اکتالیس دن تک متواتر بلا ناغہ اکتالیس مرتبہ روزانہ تہجد کے وقت پڑھے گا تو رزق کے دروازے اس پر کھول دیئے جائینگے۔ (انشاء اللہ)

☆ اول دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد حسب ذیل آیت پڑھے: **وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا ھُوَ** (سورۃ الانعام آیت نمبر 59) آخر تک پھر دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد **وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا** (سورۃ ھود آیت نمبر 6) آخر تک۔ سلام کے بعد **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْغَفُوْرَ الرَّحِیْمَ** کثرت کے ساتھ پڑھے۔ ان شاء اللہ رزق میں فراخی نصیب ہوگی اور وہ شخص کبھی محتاج نہیں ہوگا۔ ان شاء اللہ چاہیے کہ ہفتے میں ایک بار یہ نماز پڑھ لیا کرے۔

☆ سورۃ واقعہ کو بعد از نماز مغرب کم از کم دو دفعہ پڑھنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص بعد نماز مغرب سورۃ واقعہ کی تلاوت کرتا رہیگا۔ وہ کبھی بھی کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔

(بحوالہ" کالی دنیا، کالا جادو، وظائف اولیاء اور سائنسی تحقیقات۔" مشکلات، لاعلاج بیماریوں اور کالے جادو کے ڈسے اس کتاب کا مطالعہ کریں)

جو شخص راہ ہدایت پر چلے گا اس کے لیے نہ دنیا میں کوئی ڈر ہے اور نہ وہ آخرت میں ہی غمگین ہوگا

بدصورت انگلیاں | جلدی خارش | نکسیر جاری ہوگئی | جریان کیا ہے؟ | منہ سے خون

پہلے ان ہدایات کو غور سے پڑھیں: ان صفحات میں امراض کا علاج اور مشورہ ملے گا توجہ طلب امور کے لئے پتہ لکھا ہوا جوابی لفافہ ہمراہ ارسال کریں۔ لکھتے ہوئے اضافی گوند یا ٹیپ نہ لگائیں کھولتے ہوئے خط پھٹ جاتا ہے۔ رازداری کا خیال رکھا جائے گا۔ روحانی مسائل کے لئے علیحدہ خط لکھیں۔ نام اور شہر کا نام یا مکمل پتہ خط کے آخر میں ضرور تحریر کریں۔ نوجوانوں کے خطوط احتیاط سے شائع کیے جاتے ہیں ایسے خطوط کے لئے جوابی لفافہ لازم ہے کیونکہ اکثر خطوط اشاعت کے قابل نہیں ہوتے۔ **نوٹ:** وہی غذا کھائیں جو آپ کے لئے تجویز کی گئی ہے۔

ناک کی ہڈی

(فاطمہ۔۔۔سیالکوٹ)

چند ماہ پہلے میں نے ناک کی ہڈی بڑھنے پر اس کا اپریشن کرایا ہے، لیکن کسی نے کہا کہ یہ ہڈی دوبارہ بڑھ جاتی ہے۔ یہ بات سن کر کافی فکرمند ہوگئی ہوں۔ کیا واقعی یہ بات درست ہے؟ برائے مہربانی ناک کی بڑھی ہوئی ہڈی کا مستقل علاج عنایت فرمایئے۔

جواب:۔ جی ہاں، اکثر و بیشتر یہ ناک کا آپریشن بے فائدہ رہتا ہے۔ ان دنوں ناک کا آپریشن ایک فیشن بن گیا ہے۔ ایک زمانے میں اپنڈکس کا آپریشن فیشن تھا۔ حالات نے ثابت کردیا کہ وہ اشد غلط تھا۔ آنے والا وقت بتائے گا کہ ناک کا آپریشن بھی غلط ہے، صحیح علاج ناک کا غسل ہے۔ نمک اور گرم پانی سے ناک کو غسل دینا ناک کے ورم کو دور کردیتا ہے۔ یہ علاج شافی ہے۔ چارٹ سے غذا نمبر 2 کو استعمال کریں۔

ناخن نہیں بڑھتے

(تسنیم رانا۔۔۔فیصل آباد)

عمر ۲۰ سال، ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کے ناخن بڑھنے کی رفتار بہت کم ہے اس وجہ سے خاص طور پر ہاتھ کی انگلیاں بدصورت ہوگئی ہیں۔ محفل میں اپنے ہاتھوں کو چھپا کر رکھنے کی کوشش کرتی ہوں۔ احساس کمتری کا شکار بھی اس وجہ سے ہو گئی ہوں۔ کوئی ایسا علاج بتایئے کہ میرے ناخن دوسری لڑکیوں کی طرح بڑھنے لگیں اور خوبصورت ہو جائیں۔

جواب:۔ ناخن کا تعلق دورانِ خون سے ہے۔ خون جب انگلیوں کے پوروں سے گزرتا ہے تو خون کے سفید ذرات یہیں رک جاتے ہیں۔ ان سے ناخنے بنتے ہیں۔ ہوسکتا ہے دورانِ خون کا کوئی نقص ہو، مگر بہ ظاہر آپ کے ناخن مریض ہیں۔ ان کے مرض پر توجہ کرنی چاہیے۔ ممکن ہے کہ ان میں فنگس کا اثر ہوگیا ہو۔ مناسب ہے کہ کسی ماہر سے مشورہ کر لیں۔ ایک تدبیر گھیکوار کا گودا لگانا ہے۔ رات کو سوتے وقت یہ گودا ناخنوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ ماہ دو ماہ میں ناخنوں کا مرض دور ہو جائے اور چارٹ سے غذا نمبر 3-4 کو استعمال کریں۔

کمر میں درد

(نورین۔۔۔کوئٹہ)

عمر ۲۹ برس، ایک کالج میں لیکچرار ہوں۔ کلاس میں طالبات کو کھڑے ہو کر لیکچر دیتی ہوں۔ اس وجہ سے کچھ عرصے سے کمر کے نچلے حصے میں درد ہونے لگا ہے۔ بستر پر لیٹے بغیر آرام نہیں ملتا۔ کیا اس درد کے لیے طب اسلامی میں کوئی مرہم یا بوٹی ہے جس کے استعمال سے اس درد کی تکلیف سے نجات مل جائے؟

جواب:۔ آپ عبقری کی ''سکونی'' استعمال کریں۔ ۲ کیپسول صبح، ۲ کیپسول رات کو، ۱۵-۲۰ دن کھا لیجئے۔ اس سے تکلیف رفع ہو جائے گی۔ چارٹ سے غذا نمبر 1 استعمال کریں۔

جلدی خارش

(محمد دلاور خان۔۔۔کوٹ ادو)

عمر ۲۰ برس، عرصہ ایک سال سے مجھے جلدی خارش کی شکایت ہوگئی ہے۔ کھجلانے پر زخم بن جاتے ہیں۔ اسکی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ حکیم صاحب! کوئی مناسب سا علاج تجویز فرمایئے۔

جواب:۔ آپ پہلے دو کام کیجئے: گائے کا گوشت بالکل ترک کردیجئے۔ یہ بڑی خطرناک چیز ہے۔ اور پاکستان میں گائے کا گوشت تو انسانوں کے کھانے کا ہوتا ہی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ آپ اگر مٹھائیاں زیادہ کھاتے ہیں تو ان میں کمی کردیجئے۔ قرص زرد (یہ ہلدی سے بنتے ہیں) ایک قرص روزانہ رات کو کھایئے۔ دو تین ہفتے یہ علاج جاری رکھیں۔ عبقری کی مرہم سکونی بھی اچھی مرہم ہے۔ چارٹ سے غذا نمبر 3-4 کو استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

دل کی تیز دھڑکن

(ذیشان احمد۔۔۔تربت)

عمر ۲۱ سال برس ہے۔ میرا دل بہت دھڑکتا ہے، سانس پھول جاتا ہے۔ تھوڑا سا دوڑوں یا اچانک کوئی بری خبر سن لوں تو دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔ علاج بہت کرایا، لیکن وقتی فائدہ ہوتا ہے۔ امید ہے کوئی مفید و موثر علاج بتائیں گے۔

جواب:۔ بظاہر آپ قلب کی کمزوری کا شکار لگتے ہیں۔ ویسے یہ شکایات جسم میں خون کی کمی کا نتیجہ بھی ہوسکتی ہیں۔ مناسب ہوگا کہ آپ اپنا مناسب چیک اپ کرالیں تاکہ اصلی سبب کا کھوج لگ سکے۔ محض تجویز کردہ دوا پر انحصار مناسب نہیں۔ امراض قلب کے خصوصی شعبے سے رجوع کرکے اپنی مرض کی تشخیص کرالینی چاہیے۔ اس طرح جلد صحت یاب ہو جائیں گے۔ اس وقت تک عمدہ قسم کے عرق گلاب (نصف پیالی) میں ۲۰، ۲۵ کشمش رات کو بھگو دیں۔ اس عرق اور کشمش کا صبح ناشتے سے پہلے استعمال مفید رہے گا اور چارٹ سے غذا نمبر 3-4 کو استعمال کریں۔

نکسیر جاری ہوگئی

(عبدالرحمٰن میمن۔۔۔آزاد کشمیر)

کچھ عرصہ سے میری نانی کی ناک سے خون بہنا شروع ہوگیا ہے۔ یہ سلسلہ وقفے وقفے سے ہوتا ہے۔ معالجین کا کہنا ہے کہ ان کا بلڈ پریشر بہت بڑھ جاتا ہے، اس لیے ناک سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ ہم کافی پریشان ہیں، کوئی مناسب علاج بتایئے۔

جواب: ہاں، محترم ڈاکٹر صاحبان کی رائے صحیح ہے۔ آپ محترمہ نانی جان کو مشورہ دیں کہ وہ آلو بخارہ خشک ۵ عدد رات کو آدھا گلاس پانی میں بھگو دیں۔ صبح گٹھلیاں پھینک دیں اور باقی سب پی لیں۔ اس سے بلڈ پریشر کم ہو جائے گا۔ یہ ایک اچھا علاج ہے۔ کھانے میں ہرا گھیا زیادہ سے زیادہ نوشِ

جان فرمائیں۔ ہرا گھیا حضور نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ غذا تھی۔ چارٹ سے غذا نمبر 6 کو استعمال کریں۔

منہ سے خون

(زاہدہ بتول۔۔۔فیصل آباد)

میں جب بھی کلی یا وضو کرتی ہوں تو منہ سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے وضو کرنے میں خاص طور پر پریشانی ہوتی ہے۔ حالانکہ روزانہ صبح کو ٹوتھ پیسٹ سے دانت اچھی طرح صاف کرتی ہوں۔ رمضان میں دانت مزید حساس ہو جاتے ہیں۔ کیا علاج کیا جائے؟

جواب:۔ محترمہ، یہ آپ کا مسئلہ توجہ چاہتا ہے۔ سب سے پہلی بات یہ کہ گائے بھینس کا گوشت بالکل ترک کر دیجئے۔ یہ گوشت مسوڑھوں کا دشمن ہے۔ آپ کو وٹامن سی کی ضرورت ہے۔ ۵۰۰ ملی گرام کی ایک ٹکیہ کافی دنوں تک روزانہ کھائیے۔ کوشش کر کے صبح وشام مسواک کرنے کی عادت کو اپنائیں۔ سنت سمجھ کر مسواک کرنے سے تقریباً ڈیڑھ ہفتے کے دوران ہی منہ سے خون آنا بند ہو جائے گا اور چارٹ سے غذا نمبر 5-8 کو استعمال کریں۔ ان شاءاللہ بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔

جریان کیا ہے؟

(حبیب نواز، عبدالمجید۔ العین دبئی)

میں جریان کے بارے میں ذرا تفصیل سے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ ازراہ کرم مجھے اس کے اسباب، علامات اور علاج کے بارے میں بتا دیجئے۔

جواب:۔ یہ نوجوانوں کا مسئلہ ہے اور زیادہ تر یہ وہم اور فکر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مرد کا جوہر ایک تھیلی میں رہتا ہے۔ جب یہ تھیلی لبالب بھر جاتی ہے تو مادہ چھلکتا ہے اور باہر نکل جاتا ہے۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے اسے بھول جانا چاہیے۔ غلطیوں کے نتیجے میں ایسا ہوتا ہے کہ حس بڑھ جاتی ہے۔ اس بڑھی ہوئی حس کی وجہ سے یہ مادہ خارج ہو سکتا ہے۔ اس کا علاج احتیاط ہے۔ غلطیاں نہ کی جائیں، خود بخود حالات اعتدال پر آجاتے ہیں۔ لوگ اسے خواہ مخواہ مرض بتا دیتے ہیں اور دوائیں کھلا کھلا کر نئے نئے مسائل پیدا کرتے ہیں۔ ان سے بچنا چاہیے۔ اگر مرض زیادہ ہو تو نوجوانوں کے روگ کورس کو استعمال کریں۔

چھوٹی عمر میں کمر درد

عمر ۲۰ سال، ایک سال سے صبح بیدار ہونے پر کمر میں درد ہوتا ہے جو کچھ دیر بعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ برائے مہربانی کوئی نسخہ تجویز فرمائیے۔ (ندیم کریم۔ لانڈھی)

جواب: ذرا غور فرمائیے ۲۰ سال کی عمر میں درد ہو رہا ہے۔ جو کہیں ۷۰۔۸۰ سال کی عمر میں ہونا چاہیے۔ ندیم کریم صاحب! ایسا لگتا ہے کہ آپ کا پلنگ ڈھیلا ہے۔ اس کی ادوان کسی ہوئی نہیں ہے۔ جھول سی چارپائی میں کمر مڑی رہتی ہے جب کہ انسان کا صحیح انداز کمر کو سیدھا رکھنا ہے۔ زمین پر یا پھر تخت پر سونے کی عادت کو اپنائیں۔ کچھ عرصہ زمین یا تخت پر سونے سے بہت زیادہ افاقہ ہوگا اور ہارڈ بیڈ پر کمر سیدھی رہے گی، تو یہ درد نہیں ہوگا۔ چارٹ سے غذا نمبر 2-3 کو استعمال کریں۔

مریضوں کی منتخب غذاؤں کا چارٹ

غذا نمبر 1	غذا نمبر 2
مٹر، لوبیا، ارہر، موٹھ، ہرا چھولیا، کچنار، سبز مرچ، کوئی ترشی باجرے کی روٹی، بوڑھ کی داڑھی یا انجبار کا قہوہ، اچار لیموں، مربہ آملہ، مربہ ہریڑ، مربہ بہی، مونگ پھلی، شربت انجبار، سکنجبین، جامن، فالسہ، انار ترش، آلوچہ، آڑو، آلو بخارا، چکوترا، ترش پھلوں کا رس	انڈے کی زردی، بڑا گوشت، مچھلی بیسن والی، چنے، کریلے، ٹماٹر، حلیم، بڑا قیمہ اور اس کے کباب، پیاز، کڑھی، بیسن کی روٹی، دارچینی، لونگ کا قہوہ، سرخ مرچ، چھوہارے، پستہ، بھنے ہوئے چنے، جاپانی پھل، ناریل خشک، مویز (منقی)، بیسن کا حلوہ، عناب کا قہوہ
غذا نمبر 3	**غذا نمبر 4**
بکری یا مرغی کا گوشت، پرندوں کا گوشت، میتھی، پالک، ساگ، بینگن، پکوڑے، انڈے کا آملیٹ، دال مسور، ٹماٹو کیچپ، مچھلی شوربہ والی، روغن زیتون کا پراٹھا میتھی والا، لہسن، اچار ڈیلے، چائے، پشاوری قہوہ، قہوہ اجوائن، قہوہ تیز پات، کلونجی، کھجور، خوبانی خشک۔	دال مونگ، شلجم پیلے، مونگرے، چھوٹا مغز اور پائے، نمکین دلیہ، آم کا اچار، جو کے ستو، کالی مرچ، مربہ آم، مربہ ادرک، حریرہ بادام، حلوہ بادام، قہوہ، ادرک شہد والا قہوہ سونف، پودینہ، قہوہ زیرہ سفید، زیرے کی چائے، اونٹنی کا دودھ، دیسی گھی، پپیتہ، کھجور تازہ، خربوزہ، شہتوت، کشمش، انگور، آم شیریں، گلقند دودھ، عرق سونف، عرق زیرہ، مغز اخروٹ
غذا نمبر 5	**غذا نمبر 6**
کدو، ٹینڈے، حلوہ کدو، گاجر، گھیا توری، شلجم سفید، دودھ میٹھا، امرود، گرما، سردا، خربوزہ پھیکا، مربہ گاجر، حلوہ گاجر، انار شیریں، انار کا جوس، خمیرہ گاؤزبان، عرق گاؤزبان، انجیر، قہوہ گل سرخ، بالائی، حلوہ سوجی، دودھ سویاں، میٹھا دلیہ، بند، رس، ڈبل روٹی، دودھ جلیبی بسکٹ، کسٹرڈ، جیلی، برفی، کھویا، گنڈیریاں، گنے کا رس، تربوز، شربت بزوری، شربت بنفشہ	کدو، کھیرا، شلجم سفید، ککڑی، سیاہ ماش کی دال، بیٹھا، کھچڑی، ساگودانہ، فرنی، گاجر کی کھیر، گجریلہ، چاول کی کھیر، پیٹھے کی مٹھائی، لوکاٹھ، کچی لسی، سیون اپ، دودھ، مکھن، میٹھی لسی، الائچی بہی دانہ والا ٹھنڈا دودھ، مالٹا، مسمی، میٹھا، ایلچی، کیلا، کیلے کا ملک شیک، آئس کریم، فالودہ، فروٹر، شربت صندل، عرق کاسنی، شریفہ۔
غذا نمبر 7	**غذا نمبر 8**
اروی، بھنڈی، آلو، ثابت ماش، کیلے کا سالن، انڈے کی سفیدی، پھلی دار سبزیاں، سلاد کے پتے، لسوڑھے کا اچار، بگوگوشہ، ناشپاتی، تازہ سنگھاڑے، شکر قندی، ناریل تازہ، قہوہ بڑی الائچی، شربت گوند، گوند کتیرا اور بالنگو، سیب	آلو گوبھی، خرفہ کا ساگ، کدو کا رائتہ، بند گوبھی اور اس کی سلاد، دہی بھلے، آلو چھولے، مکئی کی روٹی، مٹر پلاؤ، چنے پلاؤ، مربہ سیب، مربہ بہی، خمیرہ مروارید، سبز بیر، بھنے ہوئے آلو، سنگترہ، انناس، رس بھری

بڑی بوڑھیوں کے آزمودہ گھریلو ٹوٹکے آپ کے لیے

گھر بنانے، گھر سجانے، گھر سنوارنے اور گھر بھر کی صحت کے لیے ضرور یہ ٹوٹکے استعمال کریں

دیواروں پر سے پنسلوں کے نشانات

(مرسلہ: روبینہ ناز روبی۔۔۔فیصل آباد)

ننھے بچے بعض اوقات پنسلوں سے دیواروں پر نشانات لگا دیتے ہیں ان کو صاف کرنے کے لیے ٹھنڈے پانی میں کپڑا ڈبو کر اس پر سہاگہ چھڑک کر نشانات زدہ حصوں پر رگڑنے سے دیواریں صاف ہو جاتی ہیں۔

مچھروں کو بھگانے کا طریقہ

تلسی کے پتوں کے رس کو اپنے جسم پر مل لینے سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔

انڈوں کو دیر تک تازہ رکھنا

کچھ خواتین انڈوں کو نمک میں دبا دیتی ہیں۔ اس طرح وہ تازے رہتے ہیں۔ پہلے زمانے میں خواتین انڈوں کو ریت کے نیچے دبا دیتی تھیں اور اس ریت پر روزانہ پانی کا چھڑکاؤ کرتی تھیں اس طرح انڈے کافی مدت تک غذائیت سے بھرپور رہتے تھے۔

اگر زہریلا کیڑا کاٹ لے

اگر کوئی زہریلا کیڑا جسم کے کسی حصے پر کاٹ لے تو اس کا فوری علاج یہ ہے کہ اس جگہ جہاں کیڑے نے کاٹا ہو۔ لیموں کا رس ٹپکا دیں، فوری آرام آجائے گا۔

نیل پالش ریموور

آپ نیل پالش ریموور گھر پر آسانی کے ساتھ تیار کر سکتی ہیں اور پیسے بھی بچا سکتی ہیں۔ ایک بوتل اصلی ''ایسی ٹون'' (Acctone) کی کیمسٹ سے خرید لیں اور اس میں چار پانچ قطرے کسٹرائل ملا دیں۔ پالش ریموور تیار ہو جائے گی۔

دیمک لگ جائے

جس جگہ دیمک لگ جائے وہاں مٹی کے تیل میں تارکول ملا کر لگا دیں دیمک فوراً بھاگ جائے گا۔ نیم کے خشک پتوں کی دھونی دینے سے دیمک ختم ہو جاتا ہے۔

چائے کے داغ

چائے کے داغ دور کرنے کے لیے سہاگہ، گرم دودھ اور گلیسرین مفید ہیں ان میں سے کوئی بھی ایک چیز لگا کر داغ دور کر سکتے ہیں۔

شیر خوار بچوں کے لیے مفید مشورے

(ایم۔شاہد تھرا تونسہ)

(1) بچے کے منہ پر کھانسنے اور چھینکنے سے پرہیز کریں۔ (2) بچے کے منہ کا بوسہ لینے سے آپ خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی اسکی تاکید کریں (3) تیز روشنی سے بچے کی آنکھ کی حفاظت کرنے میں کبھی غفلت نہ کیجئے (4) بچے کو کتے، بلیوں یا گندے کھلونوں سے کبھی نہ کھیلنے دیجئے (5) مکھیوں اور مچھروں سے بچے کی حفاظت کیجئے۔ (6) بچے کی پیٹھ کو سہارا دیے بغیر کبھی نہ اٹھایئے۔ (7) بچے کو ہر روز پاخانہ کرنا چاہیے، اس کا خیال رکھیں۔ (8) بچے کو گرم موسم میں خاص طور پر پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکو ہرگز نہ بھولیے۔ (9) بچے کے جسم اور جوڑوں پر پاؤڈر لگانے میں غفلت نہ کیجئے (10) پیدا ہونے کے بعد فوراً اور پھر روزانہ بچے کی آنکھیں صاف کرنا ہرگز نہ بھولیں۔

بالوں کے لیے آسان نسخہ (مسز ظفر۔ بخند تلہ گنگ)

بیری کے پتے باریک کوٹ کرانکے ساتھ سر دھوئیں تو بھی بال مضبوط ہونگے۔ تلوں کے پتے آجکل آسانی سے مل سکتے ہیں۔ پانی میں ڈالیں تو بالکل شیمپو کی طرح ہو جائینگے۔ بال خوبصورت اور چمکدار ہو جائیں گے۔

سر کی خشکی کے لیے:۔ کم خرچ نسخہ، جو آزمایا ہوا ہے۔ لوکی کدو کا پانی 8 تولہ۔ خالص تلوں کا تیل 2 تولہ۔ لوکی کدو کا پانی نکال کر تلوں کا تیل شامل کر دیں اور ہلکی آنچ پر جوش دیکر پانی جلا دیں۔ روغن صاف کر کے شیشی میں رکھ دیں۔ بوقت ضرورت استعمال کریں اس سے نہ صرف خشکی دور ہوگی بلکہ بال مضبوط اور دراز ہونگے اور گرتے ہوئے بال رک جائیں گے۔

اخروٹ کی ٹافی:۔ اخروٹ کی گری 50 گرام، دودھ آدھا لیٹر، مکھن 1 چمچ، کھویا 100 گرام، چینی 150 گرام۔

بنانے کا طریقہ:۔ اخروٹ باریک پیس لیں۔ دودھ اتنا ابالیں کہ آدھا رہ جائے پھر اس میں چینی اور اخروٹ ڈالیں اور چمچ ہلاتی رہیں۔ خوب ہلائیں گاڑھا ہو جائے تو اتار لیں۔ ایک تھالی میں مکھن لگا کر الٹ دیں سطح ہموار کر کے ٹکڑے کاٹ لیں۔ تیار ہے، مزے سے کھائیں۔

مثانے کی گرمی

(حافظ اجمل۔۔۔لودھراں)

محترم حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی صاحب اسلام علیکم! کے بعد عرض ہے کہ میں آپ کا ماہنامہ عبقری بہت شوق سے پڑھتا ہوں اور پڑھنے کے بعد دل کو ایک تسلی مل جاتی ہے کہ ابھی اس دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو دوسرے لوگوں کی تکلیف کو اپنی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اسی بناء پر میں اپنا ایک آزمودہ تجربہ لکھ رہا ہوں۔ جو ایک حقیقت ہے۔ امید ہے یہ عبقری کے قارئین کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتا گا۔

مجھے کافی عرصہ سے جریان کی شکایت تھی اور پیشاب کے بعد لیس دار سفید قطرے آتے تھے۔ کافی پریشان تھا ایک ریڑھی والے نے نسخہ بتایا میں نے آزمایا اور میں بالکل تندرست ہو گیا اور ہنسی خوشی اپنی زندگی گزار رہا ہوں۔

نسخہ ھو الشافی:۔ آدھا کلو گائے کا دودھ گرم کریں اور دودھ میں چھلکا اسپغول (6 چمچ چائے والے ڈالیں)، الائچی چھوٹی 5 عدد توڑ کر ڈال دیں۔ مصری اتنی ڈالیں کہ دودھ میٹھا ہو جائے۔ برتن کو بعد میں ہلا لیں تاکہ سب کچھ مکس ہو جائے۔ ٹھنڈا کر کے فریج میں رکھیں اگر فریج نہ ہو تو باہر کسی اونچی جگہ پر رکھیں۔ صبح نماز کے بعد نہار منہ کھائیں اور کھانا ایک گھنٹہ بعد میں کھائیں۔ بفضل تعالیٰ ضرور فائدہ ہوگا۔ تقریباً ایک ہفتہ ضرور استعمال کریں۔

نوٹ:۔ نسخہ شدید سردی میں استعمال نہ کریں اس کے استعمال سے خون رک جاتا ہے۔ اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ گرمیوں میں اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔

نہایت افسوس ناک پہلو

قارئین ''ماہنامہ عبقری'' خالص روحانی اور جسمانی خدمت سے مزین ہے۔ قارئین کی سہولت کے لئے کتب، ادویات اور رسالہ VP (وی پی) یعنی ایک فون یا خط پر ہم فوری طور پر یہ اشیاء بذریعہ ڈاک آپ کو مہیا کرتے ہیں۔ نہایت افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ VP منگوانے کے بعد، منگوانے والے اکثر وصول نہیں کرتے اور واپس کر دیتے ہیں۔ قارئین اس کا نقصان آپ کے پسندیدہ عبقری کو پہنچتا ہے حتیٰ کہ ہم سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ آئندہ VP کی سہولت ختم کر دی جائے بلکہ عرض کیا جائے کہ پہلے رقم بھیجیں پھر ہم آپ کا آرڈر پوسٹ کریں گے۔ لہٰذا درخواست ہے اگر آپ VP منگوائیں تو اسے وصول ضرور کریں ورنہ آپ ''ماہنامہ عبقری'' کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

مارچ کا مہینہ، آپ کی تندرستی میں معاون

انتخاب: فیصل شمی۔ لاہور

حسب طاقت ایک شخص ایک میل سے پانچ میل تک روزانہ پیدل ہوا خوری کر سکتا ہے۔ کہ پیدل ہوا خوری سے آپ کی قوت برداشت بڑھ جائے گی اور پورے جسمانی نظام کو یکساں طور پر فائدہ پہنچے گا

مت بھولیں کہ ماہ مارچ موسم بہار کے آغاز و استقبال کا مہینہ ہے اس مہینے میں اپنے گلستان جسم کے پھولوں یعنی دل، دماغ، جگر اور معدہ کی، جن کو طبی اصطلاح میں اعضائے رئیسہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، پورے غور والتفات سے نگہداشت کریں۔ یاد رکھیے آپ کی اس بر وقت اور ہوش مندانہ توجہ سے صرف اعضائے رئیسہ کو ہی فائدہ نہیں پہنچے گا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے اعضاء کو بھی خاطر خواہ فوائد حاصل ہوں گے۔

غور طلب امور:

مارچ بہ نظر ظاہر ہی نہیں، معنوی لحاظ سے بھی صحت انسانی کے لیے ایک دلکش و راحت افروز مہینہ ہے۔ لیکن یاد رکھیے کہ ماہ سرما کے آخر یعنی جنوری اور فروری کے ظہور پذیر ہونے کے باعث اس ماہ کی خصوصیات اپنے دامن میں بعض ایسے مضمرات بھی رکھتی ہیں کہ اگر ان کی طرف مناسب اور بروقت توجہ نہ کی جائے تو پھر اس مہینے کی دل آویزیوں اور کیفیتوں میں تکلیفیں اور پریشانیاں بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ سرد موسم میں استعمال کردہ گرم تاثیر رکھنے والی غذاؤں کا ردعمل بہر حال جسم کے ایک ایک رگ و ریشے میں موجود ہوتا ہے اور اسے مناسب و متوازن تدابیر کے ساتھ ہی حد اعتدال پر لا کر اپنے جسم کی قوت برداشت اور اعصاب وجلد نیز قوائے ہاضمہ کو موسم بہار کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیے کہ یہ مہینہ اپنے دامن میں عجیب و غریب اور خاموش آتش فشانی مادے رکھتا ہے۔ اس لیے اس مہینے کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ان مادوں کی سخت نگرانی کی جائے تا کہ آنے والے مہینے یعنی اپریل میں آپ کے جسم کو ناگوار اور پریشان کن نتائج کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ان احتیاطوں اور حفاظتی تدابیر کے اغماض کا نتیجہ ہی ہے کہ اپریل سے بہت سے لوگ خرابی خون اور متعدد جلدی عوارض (بالخصوص بچے) مثلاً خسرہ، موتی جھرہ، لاکڑا کاکڑا، کالی کھانسی، چیچک، فلو، وغیرہ کے عوارض سے دو چار ہوتے ہیں۔ اس قسم کے موسمی عوارض سے محفوظ رہنے کے لیے مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر کرنا بے حد سود مند ثابت ہوگا۔

1- زیادہ گرم تاثیر والے میوہ جات سے اجتناب کریں۔

2- رات کو جلد سوئیں اور علی الصبح بیدار ہونے کی عادت ڈالیں۔

3- ہر قسم کی شیریں غذائیں مثلاً مٹھائی، بالخصوص چینی بہت کم استعمال کریں۔ کیونکہ یہ خون میں فساد و خرابی پیدا کر کے شوگر جیسے موذی مرض کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

پیدل ہوا خوری کا سیدھا طریقہ یہ ہے کہ علی الصبح سورج نکلنے سے ایک ڈیڑھ گھنٹہ پہلے نکل جایا کریں اور اس وقت لوٹا جائے جبکہ دھوپ زیادہ تیز نہیں ہوتی۔ ہو حسب طاقت ایک شخص ایک میل سے پانچ میل تک روزانہ پیدل ہوا خوری کر سکتا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ پیدل ہوا خوری سے آپ کی قوت برداشت بڑھ جائے گی اور پورے جسمانی نظام کو یکساں طور پر فائدہ پہنچے گا کہ اگر کسی مرض کے جراثیم آپ کے جسم کے اندر پہنچ بھی چکے ہوں گے یا جو موسمی رطوبات نظام جسمانی میں بیماریوں کو پالنے والی موجود ہوں گی ان کا اخراج حتمی طور پر عمل آ جائے گا۔ اگر زمین پتھریلی اور کنکریلی نہ ہو تو ننگے پاؤں پیدل ہوا خوری کرنے سے مطلوبہ نتائج برآمد ہوں گے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ شہروں میں اس طرح پیدل ہوا خوری ممکن نہیں ہے۔ اگر قصبات و دیہات کی کچی اور گھاس والی پگ ڈنڈیوں اور راستوں پر چلنے کا موقع میسر آ جائے تو یہ سب سے زیادہ مناسب صورت ہے۔

پیدل ہوا خوری کرتے وقت اس کا خیال رکھیے کہ آپ سیدھے ہوں آپ کی کمر جھکی ہوئی نہ رہے۔ سر بھی اٹھا رہے اور سینہ بھی ابھرا ہوا ہو۔ پیٹ جیسا رہتا ہے رہنے دیجیے۔ اس میں کسی قسم کا تناؤ نہ پیدا کیجیے۔ جیسا کہ بعض حضرات پیدل ہوا خوری کرتے وقت اسے اندر کی طرف پچکا لیتے ہیں۔ چلتے وقت اس کا خیال رکھیے کہ آپ کے پاؤں کے پنجے باہر کی طرف نہ نکلے ہوئے ہوں۔ بلکہ سیدھے سامنے کی طرف ہوں۔ اس سے پاؤں کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔

پیدل ہوا خوری کے دوران میں یہ بھی کیجیے کہ ہر پانچ دس منٹ کے بعد ایک مرتبہ کافی گہرا سانس لیجیے اور اس سانس کو جتنے قدم تک آسانی کے ساتھ پھیپھڑوں میں روک سکتے ہیں، روکے رکھیے اور پھر خارج کیجیے۔ یہ خیال رہے کہ اس دوران میں آپ کی رفتار میں کوئی فرق نہ آئے اور آپ برابر چلتے رہیں۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ پھیپھڑوں میں جتنا خون اپنے ساتھ کاربن لائے گا وہ سب اچھی طرح خارج ہو جایا کرے گا۔ اور پھیپھڑوں کی ہوائی نالیوں میں اتنی طاقت پیدا ہو جائے گی کہ اس میں بیرونی چھوت کا کوئی اثر نہ ہوگا اور نزلہ، زکام، دق اور دمہ کی بیماریاں ان میں اپنے اثرات قائم نہ رکھ سکیں گے۔

پیدل ہوا خوری کے ان فوائد کو جان لینے کے بعد اس بات کو سمجھنا مشکل نہ رہے گا کہ محض پیدل ہوا خوری ہی کے ذریعہ آپ نہ صرف اپنی بہت سی پرانی بیماریوں سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں اور آئندہ کے لیے بیماریوں سے محفوظ و مامون ہو سکتے ہیں بلکہ بہت جلد آپ کا شمار ورزشی قسم کے لوگوں میں ہونے لگے گا۔ یقین جانیے کہ وہ لوگ بھی جو اپنی بیمار حالت کی وجہ سے خود کو زندہ در گور سمجھتے ہیں، پیدل ہوا خوری سے اتنے تندرست ہو جائیں گے کہ ان کے متعلق کسی کو یہ خیال بھی نہیں ہوگا کہ وہ کبھی ایسے بیمار تھے کہ خود کو لب گور سمجھتے تھے۔

عملیات اور طب سیکھنے کے خواہش مند

کیا علم چھپانا ثواب عظیم ہے؟ ایسا نہیں تو پھر آخر لوگ علم کو چھپا کر قبر میں کیوں لے جاتے ہیں؟ ہاں! تمام انگلیاں برابر نہیں، مخلص بھی اس دنیا میں موجود ہیں۔ بندہ کے پاس لوگ وظائف، عملیات یا طب و حکمت کا علم سیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں، بندہ کے پاس جو کچھ ہے اپنا نہیں اللہ تعالیٰ کی امانت ہے لہٰذا جو فرد سیکھنا چاہے عام اجازت ہے۔ چونکہ بندہ کی زندگی مصروف ہے اس لئے پہلے اوقات کا تعین کر کے ملاقات کریں، پھر چاہے گھر بیٹھے بھی سیکھ سکتے ہیں۔ خط و کتابت کے ذریعے سیکھنا ممکن نہیں۔ بندہ خلوص دل سے راہنمائی کرے گا۔ کوئی نذرانہ یا فیس نہیں۔

فقط بندہ حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی

مردانہ بے اولادی کا ایک سبب

پاکستان میں بے اولادی کا تمام تر ذمے دار خواتین کو سمجھا جاتا ہے جب کہ خود مرد کی یہ کمی اس کا ایک سبب ہوتی ہے۔کیا مرد کی اس خامی کا بہ آسانی کھوج لگایا جا سکتا ہے؟ (انتخاب: احمد علی..... لاہور)

مردانہ بے اولادی کا ایک اہم سبب مادۂ حیات میں کرم منی (اسپرمز) کی کمی اور ان کی کمزوری ہوتا ہے۔لیکن ان کی کثرت بھی بے اولادی کا سبب ہوتی ہے۔ایسی صورت میں فی ملی لیٹر مردانہ جوہر میں ان سپرمز کی تعداد ۲۵۰ ملین یعنی ۲۵ کروڑ سے زیادہ ہوتی ہے۔

دنیا کے دیگر معاشروں کی طرح پاکستان میں بھی اولاد کا ہونا مردانہ برتری کی اہم علامت سمجھا جاتا ہے اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں، جن مردوں کے مادۂ حیات میں اسپرمز کم ہوتے ہیں ان کے صاحب اولاد ہونے کے امکانات بھی کم ہوتے ہیں۔ پاکستان میں بے اولادی کا تمام تر ذمے دار خواتین کو سمجھا جاتا ہے جب کہ خود مرد کی یہ کمی اس کا ایک سبب ہوتی ہے۔آج جب کہ اس کا کھوج لگانے کے وسائل حاصل ہیں، مرد کی اس خامی کا بہ آسانی کھوج لگایا جا سکتا ہے۔

نارمل تعداد کیا ہے؟

مادۂ حیات میں کرم منی کی کم از کم تعداد 250 ملین فی ملی لیٹر ہے۔اس سے کم تعداد کو طبی اصطلاح میں کمی یا فقدان منی (Azoospermia) کہتے ہیں۔

اس طرح منی میں ملی لیٹر ۲۵۰ ملین سے زیادہ اسپرمز کی موجودگی حوینِ مجتمعہ (Polyzoospermia) کہلاتی ہے۔یہ کیفیت معمول کے مطابق نہیں سمجھی جاتی اور یہ شاذ صورت قرار دی جاتی ہے۔اس سلسلے میں ماضی میں بھی پاکستانی مردوں میں ان دونوں کیفیات پر تحقیق ہو چکی ہے، لیکن پچھلے پانچ سال میں اندرون و بیرون ملک ۱۲۰۱ پاکستانی مردوں میں ان دونوں کیفیات کا مزید کھوج لگایا گیا ہے

تحقیق کا طریقہ:

نیشنل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف دی پروڈکٹو فزیالوجی نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اسلام آباد، ڈیپارٹمنٹ آف بایولوجیکل سسنسز، قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد، وزارتِ صحت مسقط اومان میں ہونے والی اس مشترکہ تحقیق میں مختلف ہسپتالوں سے مریضوں کے مادۂ حیات کے نمونے حاصل کر کے تحقیق کے لیے بھیجے گئے تھے۔اس کا مقصد ان میں اسپرمز کی کمی یا کثرت کا کھوج لگانا تھا۔

اس تحقیق میں مادۂ حیات کی مقدار، اس میں اسپرمز کی نقل و حرکت کی صلاحیت اور تعداد کا تعین عالمی ادارۂ صحت کے مقررہ معیار کے مطابق کیا گیا۔

نتائج:

شامل تحقیق ۱۲۰۱ مریضوں کے ان نمونوں کے تجزیے سے انکشاف ہوا کہ صرف تین مریضوں میں کثرت کرم (۰٫۲۵ فی صد) کی کیفیت موجود تھی۔اس کے برخلاف کثرت کرم کی شرح دیگر ملکوں میں یہ تھی۔میکسیکو ۱۳ فیصد، جرمنی ۱٫۷۵ فی صد، جنوبی افریقہ ۵ فی صد، امریکا ۲٫۴ فی صد پائی گئی۔

ان مریضوں میں سے صرف دو میں ۲ ملی لیٹر سے کم منی پائی گئی، لیکن اور خصوصیات جیسے اسپرمز کی نقل و حرکت وغیرہ معمول کے مطابق تھے۔۲ ملی لیٹر منی والے مرد کے مادۂ حیات میں سرگرم نقل و حرکت ۳۵ فی صد پائی گئی۔ مادۂ حیات میں اسپرمز کی سب سے زیادہ تعداد ۶۶۰ ملین ملی لیٹر پائی گئی جب کہ اس سے پہلے امریکا کے ایک مطالعے میں انتہائی تعداد ۱٫۷۵ بلین درج ہو چکی ہے۔اس سے قبل پاکستان میں بھی اسپرمز کی انتہائی تعداد ۶۰۰ ملین درج ہوئی تھی۔

کثرتِ اسپرمز کی صورت میں کرم منی کی نقل و حرکت کی صلاحیت یا گنجائش کم ہو جاتی ہے۔ایسی صورت میں اسپرمز کے اگلے سرے جو برچھی جیسے ہوتے ہیں، زنانہ انڈے میں داخل ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے جس کی وجہ سے استقرار حمل کا عمل نہیں ہوتا۔بے اولادی کے سلسلے میں اس کیفیت کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔اسپرمز کی کمی ہی نہیں، ان کی کثرت بھی اس کا ایک اہم سبب ہو سکتی ہے۔ پاکستان میں اس سلسلے میں مزید تحقیق کی بڑی ضرورت ہے۔

دنیا میں کوئی چیز بے فائدہ نہیں

اُلّو رات کی تاریکی میں کیڑوں یا جانوروں کی صرف آواز سے انکے مقام کا پتہ لگا لیتا ہے (تحریر: مولانا وحید الدین خاں)

اُلّو کو عام طور پر نحوست اور بیوقوفی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ اس کو بیکار سمجھ کر مار ڈالتے ہیں۔مگر حقیقت یہ ہے کہ خدا کی دنیا میں کوئی چیز بے فائدہ نہیں۔ الو ہماری زراعت اور فصلوں کے لیے بے حد مفید ہے۔کیوں کہ وہ فصل کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں کو شکار کر کے انہیں کھا جاتا ہے۔الو کی غذا نقصان رساں کیڑے اور موذی جانور ہیں۔اس اعتبار سے تو وہ بہت سے انسانوں سے اچھا ہے جو محض اپنی حرص اور اپنے اقتدار کے لیے لوگوں کو ہلاک کرتے ہیں۔جو کارآمد چیزوں کو برباد کر کے فتح حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اُلّو کی 130 قسمیں معلوم کی گئی ہیں۔وہ چار اونس سے لے کر چھ پاؤنڈ تک کے ہوتے ہیں۔اسی اعتبار سے ان کی غذا کی مقدار بھی مختلف ہے۔ چھوٹے الو تقریباً سات اونس خوراک کھاتے ہیں اور بڑے الو دو پونڈ سے زیادہ تک کھا جاتے ہیں۔الو عام طور پر رات کے وقت شکار کرتے ہیں۔ وہ بڑے کیڑے، چوہے، چھپکلیاں، سانپ، چھوٹے خرگوش وغیرہ کو پکڑتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں وہ ہیں جو زراعت کو یا انسان کو نقصان پہنچانے والی ہیں۔

اُلّو کے جسم کی بناوٹ شکار کے کام کے لیے نہایت موزوں ہے۔مثلاً ایک ماہر طیور کے لفظوں میں، وہ رات کے وقت انتہائی خاموش پرواز (Silent Fight) کی صلاحیت رکھتا ہے۔وہ رات کی تاریکی میں کیڑوں یا جانوروں کی صرف آواز سے انکے مقام کا پتہ لگا لیتا ہے اور تیزی اور خاموشی سے وہاں پہنچ کر اچانک ان کو پکڑ کر نگل جاتا ہے۔خدا کی دنیا میں کوئی چیز بے فائدہ نہیں۔یہاں کوئی چیز حکمت سے خالی نہیں۔خدا کی دنیا میں الو جیسی چیز بھی اس کا ایک مفید جز ہے۔ایسی حالت میں جو انسان دنیا میں اس طرح رہیں کہ انہوں نے دوسروں کے لیے اپنی افادیت کھو دی ہو یا جو دنیا کے مجموعی نظام میں ایک فائدہ بخش عنصر کی حیثیت نہ رکھتے ہوں۔ جو انسانی سماج میں مفید حصہ بننے کے بجائے مضر حصہ بن گئے ہیں۔وہ بلاشبہ خدا کی نظر میں الو سے بھی زیادہ بے قیمت ہیں۔ایسے لوگوں کی ضرورت نہ خدا کو ہے اور نہ عام انسانیت کو۔

امام ابو حنیفہؒ کا احتیاط و تقویٰ

جس کے مکان کا سایہ ہے، وہ میرا مقروض ہے۔ مقروض سے فائدہ اٹھانے میں، اس سے سود کا امکان ہو سکتا ہے۔ اس لیے میں اس مکان کے سایہ میں کھڑا نہیں ہوتا۔ (تحریر: حافظ خالد محمود۔ قرطبہ مسجد لاہور)

حضرت یزیدؒ بن ہارون حضرت امام بخاریؒ کے دادا استاد تھے اور امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد تھے۔ فرماتے ہیں کہ ایک جنازہ تھا، دوپہر کا وقت تھا۔ جنازے کے انتظار میں لوگ گھر سے باہر کھڑے تھے۔ دھوپ تیز تھی، گرمی کی شدت تھی۔ کوئی سایہ نہیں تھا سوائے ایک مکان کے۔ ہم اس مکان کے سائے میں کھڑے تھے۔ اتنے میں امام صاحبؒ تشریف لائے اور جب تشریف لائے تو وہ سائے میں کھڑے ہونے کی بجائے دھوپ میں کھڑے ہوگئے۔ ہم نے گزارش کی کہ حضرتؒ سائے میں تشریف لائیں تو حضرتؒ نے فرمایا کہ میں جہاں کھڑا ہوں ٹھیک کھڑا ہوں۔

یزیدؒ بن ہارون فرماتے ہیں کہ میں حضرتؒ کے قریب گیا اور حضرتؒ سے گزارش کی کہ حضرت میں آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ آپ مجھے وجہ بتائیں کہ آپ سائے میں کیوں تشریف نہیں لانا چاہتے؟ حضرت نے فرمایا کہ آپ نے قسم دے کر پوچھا ہے اس لیے غلط بیانی تو نہیں کر سکتا۔ بات یہ ہے کہ یہ مکان والا کہ جس کے مکان کا سایہ ہے، وہ میرا مقروض ہے۔ مقروض سے فائدہ اٹھانے میں، اس سے سود کا امکان ہو سکتا ہے۔ اس لیے میں اس مکان کے سایہ میں کھڑا نہیں ہوتا۔

حضرت شقیق بلخیؒ بہت بڑے بزرگ اور بہت بڑے محدث بھی ہیں۔ یہ بھی حضرت امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہیں۔ حضرت شقیق بلخیؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرتؒ کے ساتھ جا رہا تھا دیکھا کہ سامنے سے ایک آدمی آ رہا ہے اور وہ ایک دم گلی مڑ گیا۔ محسوس یوں ہوا کہ ہمیں دیکھ کر مڑا ہے تو حضرتؒ نے یہ بات فرمائی ہے کہ یہ شخص ہمیں دیکھ کر گلی مڑا ہے معلوم نہیں اسے ہم سے کیا خوف تھا؟ آؤ چلیں اس کا خوف دور کریں۔ ہم تیزی سے چلتے ہوئے اس کے قریب پہنچے اور اس کو جا لیا۔ سلام کیا اور پھر حضرتؒ نے سوال کیا کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہمیں دیکھ کر گلی مڑے ہیں۔ کیا وجہ آپ کو ہم سے کیا خوف تھا یا کس نقصان کا اندیشہ تھا؟ اس نے جواب دیا کہ حضرت شاید آپ کو یاد نہیں رہا کہ میں نے آپ سے دس ہزار درہم قرض لیا تھا اور اس کی ادائیگی کا وعدہ بھی کیا تھا۔ وعدے کا وقت گذر چکا ہے اور میری حالت یہ ہے کہ میں قرض واپس کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ اس شرمندگی کی وجہ سے میں نے یہ راستہ بدلا ہے کہ کہیں سامنے آنے سے آپ مجھ سے مطالبہ نہ کریں۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ ہمارا مال ایسا مال ہوگیا کہ جس نے لوگوں سے چلنے پھرنے کی آزادی چھین لی۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تجھے اللہ کی رضا کے لیے دس ہزار درہم معاف کیے۔ اتنی بڑی رقم معاف کر دینا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ معاف کرنے کے بعد اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میری وجہ سے جو تجھے راستہ بدلنے کی تکلیف ہوئی، خدا کے لیے قیامت میں مجھ سے اس بات کا سوال نہ کیجئے گا۔

(بقیہ: پیغمبر ﷺ اسلام کا غیر مسلموں سے حسن سلوک)

معاہدہ صلح ترتیب دیا۔ اس میں عیسائیوں کو مراعات عطا فرمائیں اس معاہدے کو خود آپؓ نے لکھا، چنانچہ تحریر کیا گیا: ''یہ وہ امان ہے جو اللہ کے غلام امیر المومنین عمرؓ نے لوگوں کو دی، یہ امان ان کی جان، مال، گرجا، صلیب، تندرست، بیمار اور ان کے تمام مذاہب والوں کے لیے ہے۔ وعدہ کیا جاتا ہے کہ نہ ان کے عبادت خانوں پر قبضہ کیا جائے گا، نہ انہیں گرایا جائے گا، نہ ان کو اور نہ ان کے احاطے کو کچھ نقصان پہنچایا جائے گا۔ ان کے دینی معاملات میں کوئی مداخلت نہ کی جائے گی۔ مذہب کے بارے میں ان پر جبر نہ کیا جائے گا، نہ ان میں سے کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔'' اس فیاضانہ سلوک کا یہ نتیجہ ہوا کہ عیسائی بطریق نے حضرت عمرؓ کو اپنے مقدس گرجے میں نماز پڑھنے کی اجازت دی۔ اس کے متعلق ایک عیسائی مصنف کا بیان ملاحظہ ہو: ''یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جب بطریق نے حضرت عمرؓ کو مقدس عیسائی گرجا میں نماز پڑھنے کی دعوت دی تو حضرت عمرؓ نے اس بنیاد پر انکار کیا کہ اگر وہ ایسا کریں گے، تو پھر مسلمان آئندہ اس واقعے کو اس امر کی نظیر بنالیں گے اور عیسائیوں کو کلیسا سے بے دخل کر دیں گے اور کلیسا کو مسجد بنالیں گے۔'' آپ نے باہر نکل کر سیڑھیوں پر تنہا نماز ادا کی، پھر بطریق کو اس مضمون کی ایک تحریر بھی لکھ کر دے دی کہ گرجا کی سیڑھیوں پر بھی جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کی جائے اور نہ اذان دی جائے۔

گنا آپ کی صحت کا ضامن

ضعف جگر کے مریضوں کو روزانہ گنے کا رس پینا انتہائی مفید ہے۔

(انتخاب: ماجد صدیق۔ فیصل آباد)

عربی قصب فارسی نیشکر
سندھی کمند انگریزی Sugarcane

اس کا رنگ سرخ و سفید سبزی مائل ہوتا ہے۔ اس کی مقدار خوراک بقدر ہضم ہے۔ اس کا ذائقہ شیریں اور مزاج گرم تر ہوتا ہے۔ اس کے حسب ذیل فوائد ہیں۔

گنے کے فوائد:

(1) گنا مفرح قلب ہوتا ہے (2) یہ ملین طبع اور پیشاب آور ہے (3) گنے کی گنڈیریاں چوسنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں (4) منہ سے بدبو آنے کو روکتا ہے (5) اس کا متواتر استعمال جسم کو فربہ کرتا ہے (6) اس میں کیلشیم، فولاد، میگنیز کے علاوہ وٹامنز بی اور سی پائے جاتے ہیں (7) گنے کے رس کی کھیر بہت لذیز ہوتی ہے اور یہ کھیر زود ہضم ہوتی ہے (8) خون کو صاف کرتا ہے اور حدت کو دور کرتا ہے۔ (9) پھیپھڑے اور سینے کی جلن کو دور کرتا ہے (10) اس کا زیادہ استعمال معدہ، نفاخ اور پھیپھڑوں کو نقصان دیتا ہے۔ (11) بلغم نکالتا ہے بشرطیکہ معمولی حد تک ہو (12) بادی اور بلغم کی زیادتی والے مریض اس کو استعمال نہ کریں، کیونکہ یہ اس مرض کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے (13) آدھ سیر گنے کے رس میں دو ہلکی چپاتیوں کے برابر غذائیت ہوتی ہے اور معدہ اسے دو گھنٹے میں ہضم کر لیتا ہے (14) اس کا رس پینے سے تازہ اور قدرتی گلوکوز حاصل ہوتی ہے جو ہڈیوں کو مضبوط بنانے کے لیے مفید ہے۔ مگر ذیابیطس کے مریض گنے کے رس کا استعمال نہ کریں (15) اگر ایک سیر گنڈیریاں رات کو اوس میں رکھ کر صبح نہار منہ چوس لی جائیں تو دل کی گرمی اور دھڑکن میں بے اعتدالی دور ہو جاتی ہے اور صفرا کا غلبہ کم ہو کر چڑچڑا پن بھی دور ہو جاتا ہے (16) گنے کو بھوبل میں دبا کر چوسنے سے بلغم گلے سے نکلتی ہے اور صاف ہو جاتی ہے (17) ضعف جگر کے مریضوں کو روزانہ ایک پاؤ گنے کا رس پینا انتہائی مفید ہے۔ (بقیہ صفحہ نمبر 38 پر)

اعصاب اور ذہن پر کنٹرول ✹ ڈراؤنے خوابوں سے نجات ✹ خودکشی حرام ہے ✹ جنّات ڈراتے ہیں

قارئین! جب دینی زندگی پر خزاں آتی ہے تو بے دینی اور کالی دنیا کا عروج ہوتا ہے۔ اگر آپ کسی کالی دنیا، کالی دیوی یا کالے جادو سے ڈسے ہوئے ہیں تو لکھیں ہم قرآن و سنت کی روشنی میں اس کا حل کریں گے۔ جسکا معاوضہ دعا ہے۔ براہِ کرم لفافے میں کسی قسم کی نقدی نہ بھیجیں توجہ طلب امور کے لئے پتہ لکھا ہوا ہے جوابی لفافہ ہمراہ ارسال کریں۔ خطوط لکھتے ہوئے اضافی گوند یا ٹیپ نہ لگائیں خط کھولتے وقت پھٹ جاتا ہے۔ رازداری کا خیال رکھا جائے گا۔ کسی فرد کا نام اور کسی شہر کا نام یا مکمل پتہ خط کے آخر میں ضرور لکھیں۔ جسمانی مسئلے کے لئے خط علیحدہ ڈالیں۔

خوف اور احساس محرومی

(عرفان۔۔۔آزاد کشمیر)

نویں جماعت میں تھا تو برے لڑکوں کی صحبت میں پڑ گیا اور تین سالوں میں خود کو تباہ کر لیا۔ تعلیم کے میدان میں بھی بہت پیچھے رہ گیا ہوں۔ رات، ناپسندیدہ خوابوں میں گزار دیتا ہوں۔ حال یہ ہے کہ ذرا سا وزن اٹھانا میرے لیے ممکن نہیں رہا۔ اپنے مستقبل سے سخت خوفزدہ ہوں۔ غربت کی وجہ سے دوا بھی نہیں خرید سکتا۔

جواب: آپ کو دوا کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے خیالات میں تبدیلی پیدا کریں۔ خوف اور احساس محرومی کے خیالات کو دور کریں۔ اس کے لیے رات کو سونے سے پہلے آرام دہ حالت میں لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں اور اندازاً نصف گھنٹے تک **یا حفیظ** پڑھنے کے بعد سو جائیں یہ عمل کم از کم تین ماہ کیا جائے۔

رشتے نہیں آتے

(عشرت۔۔۔جھنگ)

میری عمر بیس سال کے قریب ہے۔ میں بہت پریشان ہوں کیوں کہ میرے لیے رشتے نہیں آتے۔ میری والدہ کا انتقال ہو چکا ہے اور ہمارا گھرانہ غریب ہے۔ اس لیے بھی لوگ توجہ نہیں دیتے۔ کسی کا کہنا ہے کہ رکاوٹیں پیدا کرنے کے لیے کسی حاسد نے عمل وغیرہ کرایا ہے۔

جواب:۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ و یقین رکھیں کہ وقت آنے پر آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ روزانہ رات کو اول آخر گیارہ گیارہ درود شریف کے ساتھ ساتھ گیارہ بار سورۂ اخلاص اور سو مرتبہ "**یا قاضی الحاجات**" پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیا کریں۔ نوے دنوں تک۔

کاروبار نہ ہونے کے برابر

(رشید احمد۔۔۔ڈیرہ نواب صاحب)

میرا جنرل اسٹور ہے، عرصہ تین سال سے کاروبار نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے، گھر کا خرچ چلانا بھی دشوار ہو گیا ہے۔ کاروبار میں لوگوں کا مقروض ہو گیا ہوں اور قرض خواہ پریشان اور بے عزت کر رہے ہیں۔ کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو رہی۔ حالات کے بھنور میں پھنس کر رہ گیا ہوں۔

جواب: "**الٓمّٓ o اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ**" (سورۃ آل عمران آیت نمبر 1) روزانہ رات کو سو بار پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حالات کی مناسبت سے دعا کریں۔ اس وظیفے کو کم از کم نوے دنوں تک پڑھا جائے۔ انشاء اللہ ایسے حالات جلد سامنے آئیں گے کہ ان کے ذریعے آپ اس مشکل صورتحال سے نکل سکیں۔ اپنی استطاعت کے مطابق پابندی سے مستحق و ضرورت مند افراد کی مالی مدد کیا کریں۔

ذہنی دباؤ

(فیصل۔۔۔مظفر گڑھ)

میں عرصے سے ذہنی دباؤ میں گرفتار ہوں، ہر وقت دماغ پر ایک بوجھ سا محسوس کرتا رہتا ہوں، نماز بھی یکسوئی اور درست طریقے سے ادا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ والد بھی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ ان کا تبادلہ دوسرے شہر میں ہو گیا ہے۔ والدہ بیمار رہتی ہیں۔ ان تمام الجھنوں کے بارے میں جب سوچتا ہوں تو اور زیادہ پریشان ہو جاتا ہوں۔

جواب: نماز فجر اور عشاء کے بعد سو سو بار "**یا حی یا قیوم**" کا ورد کیا کریں۔ گھریلو حالات کے لیے کوئی فرد روزانہ رات کو تین سو بار "**یا اللّٰہ یا رحمن یا رحیم**" پڑھ کر بارگاہ الٰہی میں دعا کیا کرے، نوے دنوں تک۔

اعصاب اور ذہن پر کنٹرول

(شاہدہ کوثر۔۔۔کوٹ ادو)

کسی سے بات کرتی ہوں تو بے حال ہو جاتی ہوں، آواز اور اندازہ دونوں بدل جاتے ہیں۔ کبھی غصہ آ جاتا ہے تو خود پر قابو ختم ہو جاتا ہے اور بولتے وقت آواز نہایت بھدی اور بے ہنگم ہو جاتی ہے۔ الفاظ بھی بے ربط ہونے لگتے ہیں۔ آپ مجھے ذہنی و اعصابی کنٹرول اور یکسوئی کے لیے کوئی روحانی عمل بتائیں۔

جواب:۔ رات کو سونے سے پہلے آرام دہ حالت میں بیٹھ کر آنکھیں بند کر لیں۔ تصور کریں کہ پانی کا ایک حوض یا تالاب ہے۔ جس کے پانی کا رنگ نیلا ہے۔ اور آپ اس میں ڈوبی ہیں۔ کم از کم دس پندرہ منٹ یہ تصور کرنے کے بعد سو جائیں۔ انشاء اللہ بہت جلد ذہن اور اعصاب پر کنٹرول حاصل ہو جائے گا۔

ڈراؤنے خوابوں سے نجات

(عظمیٰ بخاری۔۔۔کورنگی)

میرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے رات روزانہ ڈراؤنے خواب آتے ہیں اور یہ خوابوں کا سلسلہ سالوں سے جاری ہے۔ ہر وقت دل میں کھٹکا رہتا ہے کہ شاید میرے اوپر جنات کا اثر ہے اور اس اثر کی وجہ سے میرا دل پھٹ جائے گا اور مر جاؤں گی۔ میرے پیچھے اکثر بلائیں دوڑتی رہتی ہیں۔ میں باوجود کوشش کے ان بلاؤں سے نہیں بچ سکتی اور خواب میں وہ آفات مجھے زخمی کرتی رہتی ہیں۔ بعض اوقات تو بہت کچھ پڑھ کر سوتی ہوں لیکن پھر بھی خواب آنا نہیں چھوڑتے۔ اس کا کیا حل کروں؟ مجھے آپ کا دراصل میری ایک ملنے والی ٹیچر خاتون نے بتایا۔ اس کا بھی کوئی مسئلہ تھا اس نے آپ سے رابطہ کیا اور آپ کے مشورے پر عمل کیا۔ اسے بہت فائدہ ہوا۔ میں آپ کے جواب کا شدت سے انتظار کر رہی ہوں۔

جواب: بہن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کے گھر میں آسیب کا ڈیرہ ہے، جس کی وجہ سے وہ مخلوق آپ کو تنگ کرتی ہے، آپ اس کا علاج یوں کریں رات کو سوتے وقت باوضو سوئیں اور آخری قل سات سات دفعہ اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر پورے بدن پر مل لیں اور جب تک نیند نہ آئے اس وقت تک آیۃ الکرسی پڑھتی رہیں۔ اس کے علاوہ اپنے گھر میں سورۃ بقرہ کا آخری رکوع، سورۃ حشر کا آخری رکوع اور دو انمول خزانے ٹیپ ریکارڈ میں بھر کر

گھر میں ہر وقت چلاتے رہیں‘ ہلکی آواز سے یہ گھر میں ہر وقت چلتے رہیں۔ اگر آپ کے پاس دوانمول خزانہ والی کتاب نہ ہوں تو جوابی لفافے پر دس روپے کا ٹکٹ لگا کر بھیج دیں۔ آپ کو مفت دوانمول خزانے کا کتابچہ ارسال کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ تمام قارئین بھی دوانمول خزانے (ایک کاپی) منگوا سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ پتہ لکھا ہوا اور دس روپے کے ٹکٹ لگے ہوئے ہوں۔ جوابی لفافے کا آنا ضروری ہے۔

خودکشی حرام ہے

(رفعت بھیرہ۔۔۔سرگودھا)

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری شادی کو سترہ سال ہوگئے ہیں۔ جب سے میں اس گھر میں آئی ہوں ناچاکی، گھریلو پریشانیاں ہر وقت رہتی ہیں۔ میری نندیں اور ساس ہر وقت جہیز کم لانے کا شکوہ کرتی ہیں بلکہ ایک دو دفعہ انہوں نے مجھے زہر دے کر اور آگ لگا کر قتل کرنے کی کوشش بھی کی۔ لیکن کیا کروں چھوٹے چھوٹے بچے اور بوڑھی ماں کے وہ الفاظ سامنے آتے ہیں کہ بیٹی اب تیرا جنازہ خاوند کے گھر سے ہی نکلنا ہے۔ بس اس قول کی لاج رکھ رہی ہوں ورنہ تو زندگی پریشان اور اجیرن ہے۔ کئی دفعہ سوچا کہ خودکشی کرلوں لیکن اسلامی زندگی کے پیش نظر خودکشی حرام ہے ورنہ اپنے آپ کو میں پہلے ہی ہلاک کر چکی ہوتی‘ لہٰذا مہربانی کر کے مجھے میرے مسئلے کا روحانی شافی حل بتائیں۔

جواب: محترمہ آپ میری تین باتوں پر عمل کریں۔ گھر جنت کا نمونہ بن جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ سب سے پہلے جس طرح آپ نے صبر اور استقامت سے سابقہ وقت گزارا ہے اس پر مزید صبر کریں۔ بہن ہمیشہ حالات یکساں نہیں رہتے۔ سورج آخر غروب ہوگا اور خزاں آخر بہار میں بدلے گی۔ ضرور اس بہار کے انتظار میں زندگی کے شب و روز گزریں گے یعنی صبر و استقامت میں اور زیادہ کوشش کریں۔ دوسرا‘ سورۃ مریم ایک بار اول آخر گیارہ دفعہ درودشریف پڑھیں اور اپنے مسئلے کے لیے دعا کریں‘ بے شمار لوگوں نے آزمایا اور نہایت مفید پایا تیسرا اٹھتے بیٹھتے **"یا ستار ، یا غفار"** بکثرت پڑھیں کم از کم پانچ سو مرتبہ تو پڑھ ہی لیں ایک اور عمل بھی اس کے ساتھ کرلیں جب بھی گھر میں کوئی چیز پکائیں‘ کپڑا دھوئیں‘ صفائی کریں‘ یعنی گھر کا کوئی بھی کام کاج آپ کرنا چاہیں تو سات دفعہ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** پڑھ لیا کریں۔ اس سات دفعہ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** کا ایک وظیفہ عرض کرتا ہوں کہ مجھ سے کئی گھرانوں نے بے برکتی، معاشی پریشانی، گھریلو تنگی اور کاروباری مسائل کا شکوہ کیا۔ میں نے انہیں جب بھی سات دفعہ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ہر کام کرنے سے پہلے پڑھنے کا مشورہ دیا اور انہوں نے باقاعدگی سے ایسا پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے نہایت کرم نوازی فرمائی اور ان کے مسائل مشکلات پریشانیاں جلد از جلد حل ہونے لگیں۔

نظر بد کا اثر

(مبارک بی بی نواب شاہ)

آج سے تین ماہ قبل میں ایک میت پر گئی۔ قریبی عزیز تھے وہاں سارا دن رہی۔ تدفین کے بعد واپس گھر آئی تو جسم بھاری بھاری اور بوجھل بوجھل تھا۔ میں نے سمجھا کہ شاید موت کے غم کے اثرات ہیں لیکن وہ کیفیت بڑھتی گئی اور آج تک جوں کی توں ہے۔ اس سلسلے میں‘ میں نے دل کے ڈاکٹروں کو دکھایا۔ ای سی جی، خون کے ٹیسٹ، ایکسرے اور پیشاب کی تمام رپورٹیں بالکل صحیح نکلیں۔ ہومیو پیتھک علاج بھی کیا۔ تھوڑا سا دیسی علاج اور بکرے کا صدقہ بھی دیا۔ لیکن تھوڑے سے فوائد کے بعد مرض اپنی اصلی حالت میں آجاتی ہے۔ ایک پیر صاحب کے پاس گئی انہوں نے حساب لگایا اور کہا کہ آپ پر کسی نے جادو کیا ہے۔ تین ہفتے انہوں نے علاج کیا اور ہزاروں روپے خرچ ہوگئے اس طرح ایک اور قاری صاحب نے قرآن مجید سے فال نکالی اور پھر کچھ ماش کے دانے پڑھ کر دیئے۔ ان ماش کے دانوں کو اپنے سر کی پچھلی طرف پھینکنا ہوتا تھا۔ لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ فائدہ نہ ہوا آپ کا کالم ہر ماہ بہت زیادہ دلچسپی اور عقیدت سے پڑھتی ہوں۔ دل میں آیا کہ آپ سے مشورہ کر کے دیکھوں۔ مہربانی کر کے میرے مسئلہ کا حل بتائیں۔

جواب: بہن یہ مسئلہ آپ کا نہیں بلکہ تمام بہنوں کا ہے کہ جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہیں تو بن سنور کر نکلتی ہیں اور کسی محفل میں اگر جانا ہوتا ہے تو چونکہ وہاں ہر قسم کا چہرہ ہوتا ہے اور بعض خواتین نہ چاہتے ہوئے بھی نظر بد لگا دیتی ہیں۔ یہ دراصل آپ کو نظر بد لگی ہوئی ہے بلکہ احادیث میں تو نظر بد جنات کے ذریعے بھی لگنا ثابت ہے اور انسانوں کی نظر کو حدیث میں حق کہا گیا کہ انسانوں کی نظر واقعی لگتی ہے۔ میرے پاس کئی لوگ ایسے آتے ہیں جو بظاہر بیمار، پریشان، کھانا ہضم نہیں ہوتا، بیماری روز بروز بڑھتی جارہی ہے، جسم کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن جب ان پر روحانی نظر ڈالی گئی تو محسوس ہوا کہ اس پر نظر بد کے اثرات ہیں۔ جب ان کا علاج کیا گیا تو باقاعدہ فائدہ ہوا۔ اس لیے ایک تو تمام بہنوں سے درخواست کہ وہ گھر میں بھی اور گھر سے باہر بھی اپنے اندر سادگی کی عادت ڈالیں اور مندرجہ ذیل عمل کریں۔ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** کے بعد **اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ اَلْکُفْرُ بَاطِلٌ** اول آخر سات دفعہ درودشریف اکیس دفعہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں یا جس کسی کی نظر بد لگی ہو اس پر دم کریں اور اس کے علاوہ سورۃ القریش سات دفعہ روزانہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کریں۔

جنات ڈرانے لگے

(محمد طفیل، فیصل آباد)

میں نے دوانمول خزانے، آپ کے مشورے سے پڑھنے شروع کئے۔ مجھ پر عرصہ دراز سے جنات کے اثرات تھے۔ میں نے کثرت سے دوانمول خزانے پڑھے۔ آپ کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق اول آخر گیارہ مرتبہ درودشریف اور اکیس مرتبہ دوانمول خزانے میں نے پڑھا۔ ایک رات میں یہ پڑھ رہا تھا اور پڑھتے ہوئے مختلف چھوٹے اور بڑے جنات، سائے کی طرح میرے سامنے آگئے اور مجھے ڈرانے لگے۔ مختلف قسم کی خطرناک آوازیں نکالنے لگے‘ لیکن میں نے چونکہ آپ سے سن رکھا تھا اس لیے پڑھنا نہ چھوڑا اور مستقل مزاجی سے پڑھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چلے گئے۔ دوسری رات میں پڑھنے بیٹھا تو پھر ایسا ہی ہوا لیکن میں نے پڑھنا نہ چھوڑا۔ ستائیس راتیں ایسا مستقل ہوتا رہا۔ آخر کار جنات کا حاضر ہونا ختم ہوگیا۔ مزید مجھے یہ بتائیں کہ میں یہ عمل جاری رکھوں‘ مجھے بہت فائدہ ہے کہ میری بلا ٹل گئی ہے اور میں مطمئن ہوں۔

جواب: محترم آپ دوانمول خزانے توجہ سے پڑھتے رہیں اور اسکے ساتھ **"یا حافظ، یا حفیظ، یا سلام"** روزانہ اکتالیس مرتبہ صبح وشام پڑھیں۔

فالتو کتابیں، رسالے صدقہ جاریہ بنیں

اگر آپ کے پاس کتابیں نئی یا پرانی کسی بھی موضوع یا کسی بھی عنوان کی ہوں یا رسائل ڈائجسٹ میگزین وغیرہ کسی بھی موضوع کے ہوں اور آپ چاہتے ہوں کہ وہ صدقہ جاریہ کیلئے استعمال ہوں، مخلوق خدا اس سے نفع حاصل کرے اور آپ کی آخرت کی سرخروئی ہو، مزید وہ رسائل و کتابیں محفوظ ہوں یا پھر یہ رسائل وکتب آپ کے پاس زائد ہوں تو دونوں صورتوں میں یہ رسائل وکتب مدیر ماہنامہ عبقری کو ہدیے کی نیت سے ارسال کریں وہ محفوظ ہو جائیں گی اور افادہ عام کیلئے استعمال ہونگی۔ آپ صرف اطلاع کریں منگوانے کا انتظام ہم خود کریں گے یا پھر آپ ارسال فرما دیں۔ نوٹ درسی اور سلیبس کی کتابیں ارسال نہ کریں۔ (ایڈیٹر)

پریشان اور بدحال گھرانوں کے الجھے خطوط اور سلجھے جواب

نفسیاتی گھریلو الجھنیں اور آزمودہ یقینی علاج

کامیاب انسان وہی ہے جو اپنی ناکامیوں کو تسلیم نہیں کرتا، بلکہ ہر شکست کے بعد اور زیادہ تندہی سے اپنے کام میں مصروف ہو جاتا ہے

صفائی کا فوبیا

میری شریک حیات کو کچھ عرصے سے یہ شکایت پیدا ہو چلی ہے کہ میں اسے کولہو کا بیل سمجھتا ہوں۔ اس کی صحت پر توجہ نہیں دیتا۔ مجھے گھر سے کوئی دلچسپی نہیں۔ میرے ساتھ شادی کر کے وہ عذاب میں مبتلا ہو گئی ہے، وغیرہ وغیرہ۔ حقیقت یہ ہے کہ میں فطرتاً خاموش طبع ہوں۔ اس کے معاملات میں بہت کم دخل دیتا ہوں۔ دفتر سے آنے کے بعد شام کو کوئی کتاب یا رسالہ پڑھنے بیٹھوں تو محترمہ خواہ مخواہ ناک بھوں چڑھانے لگتی ہیں اور بعض اوقات تو کتاب وغیرہ چھین کر لے جاتی ہیں۔ ایسے میں بچے بھی ان کی طرفداری کرتے ہیں۔ بتلایئے اس سے بڑی زیادتی کیا ہوگی؟ محترمہ کو نہ جانے صفائی سے کیوں چڑ ہے؟ بارہا کہنے کے بعد بھی اس کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ میں نے اس کے آرام کی خاطر ایک ملازمہ بھی رکھی ہوئی ہے۔ گزشتہ چند دنوں سے ہمارے درمیان کشیدگی بڑھ گئی ہے۔ اس کا حل اس نے یہ سوچا کہ عزیزوں کو جمع کروا کر مجھ پر رعب اور دباؤ ڈالے، مگر میں نے تہیہ کر رکھا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو طلاق کا انتہائی اقدام تک کر گزروں گا۔ ایسے حالات میں میرے لیے دوسری کیا صورت باقی رہ جاتی ہے؟ (الف۔الف۔۔۔۔کراچی)

جواب: آپ نے اپنے گھریلو تنازعے کے جو وجوہ بتائے ہیں، ذرا اُن پر ٹھنڈے دل سے غور کریں کیا یہ کسی خاص سلوک یا طرزِ عمل کا نتیجہ تو نہیں؟ شکایت ہمیشہ دوطرفہ ہوتی ہے۔ اگر آپ کو اپنی بیوی سے چند شکایات ہیں، تو لازماً اسے بھی آپ سے کچھ شکایات ہوں گی۔ ایسا ہونا ایک بالکل قدرتی بات ہے۔ خدائے تعالیٰ نے کوئی بھی دو شخص ہمشکل، ہم خیال اور ہم مزاج پیدا نہیں کیے۔ اس لیے شکایات کا پیدا ہونا کوئی نئی بات نہیں۔ میاں بیوی کی کامیاب زندگی کا راز یہ ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی خاطر فراخدلی کا ثبوت دیں اور معمولی معمولی باتوں سے (جو آگے چل کر گلے اور شکوے کی صورت اختیار کر لیتی ہیں) ہمیشہ درگزر کریں۔ اس معاملے میں مرد کو اور زیادہ وسیع القلب ہونا چاہیے۔ صرف یہی ایک ذریعہ ہے جس سے بیوی کا دل ہاتھ میں لیا جا سکتا ہے۔ ذرا فراخدلی سے کام لیجئے، آپ دیکھیں گے اس سلوک اور معمولی سی نوازش سے آپ کی بیوی میں کتنی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ آگر آپ نے سختی سے کام لیا یا دلیلوں میں الجھ گئے، تو معاملہ اور زیادہ خراب ہو جائے گا۔

اب دیکھیے، صفائی اگر چہ بذاتِ خود ایک اعلیٰ درجے کی صفت ہے، لیکن آپ کا اس پر ضرورت سے زیادہ زور دینا اور ہر وقت صفائی صفائی کا ڈھنڈورا پیٹتے رہنا کہاں تک درست ہے؟ کوئی صفت بھی حدِ اعتدال سے بڑھ جائے، تو زحمت بن جاتی ہے۔ جس طرح آپ کو صفائی کا فوبیا ہو گیا ہے۔ اسی طرح اسے اس سے چڑ ہو گئی ہے۔ بہتر یہ ہے آپ اس سلسلے میں بڑے تحمل سے کام لیں۔ ویسے بھی عورتوں کے معاملے میں دخل اندازی، مرد کے شایانِ شان نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کریں کہ خود برتنوں کو ڈھانپ دیں۔ آپ اگر بیوی سے تعاون کریں گے تو وہ یقیناً آپ سے تعاون کرے گی۔ لیکن اس میں بڑے صبر اور حوصلے کی ضرورت ہے۔ بات اس طرح کریں کہ اسے برا نہ لگے۔ ''وارننگ دینا'' اور یہ کہنا کہ تمہیں میری مرضی کے مطابق چلنا ہوگا۔'' ایسی باتیں ہیں جن سے وہ اور زیادہ مشتعل ہو جائے گی۔ یہ مسئلے کا درست حل نہیں ہے۔ ذاتی اختلافات کو حقیقت سمجھیں اور ایسا قدم اٹھائیں جو اصلاح کی طرف جاتا ہو نہ کہ تباہی کے گڑھے کی طرف۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے بچوں پر کیا اثر پڑ رہا ہوگا۔ اور نہیں تو اپنے بچوں کی خاطر ہی اپنی طبیعت پر قابو رکھیں۔ پاکستانی گھروں میں اتنی صفائی جو وہم کی حد تک پہنچ جائے، بچوں کی شخصیت پر ناگوار، لیکن پائیدار اثر چھوڑ جاتی ہے، اس لیے غصے کو ضبط کرنا سیکھیں۔ کوشش کریں کہ آپ کا گھر پرسکون اور مثالی بنے۔ بیوی کو اپنا ہم خیال بنانے کے لیے اسکی دل جوئی کریں۔ کبھی کبھار اس کے لیے کوئی تحفہ لے جایا کریں۔ آپ جتنا اس کی شخصیت کو تسلیم کریں گے اور اس کی ہمت کو مانیں گے، اتنا ہی اس کا تعاون حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ مطابقت اختیار کرنے کا زریں اصول یہی ہے کہ کچھ آپ جھکیں اور کچھ وہ جھکے۔ آپ اس کی عزت کریں اور یکطرفہ کاروائی کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

پڑھائی کے ٹائم ٹیبل

2006ء میں نے میٹرک کا امتحان دیا لیکن انگریزی اور الجبرا میں فیل ہو گیا۔ میں نے ہمت نہ ہاری اور تیاری کر کے دوبارہ امتحان میں بیٹھ گیا مگر پھر ناکام رہا۔ اس بار مجھے بڑا صدمہ ہوا۔ اب تیسری مرتبہ امتحان کی تیاری کر رہا ہوں، مگر پڑھائی میں جی بالکل نہیں لگتا۔ ناکامی کا خوف ذہن پر سوار ہے۔ اس کی وجہ سے ٹھیک طرح پڑھ نہیں سکتا۔ والد صاحب ایک ریٹائرڈ ڈرائیور ہیں۔ میں ایک ڈاکٹر کے ہاں کام کرتا ہوں۔ سوچا تھا، امتحان پاس کر کے کسی کالج میں داخلہ لوں گا، مگر شاید میری یہ آرزو کبھی پوری نہ ہوگی۔ مجھے مشورہ دیجئے میں کیا کروں؟ (ریحان۔۔ملتان)

جواب: آپ دل لگا کر باقاعدگی سے مطالعہ جاری رکھیں۔ امتحان کے لیے سارا سال محنت ضروری ہوتی ہے۔ بالکل ہی پرائیویٹ امتحان دینے کے بجائے آپ کسی پرائیویٹ ادارے میں (جو ہر شہر میں موجود ہے) داخلہ لے لیں۔ اس طرح کم از کم آپ کو باقاعدگی سے مطالعہ کرنے کی عادت ہو جائے گی۔ کامیاب انسان وہی ہے جو اپنی ناکامیوں کو تسلیم نہیں کرتا، بلکہ ہر شکست کے بعد اور زیادہ تندہی سے اپنے کام میں مصروف ہو جاتا ہے۔ پڑھائی ایک ٹائم ٹیبل بنا کر اور مستقل مزاجی کے ساتھ کریں۔ انشاءاللہ آپ اپنی منزل تک ضرور پہنچ جائیں گے۔

قارئین کی تحریروں کا انتظار

آپ نے کوئی ٹوٹکہ یا کسی بھی طریقہ علاج کو آزمایا اور تندرست ہوئے یا کسی مشکل کیلئے کوئی روحانی عمل آزمایا اور کامیاب ہوئے، آپ کے مشاہدے میں کسی پھل، سبزی، میوے کے فوائد آئے ہوں یا آپ نے کسی رسالے، اخبار میں پڑھے ہوں، کبھی جنات سے ملاقاتی مشاہدہ ہوا ہو، کوئی دینی یا روحانی تحریر ہو۔ آپ کو لکھنا نہیں آتا چاہے بے ربط لکھیں لیکن ضرور لکھیں ہم نوک پلک سنوار لینگے، اپنے کسی بھی تجربے کو غیر اہم سمجھ کر نظر انداز نہ کریں شاید جو آپ کیلئے غیر اہم اور عام ہو وہ دوسرے کی مشکل حل کر دے۔ یہ صدقہ جاریہ ہے مخلوقِ خدا کو نفع ہوگا۔ انشاءاللہ۔ آپ اپنی تحریریں بذریعہ ای میل بھی بھیج سکتے ہیں۔

ubqari@hotmail.com

بے اولاد جوڑے اور پھل دار درخت

تحریر: ...

تنے سے لگ کر اپنی پیشانی اس پر لگائیں پھر آنکھیں بند کر کے اللہ سے لو لگاتے ہوئے دعا کریں۔ "یا اللہ تو نے ہی اس درخت کو بار آور کیا ہے، یہ تیری تخلیق ہے اس درخت جیسی طاقت مجھے بخش دے"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ اسے عقل وشعور سے نوازا۔ نر اور مادہ پیدا کیے اور پھر ان سے جوڑے بنائے۔ اس طرح تخلیق کا عمل جاری وساری کیا۔ عورت کو ماں جیسا عظیم رتبہ ملا اور یہ وہ رتبہ ورشتہ ہے، جس کی خواہش ہر عورت میں بدرجہ اُتم موجود ہوتی ہے۔ لیکن ہر خواہش کی تکمیل کے لیے کچھ نہ کچھ محنت، قربانی ضرور درکار ہوتی ہے۔ سورۂ نجم کی آیت نمبر 39 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے (لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰی) (ترجمہ: انسان کو وہی ملتا ہے، جس کی وہ کوشش کرتا ہے)۔ انسان کا ایک پاؤں تدبیر اٹھاتی ہے تو دوسرا تقدیر۔ قسمت میں تو گندی مٹی ہے، کوئی اینٹ بنائے یا کوزا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل اسی لیے عطا کی ہے کہ ہم اسے بروئے کار لائیں۔ یہ قانونِ فطرت ہے کہ جس چیز کا استعمال بند کر دیا جائے، وہ ناکارہ ہو جاتی ہے۔ شفاف پانی بھی مستقل کہیں رکا رہے تو بدبو پیدا کر دیتا ہے۔ کوئی بھی مشینری استعمال میں نہ لائی جائے تو زنگ آلود ہو جاتی ہے۔ انسانی مشینری بھی متحرک رہنا چاہتی ہے۔ کاہلی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ قصہ مختصر اولاد کی خواہش مند خواتین خود کو مصروف رکھیں۔ غصے اور زیادہ کھانے سے پرہیز کریں۔

خدانخواستہ کوئی بیماری ہو جائے تو ڈاکٹر سے فوری رجوع کریں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔ بچوں سے پیار کریں، صدقہ خیرات کرتی رہیں۔ خود کو ہمیشہ ماں کے روپ میں دیکھیں۔ زیادہ تر ایسے ماحول میں رہیں جہاں بچے اور پودے وغیرہ ہوں۔ عبادت اور صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ اپنی غذا پر بھی خاص توجہ دیں کہ جو ہم کھانا کھاتے ہیں، وہی ہمارے جسم کا حصہ بنتا ہے۔ زیادہ پکی اشیا نہ کھائیں۔ مرغن غذاؤں سے پرہیز کریں، اس سے زہریلا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ ادھ پکی چیزیں کھائیں۔ دودھ کے بجائے دہی زیادہ مفید ہے۔ کچی سبزیاں کھائیں۔ تلسی کے پتے، اس کے بیج اور سونف کو استعمال میں لائیں۔ ہر قسم کا سبزا، پھل، پھول، بیل بوٹے اور پھل دار درخت زیادہ سے زیادہ دیکھیں۔ یاد رکھیے، ہر شے اپنی الگ خاصیت رکھتی ہے۔ انسان، حیوان، چرند، پرند، درخت وغیرہ۔ ہمیشہ اچھے دوست بنائیں۔ خوبصورت پرندے پالیں۔ دودھ دینے والے جانوروں سے محبت رکھیں۔ اپنے گھر میں پھول اور پودے لگائیں۔ ہو سکے تو خوبصورت پھولوں کے گملے رکھ لیں اور انہیں پانی خود دیں۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ "یا اللہ جس طرح تو نے ان گملوں میں پھول سجائے ہیں، میرے گھر کے آنگن میں بھی پھول کھلا دے۔ خوبصورت، صحت مند، فرمانبردار بچہ عطا فرما۔ آپ یہ دعا ہر پھل دار اور درخت کو دیکھ کر بھی مانگیں اور" **یا مصور** "کا ورد جاری رکھیں۔ اللہ بے نیاز ہے، وہ دعاؤں کا سننے والا ہے۔ کوئی بھی پھل دار درخت، جس میں خوب پھل آتے ہوں، نمازِ فجر کے بعد (جب سورج کی کرنیں نکلنے لگیں) ننگے پاؤں صاف ستھرے ہو کر (اگر ٹھنڈک زیادہ لگے تو چپل پہن لیں) اس کے نیچے جائیں۔ تنے سے لگ کر اپنی پیشانی اس پر لگائیں پھر آنکھیں بند کر کے اللہ سے لو لگاتے ہوئے دعا کریں۔ "یا اللہ تو نے ہی اس درخت کو بار آور کیا ہے، یہ تیری تخلیق ہے۔ اس درخت جیسی طاقت مجھے بخش دے اور مجھے بھی بار آور کر دے، جیسے تو نے اس درخت کو کیا ہے۔ یا اللہ! مجھے صحت مند فرمانبردار بچہ عنایت فرما۔ آمین ثم آمین۔"

جب آپ محسوس کریں کہ درخت سے توانائی آپ کے اندر اتر رہی ہے تو درخت سے ہٹ جائیں۔ اسے پیار سے تھپکائیں اور پانی دیں۔ یاد رکھیے، پودے، درخت سب جان دار ہوتے ہیں اور ان سے باقاعدہ انرجی خارج ہوتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہر شے سے شعاعیں نکل رہی ہیں حتیٰ کہ ہماری انگلیوں کی پوروں سے بھی۔ اسی لیے پیارے نبی ﷺ نے کھانے کے بعد پوروں کو چاٹنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے کھانا ہضم ہوتا ہے۔ آپ یہ نسخہ آزما کر دیکھیں، انشاء اللہ ضرور بار آور ہوں گی۔ آپ کی دنیا بدل جائے گی۔ ایک ننھا منا پیارا سا بچہ آپ کی گود میں کلکاریاں مارے گا تو آپ کی دھڑکنیں خود بخود دیکار اٹھیں گی۔

یہ کس کو دیکھ کر، دیکھا ہے۔ میں نے بزمِ ہستی میں
کہ جو شے ہے، نگاہوں کو حسیں معلوم ہوتی ہے۔

اسلام اور رواداری

پیغمبرِ اسلام ﷺ کے صحابہؓ اکرام کا غیر مسلموں سے حسنِ سلوک

قسط نمبر 15

بحیثیت مسلمان ہم جس بااخلاق نبیؐ کے پیروکار ہیں ان کا غیر مسلموں سے مندرجہ ذیل سلوک کیا تھا ہم اپنے گریبان میں جھانکیں، ہمارا عمل، سوچ اور جذبہ غیر مسلموں کے بارے میں کیا ہے؟ فیصلہ آپ خود کریں۔

(تحریر: ابن زیب بھکاری)

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اسلام نے دیگر مذاہب کے حوالے سے رواداری اور ان کے حقوق کے تحفظ کا جو تصور عطا کیا، دنیا کے تمام مذاہب اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ اس حوالے سے عہدِ نبوی ؐ اور خلفائے راشدینؓ کے دور میں اس امر کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ امیر المومنین حضرت عمرؓ نے غیر مسلم رعایا کو جو حقوق دیئے، اس کا مقابلہ اگر اس زمانے کی اور سلطنتوں سے کیا جائے، تو کسی طرح کا تناسب نہ ہوگا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں روم وفارس کی جو سلطنتیں تھیں، ان میں غیر قوموں کے حقوق غلاموں سے بدتر تھے۔ شام کے عیسائی باوجود یہ کہ رومیوں کے ہم مذہب تھے، مگر ان کی اپنی مقبوضہ زمینوں پر کسی قسم کا مالکانہ حق تک حاصل نہ تھا۔ یہودیوں کا حال ان مملکتوں میں اس قدر بدتر تھا کہ ان پر رعایا کا اطلاق بھی نہیں ہوتا تھا، جب کہ فارس کے عیسائیوں کی حالت ان سے بھی بدتر تھی۔ حضرت عمرؓ نے جب ان ممالک کو فتح کیا تو دفعتاً وہ حالت بدل گئی، جس طرح انہیں حقوق دیئے، اس لحاظ سے گویا وہ رعایا ہی نہیں رہے، بلکہ اس قسم کا تعلق رہ گیا، جیسے دو برابر کے معاہدہ کرنے والے فریقوں میں ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے مختلف ممالک کی فتوحات کے وقت جو تحریری معاہدے کیے، انہیں دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپؓ نے غیر مسلم رعایا کو کس قدر حقوق دیے اور ان کی کتنی دل جوئی کی۔

خلیفہ دوئم حضرت عمر فاروقؓ 14 سو سال پہلے بیت المقدس میں داخل ہونے کے بعد ایک حکم یہودیوں کی پانچ سو سالہ جلاوطنی کو منسوخ کرنے کا دیا۔ حضرت عمرؓ نے عیسائیوں کے مقدس مقام کا اس قدر احترام کیا کہ اس کی فتح کے موقع پر بہ نفس نفیس بیت المقدس تشریف لے گئے۔ آپ کا یہ سفر نہایت سادگی سے طے ہوا۔ مقام جابیہ میں دیر تک قیام کر کے، بیت المقدس کا (بقیہ صفحہ نمبر 25 پر)

دین پر عمل کرنے کی برکات

سات دن کے بعد جب میں دوبارہ اس چوک سے گزرا تو نوٹ کے ٹکڑے ہو چکے تھے اور پھٹ چکا تھا مگر کسی نے اس کو ہاتھ نہ لگایا۔

(پروفیسر ڈاکٹر نور احمد نور۔ فزیشن ملتان)

سعودی عرب کے علاوہ کسی اور ملک میں شریعت مطہرہ پر عمل کرنے کی برکات کا مشاہدہ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ برکات خاص کر سعودی عرب میں ان جگہوں پر دیکھی جاسکتی ہیں جہاں غیر ملکی کم ہیں اور زیادہ تر سعودی آبادی موجود ہے۔ وہ علاقہ جہاں میں نے سروس کی یعنی القصیم، علماء کرام یعنی مطوّعین کا علاقہ کہلاتا تھا اور دین اسلام اصلی شکل میں دیکھا جاتا تھا۔ القصیم وہ علاقہ ہے جہاں سب سے آخر میں ٹیلی ویژن کی اجازت ملی۔ یہ علاقہ نیک لوگوں کا مسکن تھا اور ان لوگوں میں صحابہ کرامؓ کی صفات دیکھی جاتی تھیں۔ سارے سعودی عرب میں سبزہ زیادہ یہاں تھا۔ یہاں کے تربوز، خربوزے اور دوسرے پھل بہت سستے اور میٹھے تھے اور تمام عرب ممالک میں بھیجے جاتے تھے۔ اب تو وہاں گندم اتنی کاشت ہوتی ہے کہ باہر ملکوں میں بھیجی جاتی ہے اور ملکی ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے۔ یہ سب دین پر چلنے کی برکات ہیں۔

نماز:۔ ہر مسلمان نماز ادا کرتا، جو سستی کرتا اس کو سزا دی جاتی۔ ایک پاکستانی ڈاکٹر کو نماز کے لیے بار بار تنبیہ کی گئی مگر اس نے اپنی اصلاح نہ کی تو چوک میں جمعہ کے دن اس کو پکڑ کر درے مارے گئے۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے اپنی زندگی میں تبدیلی دکھائی۔ شہر مختلف محلوں میں تقسیم تھا اور محلہ کے وسط میں مسجد تھی جس میں ایک رجسٹر تھا اور تمام مردوں کی فجر کی نماز میں حاضری لگتی تھی۔ ایک دن میں ایمرجنسی میں ہسپتال چلا گیا اور نماز ہسپتال کی مسجد میں ادا کی، اپنے محلہ کی مسجد میں غیر حاضر ہونے کی وجہ سے مجھ سے باز پرس ہوئی۔

زکوۃ و عطیات:۔ اس کا محکمہ مخصوص تھا، جو ہر آدمی کی آمدن پر نظر رکھتا اور وقتاً فوقتاً دفتر میں بلا کر تفتیش کرتا۔ اس محکمہ کی خوبی یہ تھی کہ ایماندار آدمی خاص کر مطوعین ملازم تھے جن کی تنخواہ کئی گنا تھی۔ یہ حضرات آمدنی کے بارے میں صحیح رپورٹ کرتے اور کسی افسر یا دکاندار سے مرعوب نہ ہوتے تھے۔ جب میں نے حکومت کی اجازت سے پریکٹس شروع کی تو میں ہر ماہ ایک آدمی کو ایک یا دو دفعہ اپنے کلینک کے باہر بیٹھا دیکھتا تھا۔ میں اس کو مشروب یا چائے بھیجتا مگر وہ قبول نہ کرتا۔ وہ میرے مریضوں کی تفصیل لکھتا رہتا۔ ایک دفعہ ایک مریضہ کو ساتھ والی بستی سے لایا گیا جس کو دورے پڑ رہے تھے۔ سارے بستی والے مریضہ کے ساتھ تھے، جن کی تعداد پینتیس کے قریب تھی۔ تین ماہ بعد دفتر میں میری پیشی ہوئی اور دفتر والوں نے بتایا کہ آپ کے پاس مریض آتے ہیں۔ مثلاً ایک دن پینتیس مریض آئے تھے۔ میں نے دفتر والوں کو پتہ بتایا اور یہ بھی عرض کیا کہ ایک مریض تھا باقی چونتیس اس کے متعلقین تھے۔ اس بات کی تفتیش کی گئی اور میری بات صحیح ہونے پر میری خلاصی ہوئی۔

چوری، جھگڑا، لڑائی:۔ میرے ایک سال کے قیام میں، میں نے اپنے علاقے میں چوری کا ایک بھی واقعہ نہ دیکھا۔ اگر کسی کی کوئی چیز گر جاتی تو یا اس کو اٹھا کر تھانہ پہنچا دیتے یا وہیں پڑی رہتی۔ مجھے اب تک یاد ہے کہ بازار کے ایک چوک پر دس ریال کا نوٹ پڑا تھا، میں نے اس کو اٹھا کر ساتھ والے دکاندار کو دیا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا کہ وہاں سے تھانہ دور تھا اس لیے اس کو پہنچانے میں وقت لگتا تھا۔ دوکاندار وہاں جانے کو تیار نہیں تھا۔ مجھے دوکاندار نے کہا کہ اس نوٹ کو یہاں رہنے دو۔ سات دن کے بعد جب میں دوبارہ اس چوک سے گزرا تو نوٹ کے ٹکڑے ہو چکے تھے اور پھٹ چکا تھا مگر کسی نے اس کو ہاتھ نہ لگایا۔ لڑائی جھگڑا تو کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا کیونکہ وہاں پر پولیس دونوں فریقوں کو جیل میں ڈال کر دوسرے دن عدالت میں پیش کرتی تھی۔ گالی دینے پر سزا دی جاتی تھی اور تھپڑ کا بدل تھپڑ تھا۔ امیر غریب کا وہاں کوئی فرق نہ تھا، سب کی سزا برابر تھی۔ سعودی عرب میں ایک مشہور واقعہ ہوا تھا۔ مکہ مدینہ روڈ میرے وقت میں بننا شروع ہوئی۔ اس سڑک کے چار حصوں پر کام شروع ہوا۔ سعودی گورنمنٹ نے ایک انعام بھی رکھا کہ جو کمپنی کام پہلے کرے گی اس کو بہت بڑا انعام دیا جائے گا۔ تین کمپنیوں نے کام مکمل کر لیا۔ مگر مدینہ منورہ کے حصہ کا کام جو امریکن کمپنی کر رہی تھی مکمل نہ ہوا۔ امیر مدینہ منورہ نے کئی دفعہ امریکن کمپنی کو وارننگ دی مگر کوئی اثر نہ ہوا۔ حج کا موسم قریب آرہا تھا۔ دن بدن پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ امیر مدینہ منورہ کی کئی دفعہ تنبیہ پر بھی امریکن کمپنی نے تیزی نہ دکھائی۔ امیر مدینہ بہت تنگ آیا اور غصہ میں آکر امریکن کمپنی کے ڈائریکٹر کو تھپڑ مار دیا۔ تھپڑ نے ساری سعودی گورنمنٹ کو ہلا کر رکھ دیا۔ تمام امریکن کمپنیاں ہڑتال پر چلی گئیں۔ سڑک کا کام اور زیادہ لیٹ ہو گیا۔ آخر صلح اس شرط پر ہوئی کہ امریکن ڈائریکٹر، امیر مدینہ کو تھپڑ مارے گا، پہلے اس نے تھپڑ مارا، پھر امریکن کمپنیوں نے کام شروع کیا۔

غربت:۔ صدقہ، زکوۃ اور فطرانہ کے لیے ہمیں غریب آدمی تلاش کرنا مشکل تھا۔ ایک دن پاکستانی ڈاکٹر بازار میں چیزیں خرید کر رہے تھے کہ ہم نے ایک بوڑھے کو میلے کپڑوں میں دیکھا اور ظاہراً غریب لگ رہا تھا۔ ہمارے ایک پاکستانی ڈاکٹر نے اس بدو کو سو (100) ریال خیرات کے دیئے۔ اس کا پیسے دینا ہی تھا کہ بوڑھے سعودی نے شور مچا دیا کہ میں تو ''رجل غنی'' ہوں۔ رجل غنی اس کو کہتے ہیں جس کے پاس اربوں ریال ہو۔ وہ کہنے لگا میری بیوی مر چکی ہے، مجھے کپڑے دھو کر کوئی نہیں دیتا، میں تو غریب نہیں ہوں۔ اس شور پر پولیس آگئی۔ ہم نے پولیس والے کو بات سمجھائی اور پولیس والوں نے اس کو چپ کرایا اور بڑی مشکل سے خلاصی نصیب ہوئی۔ مسجدوں کے باہر عورتیں کالے برقعے پہن کر بیٹھی ہوئی تھیں، مگر ان کو خیرات نہیں دیتے تھے اور نہ کسی کو خیرات دیتے دیکھا کیونکہ وہاں کا مال اور عطیات کا محکمہ بیوگان، یتیم اور غریب لوگوں کو ان کے گھروں پر امداد پہنچا دیتا تھا اور اس کام کرنیوالے دین کی برکت سے پوری پوری ڈیوٹی دیتے تھے۔

شادی بیاہ:۔ شادی کی تقریبات بہت سادہ، گانے بجانے اور فوٹو گرافی سے پاک ہوتیں۔ (نہی عن المنکر اور امر بالمعروف) کا محکمہ میں ایماندار لوگ لگے ہوئے تھے۔ اس لئے رشوت، سفارش کو قریب نہ آنے دیتے۔ ایک عجیب چیز جو میں نے دیکھی وہ یہ کہ بھائی بھائی آپس میں اپنے بچوں، بچیوں کے رشتے نہ کرتے تھے۔ نوجوان لڑکیاں گھروں میں بیٹھی رہتیں مگر اپنے بھائیوں کے لڑکوں سے رشتہ نہ کرتے۔ میں نے وجہ دریافت کی تو بتایا گیا کہ آپس کے رشتوں سے جھگڑے اور رنجشیں ہو جاتی ہیں۔ شادی کرنے والے دولھے کو سارا خرچ کرنا پڑتا، لڑکی والے کو کوئی خرچ نہ کرنے دیتے تھے۔

آپ مریض ہیں، تو یہ عمل کریں

شوہر اگر بیوی کے مہر کی رقم اپنے کاروبار میں لگادے تو اس رقم سے انشاء اللہ تعالیٰ کاروبار میں نقصان نہ ہوگا بلکہ مہر کی رقم طرفین کے لیے خیر و برکت کی چیز ہے۔ (انتخاب: میاں عمران۔فیصل آباد)

میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کا آسان نسخہ:

میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کا آسان نسخہ یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کیلئے (خیر کی) دعائیں کرتے رہیں۔ان شاءاللہ چند دنوں میں ایسی عجیب محبت پیدا ہو جائے گی کہ جس کا دونوں کو وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔

موت کے سوا ہر چیز سے امن:

مسند بزار میں حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم بستر پر لیٹو تو سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھ لیا کرو تو موت کے سوا ہر چیز سے امن میں رہو گے (تفسیر ابن کثیر جلد ا ص ۳۲) یقین کامل کے ساتھ مذکورہ مسنون عمل کیا جائے تو چوروں ڈاکوؤں سے بھی گھر کی حفاظت رہے اور خود بھی امن سے رات گزارے۔

آپ مریض ہیں تو یہ عمل کریں:

ابن جریر میں حضرت علیؓ کا فرمان ہے جب تم میں سے کوئی شفا چاہے تو قرآن کریم کی کسی آیت کو کسی صحیفے پر لکھ لے اور اسے بارش کے پانی سے دھو لے اور اپنی بیوی کے مال (مہر) سے اس کی رضامندی سے پیسے لے کر شہد خرید لے اور یہ دونوں پی لے پس اسی میں کئی وجہ سے شفا آجائے گی۔ خدا تعالیٰ عزوجل کا فرمان ہے۔

"وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ" (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 82)

''ہم نے قرآن میں وہ نازل فرمایا ہے جو شفا ہے اور رحمت ہے مومنین کیلئے۔'' ایک دوسری آیت میں ہے

"وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبٰرَكًا"

''ہم ہی آسمان سے بابرکت پانی برساتے ہیں۔'' مزید فرمایا

"فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓئًا مَّرِيْٓئًا" (سورۃ النساء آیت نمبر 4)

''اگر عورتیں اپنے مال مہر میں سے اپنی خوشی سے تمہیں دے دیں تو بے شک تم اسے کھاؤ پیو سہتا بجتا۔'' شہد کے بارے (سورۃ نحل آیت نمبر 69) میں فرمان الٰہی ہے۔

"فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ" ''شہد میں لوگوں کیلئے شفا ہے۔''

ابن ماجہ میں ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں جو شخص ہر مہینے میں تین دن صبح کو شہد چاٹ لے اسے کوئی بڑی بلا نہیں پہنچے گی۔

(تفسیر ابن کثیر ۳ ص ۱۲۹)

ان آیات قرآنی اور احادیث سے تین چیزوں کا بابرکت ہونا معلوم ہوا۔(ا) بارش کا پانی (۲) شہد (۳) بیوی کا مہر علماء نے لکھا ہے کہ کوئی کاروبار کرے اور بیوی کے مہر کی رقم کاروبار میں تھوڑی سی لگادے تو اسے ان شاءاللہ نقصان نہ ہو گا۔مہر کی رقم طرفین کیلئے خیر و برکت کی چیز ہے۔

ہر شے سے حفاظت کیلئے محفوظ قلعہ:

حضرت عبداللہ ابن خبیبؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کو بارش کی رات اور سخت اندھیرے میں تلاش کر رہے تھے کہ آپ ﷺ ہم کو مل گئے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ تین بار سورۃ اخلاص اور تین بار سورۃ فلق اور تین بار سورۃ الناس صبح شام پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لئے ہر شے کیلئے کافی ہو جائے گا (مشکوٰۃ)

فائدہ: یہ وظیفہ ہر شر سے بچانے کیلئے کافی ہے۔یعنی نفس و شیطان اور جنات و آسیب، جادو، حاسد و دشمنوں کے ہر شر اور بری نظر کے شر سے حفاظت کیلئے۔

تبخیر معدہ کے لیے ایک ٹوٹکہ

(مرسلہ اکمل فاروق ریحان۔سرگودھا)

کوزہ مصری 2 تولہ، سونف ایک پاؤ، چھوٹی الائچی 1 تولہ، مغز بادام 2 تولہ، کوکوٹ پیس کر محفوظ کرلیں۔تبخیر معدہ کی تکلیف میں ایک چمچ دن میں 3 بار پانی کے ہمراہ لیں۔ایسا آزمودہ نسخہ ہے کہ استعمال کرنے کے بعد آپ تعریف ضرور کریں گے۔

تاریخ کے آئینے میں

ایک نامعروف فربہ پرندہ اترا اور ایک درخت پر بیٹھ کر پھول چننے لگا اور پھر وہ اڑ گیا

(مراسلہ: حبیب اللہ۔لاہور)

حضرت ابودجانہؓ کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں جب جنگ یمامہ شروع ہوئی تو آپ نے بھی اس میں نہایت جانبازی دکھائی۔مسیلمہ کذاب سے جو مدعی نبوت تھا، مقابلہ تھا۔اس کا ایک باغ تھا اور وہ اسی کے اندر لڑ رہا تھا۔مسلمان اندر گھسنا چاہتے تھے لیکن دیوار حائل تھی۔ابودجانہؓ نے جب اس صورت حال کا اندازہ لگایا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ مجھ کو اندر پھینک دو! لوگوں نے آپ کو اٹھا کر دوسری طرف پھینک دیا اور آپ دیوار کے پار گرے لیکن اس پھینکنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کا پاؤں ٹوٹ گیا۔اس کے باوجود آپ اپنی جگہ سے نہ ہلے اور باغ کے دروازے پر اس طرح جم کر کھڑے رہے کہ مشرکین ان کے قریب نہ آسکے اور جب تک دوسرے ساتھی باغ میں داخل نہ ہو گئے، آپ اپنی جگہ سے نہ ہلے۔

محمد بن یعمر کا بیان ہے کہ حضرت ایوبؑ مکہ کے راستے میں تھے، سفر کے دوران اہلِ کارواں کو پیاس لگی مگر انہوں نے اس بات کو ظاہر نہ کیا۔ حضرت ایوبؑ نے باصرار دریافت کیا تو انہوں نے اپنی پیاس کا راز افشا کر دیا۔آپ نے کہا۔''تم کسی پر ظاہر تو نہیں کرو گے؟ لوگوں نے اقرار کر لیا تو آپ نے ایک دائرہ بنایا اور دعا مانگی۔نتیجہ یہ ہوا کہ پانی ابلنے لگا جس سے سب ہی خوب جی بھر کر سیراب ہوئے اور اپنے اونٹوں کو بھی پانی پلایا۔پھر آپؑ نے اس جگہ اپنا ہاتھ رکھ دیا اور پانی ابلنا بند ہو گیا۔

محمد بن سیرین خواب کی صحیح ترین تعبیر دینے کے سبب عوام وخواص میں بہت شہرت رکھتے تھے۔ان کی وفات سے چند روز قبل ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ''میں نے خواب دیکھا ہے کہ آسمان سے ایک نامعروف فربہ پرندہ اترا اور ایک درخت پر بیٹھ کر پھول چننے لگا اور پھر وہ اڑ گیا۔'' ابن سیرین کے چہرے کا رنگ یہ سنتے ہی متغیر ہو گیا اور فرمایا'' یہ علماء کی موت ہے۔'' خواب کی تعبیر کے فن میں کمال کی وجہ وہ خود بیان کرتے تھے۔

(بقیہ صفحہ نمبر 38 پر)

حافظ قرآن کی توبہ و استغفار

گمراہی اور ٹھوکروں کے بعد میں نے اللہ سے معافی مانگی اور میں ہر وقت توبہ و استغفار اور یا اللہ تیرا شکر ہے کا ورد کرتا رہا۔ یہ سب اس کا نتیجہ ہے میں نے جو چاہا سو دوبارہ پالیا

تحریر: حاجی شمس الدین۔ کراچی

میں محمد عثمان علی رضا ماہنامہ عبقری بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ میں اپنے گھر کا سودا سلف لینے کے لیے بابا جنرل سٹور، لندن شاپنگ سنٹر کراچی کمپنی مرکز G-9 جاتا ہوں۔ برابر میں (شمس الدین ہومیو کلینک ہے)۔ ڈاکٹر محمد ارشاد گلے کی بیماری کا بہت اچھا علاج کرتے ہیں۔ وہاں پر بابا جی حاجی شمس الدین سے ملاقات ہوئی۔ ہم دونوں اپنی اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔ ماہنامہ عبقری میرے ہاتھ میں تھا، بابا نے دیکھنے کے لیے مانگا۔ پھر مجھے کہا ہر ماہ پڑھتے ہو اور کیا کبھی اس میں کوئی تحریر بھی کیا ہے۔ میں نے کہا ابھی تو صرف پڑھتا ہوں، اگر کوئی قابل تحریر واقعہ ہوا تو تحریر بھی کروں گا اس پر بابا نے مجھے ایک واقعہ سنایا جو میں آپ کی نذر کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں پنجاب کے شہر سرگودھا میں (شمس اینڈ کمپنی غلہ منڈی سرگودھا) میں آڑھت کا کام کرتا تھا۔ میرے پاس ایک خوبصورت نوجوان منشی کا کام کرتا تھا۔ حافظ محمد حنیف بہت قابل اور محنتی شخص تھا۔ وہ میرے پاس 1983ء تک کام کرتا رہا۔ کیونکہ میں 1983ء میں کام چھوڑ کر بچوں کے پاس اسلام آباد آگیا اور آجکل بچوں کے پاس رہ رہا ہوں۔ 1992ء میں حافظ صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ مجھے یہاں پر کوئی کام لگوا دیں۔ میں نے بابا ویڈیو سنٹر پشاور موڑ G. 9/4 پر اسے رکھوا دیا۔ اس نے ایک سال کام کیا مگر گھر نہ گیا اور عید پر میرے گھر رہا۔ میں نے کہا کیا بات ہے گھر کیوں نہیں گئے؟ کہنے لگا گھر جاؤں گا جب میرے پاس گھر جانے کے لیے کچھ ہوگا۔ میں بہت کمانا چاہتا ہوں اور بابا جی ویڈیو سنٹر پر کام نہیں کرنا چاہتا۔ کسی اور کام پر لگوا دیں آپ کی مہربانی ہوگی۔ میں نے اسے گلزار بسمنٹ G.9/4 پر منشی رکھوا دیا۔ وہاں سے وہ 1998ء تک کام کرتا رہا۔ پھر ایک دن میرے پاس آیا اور کہا میں مکہ سعودی عرب جا رہا ہوں۔ زندگی رہی تو پھر ملوں گا۔ دوبارہ مجھے 2000ء میں ملا اور کہا کہ آج میں اپنے گھر، سرگودھا جاؤں گا۔ میں نے کہا کہ کیا اس قابل ہو گئے ہو۔ تو اس نے کہا بابا جی آج آپ کو اپنی کہانی سناتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ میرا ذاتی گھر تھا، بیوی، دو بیٹیاں، دو بیٹے تھے۔ میں خوب محنت بھی کرتا تھا۔ مگر بچوں کی اچھی تعلیم و پرورش نے مجھے دولت کمانے پر اکسایا۔ میں حافظ قرآن ہوں اور ایمانداری سے کام کرتا ہوں مگر میری کمائی سے گزارہ مشکل تھا۔ میں دولت کمانے کی خاطر جوئے کی بری عادت میں پڑ گیا۔ مگر جوا مجھے راس نہ آیا میں مقروض ہو گیا۔ خیر میں نے مکان کا سودا کیا اور مالک سے رقم لیکر قبضہ کے لیے وقت لے لیا میں نے دونوں بیٹیوں کی شادی کر دی۔ پھر مکان مالک کے حوالے کیا اور خود کرایہ کے مکان میں چلا گیا۔ قرض والوں نے ستانا شروع کر دیا۔ بیوی اسی غم میں مر گئی۔ صرف دو بیٹے رہ گئے۔ میں قرض والوں سے تنگ آکر آپکے پاس چلا آیا تھا۔ بیٹے بھی مکان چھوڑ کر کہیں اور مزدوری کر رہے تھے۔ میں نے یہاں جو کمایا قرض والوں کا قرضہ واپس کر دیا اور بیٹوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر میں مکہ مکرمہ سعودی عرب چلا گیا۔ کیونکہ مکہ مکرمہ میں ہوٹل والوں کا بھی قرضہ دینا تھا۔ جب میں نے سب کا قرض دیدیا تو ان کا کیوں رہتا؟ میں نے مکہ والوں سے کہا کہ مجھے وہاں بلوالو تاکہ میں آپ کا قرض اتار سکوں میری نیت اور دعا تھی کہ میں قرض سے چھٹکارا پاؤں۔ انہوں نے بلوایا۔ میں نے ان کا قرضہ اتارا اور جو خرچہ انہوں نے بلوانے پر کیا وہ بھی ادا کر دیا اور اب میرے پاس بھی اللہ نے کرم کر دیا۔ اب میں اپنے بچوں کے پاس جا رہا ہوں۔ میں نے کہا اتنی جلدی یہ کیسے ہوا؟ اس نے بتایا گمراہی اور ٹھوکروں کے بعد میں نے اللہ سے معافی مانگی اور میں ہر وقت توبہ و استغفار اور یا اللہ تیرا شکر ہے کا ورد کرتا رہا۔ یہ سب اس کا نتیجہ ہے میں نے جو چاہا سو دوبارہ پالیا۔ اپنے کیے کی سزا کا دکھ بھی نہیں ہے۔

(بقیہ صفحہ نمبر 38 پر)

رسالے کا تبادلہ

اطلاعاً عرض ہے کہ عبقری فی الحال بطور تبادلہ رسائل ارسال نہیں کیا جاتا۔

ماہانہ روحانی محفل

ناممکن روحانی مشکلات، لاعلاج جسمانی بیماریاں

اس ماہ کی روحانی محفل، مارچ کی 24 تاریخ کو پیر کے دن ہے۔ لہٰذا دوپہر 2:00 بجے سے لیکر سہ پہر 4:32 کے درمیان کسی بھی وقت (غسل یا وضو کرنے کے بعد) 40 منٹ تک "سورۃ الکوثر" مع تسمیہ لاتعداد خلوص دل، درد دل، توجہ اور اس یقین کے ساتھ پڑھیں کہ میرا رب میری فریاد سن رہا ہے اور سو فی صد قبول کر رہا ہے۔ پانی کا گلاس سامنے رکھیں اور تصور کے ساتھ پڑھیں کہ آسمان سے ہلکی پیلی روشنی آپ کے دل پر ہلکی بارش کی طرح برس رہی ہے اور دل کو سکون چین نصیب ہو رہا ہے اور مشکلات فوری حل ہو رہی ہیں۔ ٹھیک 40 منٹ کے بعد دل و جان سے پوری امت، عالم اسلام، اپنے لیے اور اپنے عزیز و اقارب کے لیے دعا کریں۔ پورے یقین کے ساتھ دعا کریں۔ ہر جائز دعا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ دعا کے بعد پانی پر تین بار دم کر کے پانی خود پئیں۔ گھر والوں کو بھی پلا سکتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ کی تمام جائز مرادیں ضرور پوری ہوں گی۔ (نوٹ:) اگر کسی وقت یہ وظیفہ روزانہ کر لیں تو اجازت ہے مستقل بھی کرنا چاہیں تو معمول بنا سکتے ہیں۔ ہر مہینے کا ورد مختلف ہوتا ہے اور خاص وقت کے تعین کے ساتھ ہوتا ہے۔ بے شمار لوگوں کی مرادیں پوری ہوئیں۔ ناممکن ممکن ہوئیں۔ پھر لوگوں نے اپنی مرادیں پوری ہونے پر خطوط لکھے آپ بھی مراد پوری ہونے پر خط ضرور لکھیں۔ (فقیر محمد طارق محمود عفی اللہ عنہ)

روحانی محفل سے گھریلو الجھنوں کا خاتمہ

ماہ جبین پشاور سے لکھتی ہیں کہ میں نے ہر ماہ کی روحانی محفل کی ہمیشہ قدر کی۔ اسکی وجہ سے میرے اتنے مسائل حل ہوئے، بیان نہیں کر سکتی۔ خاص طور پر 18 سال سے میرا شوہر مجھے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ دوسری بے نکاحی عورت کو رکھا ہوا تھا، واپس آیا مجھ سے معذرت کر لی اور اب بالکل درست ہے۔ چکوال سے مشتاق احمد طویل خط لکھتے ہیں کہ بے روزگار تھا اور سخت مقروض تھا اب عالم یہ ہے کہ اوروں کو بھی اس محفل کے بارے بتاتا ہوں اور خود بھی خوب فیض پاتا ہوں۔ محض اس محفل کی برکت ہے اسی طرح عزیز الرحمٰن نے کراچی سے فون پر بتایا کہ بیٹوں کی شادی میں رکاوٹ تھی۔ خود بھی اور بیوی نے بھی روحانی محفل کے وظائف پڑھے۔ رشتوں کے معاملے میں اب عالم یہ ہے کہ کہاں کریں اور کہاں نہ کریں۔ قارئین جگہ کی کمی کی وجہ سے چند احباب کے مختصر خطوط شامل کیے ہیں ورنہ اس محفل سے لاکھوں لوگ فیض پا رہے ہیں۔

بچوں کا صفحہ

نصیحت کی باتیں، بچوں کی زبانی

بابا جی وضو کر رہے تھے لیکن دونوں بھائیوں نے دیکھا کہ ان کے وضو کا طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ اب دونوں بھائی سوچ میں پڑ گئے کہ ہم ان کی اصلاح کیسے کریں۔ کیونکہ وہ بزرگ ہیں اور کہیں ہماری باتیں ان کو ناگوار نہ گزریں

''تعبیر''

(تحریر: حجاب بنت راشد شمسی، لاہور)

آفتاب ایک شریر لڑکا تھا۔ محلے کے تمام لوگ اس کی شرارتوں سے تنگ تھے۔ وہ آئے دن کوئی نہ کوئی نئی شرارت کر بیٹھتا۔ پرندوں کے گھونسلے توڑنا اس کا محبوب مشغلہ تھا۔ نہ جانے کتنے پرندوں کے گھونسلے اس کے ہاتھوں برباد ہو چکے تھے۔ آفتاب کے والدین اکثر اسے سمجھایا کرتے کہ بیٹا پرندوں کو تنگ کرنا اچھی بات نہیں۔ مگر ان کا اس پر کوئی اثر نہ ہوتا بلکہ وہ الٹا ان سے کہتا: ''بچپن میں ہر کوئی شرارت کرتا ہے۔ اگر میں کوئی چھوٹی موٹی شرارت کر لیتا ہوں تو نہ صرف آپ بلکہ پورے محلے والے ہاتھ دھو کر میرے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔'' اس کے والد نے قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا: ''ہم کب کہتے ہیں کہ تم کوئی شرارت نہ کرو۔ کرو مگر ایسی جس سے کسی کو تکلیف نہ ہو'' ایک دن آفتاب چڑیا کے گھونسلے سے انڈے نکالنے کے لیے درخت پر چڑھا تو اس کا پاؤں پھسل پڑا اور وہ دھڑام سے نیچے گرا۔ اس کے نہ صرف شدید چوٹیں آئیں بلکہ اس کی ٹانگ کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی۔ اس کو ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں اس کی ٹانگ پر پلاسٹر چڑھا دیا گیا۔ ایک دن سخت تکلیف میں گزارنے کے بعد کچھ آرام آیا تو بیڈ پر لیٹے لیٹے ہی نئی شرارت کرنے کا منصوبہ بنانے لگا۔ اسی سوچ و بچار میں اس کی آنکھ لگ گئی۔ اس نے دیکھا کہ روزِ محشر ہے۔ نفسا نفسی کا عالم ہے۔ ہر شخص اپنے گناہوں تلے دبا جا رہا ہے۔ ہر کوئی خوفزدہ تھا۔ اسی اثناء میں آفتاب کا دم گھٹنے لگا۔ لیکن کسی نے اس کی طرف توجہ نہ دی۔ پھر وہ اپنے خوفناک انجام سے کانپنے لگا۔ اسے اپنی تمام شرارتیں یاد آنے لگیں۔ پھر اس کے کانوں میں پرندوں کا شور گونجنے لگا جو اس کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ یکایک کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا اور ایک طرف گھسیٹا۔ اس نے دیکھا سامنے آگ جل رہی ہے اور اس کے جھلسا دینے والے شعلے اس کی طرف لپک رہے ہیں۔ وہ زور زور سے چلانے لگا: ''میں دوزخ میں نہیں جاؤں گا۔ میری توبہ میں آئندہ کسی کو تنگ نہیں کروں گا۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں کسی پرندے کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔'' اس کے بیڈ کے ساتھ بیٹھی ہوئی اس کی ماں نے اسے سہارا دیا اور پوچھا: ''بیٹا کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟'' آفتاب نے اپنے حواس پر قابو پاتے ہوئے اپنی امی کو سارا خواب اور عبرتناک انجام بھی بتا دیا۔ اسکی امی نے خواب سننے کے بعد اس سے کہا: ''اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تم آئندہ کسی کو تکلیف نہ پہنچانا۔ کسی پرندے کے گھونسلے کو مت توڑنا ورنہ یاد رکھو ظالم کا انجام برا ہوتا ہے۔ اس سے قبل کہ تمہارا انجام خوفناک ہو تم ظلم سے توبہ کر لو۔''

آفتاب نے وعدہ کیا کہ وہ کسی بے زبان کو دکھ نہ پہنچائے گا۔ بلکہ ہر مصیبت زدہ کی مدد کرے گا اور مظلوموں کی حمایت کرے گا۔'' بچو! آپ بھی تکلیف دہ شرارتوں سے اپنا وقت برباد کرنے کے بجائے دکھی انسانوں کی خدمت کو اپنا شعار بنائیں۔ اللہ نیکی کرنیوالوں سے خوش ہوتا ہے اور انہیں اس کا اجر بھی دیتا ہے۔

ایفائے عہد کا مثالی واقعہ

(مرسلہ: حافظ قاسم۔۔۔قصور پورہ لاہور)

حضرت عمرؓ کا ایک واقعہ قابل ذکر ہے، جس سے معلوم ہو گا کہ اس وقت کے مسلمان اپنی زبان کے کس قدر پابند تھے۔ وعدہ، پتھر کی لکیر سمجھتے تھے۔ ہرمزان ایرانیوں کے ایک لشکر کا سردار تھا۔ ایک مرتبہ مغلوب ہو کر اس نے جزیہ دینا بھی قبول کیا تھا۔ مگر پھر باغی ہو کو مقابلے پر آیا۔ لیکن مسلمان حضور اکرم ﷺ کے طریقہ زندگی پر مضبوطی سے جمے ہوئے تھے۔ اس لیے اللہ کی مدد ان کے ساتھ تھی۔ اس بار بھی ہرمزان کو شکست ہوئی اور وہ گرفتار ہو کر اس حالت میں کہ تاج مرصع سر پر تھا، دیبا کی قبا زیب تن، کمر سے مرقع تلوار آویزاں بیش بہا زیورات سے آراستہ حضرت عمرؓ کی عدالت میں پہنچا۔ آپؓ اس وقت مسجد نبوی میں تشریف رکھتے تھے۔ فرمایا تم نے مسلسل تین بار بدعہدی کی۔ اب اگر اس کا بدلہ تم سے لیا جائے تو تم کو کیا اعتراض ہے؟

ہرمزان نے کہا مجھے خوف ہے کہ میرا اعتراض سننے سے بیشتر ہی مجھے قتل نہ کر دیا جائے۔ آپؓ نے فرمایا ایسا ہرگز نہ ہو گا تم کوئی خوف نہ کرو۔ ہرمزان نے کہا مجھ کو پانی پلا دو۔ حضرت عمرؓ نے پانی لانے کا حکم دیا۔ ہرمزان نے ہاتھ میں پانی کا پیالہ لیکر کہا مجھے خطرہ ہے کہ میں پانی پینے کی حالت میں قتل نہ کر دیا جاؤں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب تک تم پانی نہ پی لو اور اپنا عذر بیان نہ کر و تم اپنے آپ کو ہر قسم کے خطرہ سے محفوظ سمجھو۔ ہرمزان نے پیالہ ہاتھ سے رکھ دیا اور کہا میں پانی نہیں پینا چاہتا آپ نے مجھ کو امان بخشی ہے اس لیے آپ مجھ کو قتل بھی نہیں کر سکتے۔ حضرت عمرؓ کو ہرمزان کی اس چالاکی اور دھوکہ دہی پر بہت غصہ آیا۔ لیکن حضرت انسؓ درمیان میں بول اٹھے اور کہا۔ امیر المومنین! یہ سچ کہتا ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ جب تک پورا حال نہ کہہ لو کسی قسم کا خوف نہ کرو۔ اور جب تک پانی نہ پی لو کسی قسم کے خطرے میں نہ ڈالے جاؤ گے۔ حضرت انسؓ کے کلام کی دوسرے صحابہؓ نے بھی تائید کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہرمزان تو نے مجھے دھوکا دیا ہے لیکن میں تجھے دھوکا نہ دوں گا۔ اسلام نے اس کی تعلیم نہیں دی۔ ایفائے عہد اور حسن سلوک کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہرمزان مسلمان ہو گیا۔ امیر المومنین نے دو ہزار سالانہ اسکی تنخواہ مقرر کر دی۔

نبوت کے تربیت یافتہ بچے

ایک دفعہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ نماز کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک ضعیف بابا جی وضو کر رہے تھے۔ لیکن دونوں بھائیوں نے دیکھا کہ ان کے وضو کا طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ اب دونوں بھائی سوچ میں پڑ گئے کہ ہم ان کی اصلاح کیسے کریں۔ کیونکہ وہ بزرگ ہیں اور کہیں ہماری باتیں ان کو ناگوار نہ گزریں اور ہماری وجہ سے ان کو تکلیف ہو۔ آخر انہوں نے مشورے سے ایک پروگرام بنایا کہ ان کی اصلاح بھی ہو جائے اور ان کی دل شکنی بھی نہ ہو۔ اب ان بزرگ کے پاس گئے اور کہا بابا جی! میرا بھائی کہتا ہے کہ میں ٹھیک وضو کرتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ میں ٹھیک کرتا ہوں۔ آپ ہم دونوں کا وضو دیکھیں اور بتائیں کہ کون صحیح طریقے سے وضو کرتا ہے؟ اب پہلے حضرت حسنؓ نے وضو کیا اور خوب اچھے طریقے سے کیا۔

(بقیہ صفحہ نمبر 38 پر)

تنبیہہ: ماہنامہ ''عبقری'' فرقہ واریت اور ہر قسم کے تعصب سے پاک ہے۔ فرقہ ورانہ اور متعصب موضوعات کی تحریریں ہرگز نہ بھیجیں۔ مضمون نگار کی آراء سے مدیر اور ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں۔ لہذا کسی مضمون کی اشاعت پر ادارہ جواب دہ نہیں۔

قارئین کی خصوصی تحریریں

ماہنامہ عبقری کے قارئین! آپ بھی حکیم صاحب کی ایک کتاب انعام میں پاسکتے ہیں ماہنامہ عبقری کے لیے شاندار اور جاندار تحریر بھجوائیں۔ ہاں تحریر ماہنامہ عبقری کے معیار کی ہو۔ اول آنے والے کو یہ انعام ارسال کیا جائے گا۔ اپنا مکمل پتہ لکھنا نہ بھولیں

اللہ پر توکل

(محمد آصف قائم خانی۔۔۔کنڈیارو سندھ)

(1) ایک دفعہ بندہ عصر کی نماز پڑھنے جا رہا تھا۔ گرمیوں کے دن تھے۔ نماز میں پانچ منٹ ابھی باقی تھے۔ بندہ کو اپنے شیخ کی صحبت میسر ہے اس لیے گھر سے باوضو ہو کر نکلے۔ شمال کی جانب آسمان پر بادل کا ایک بڑا ٹکڑا اور کچھ چھوٹے ٹکڑے جو کہ بندے کے شہر سے 3/4 کلومیٹر دور ہوں گے، موجود تھے۔ بندہ کی نظر بادلوں پر پڑی اور دل ہی دل اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ بارش برسا اور چلتے چلتے مسجد پہنچ گیا۔ نماز پڑھی اور گھر واپس آ گیا۔ ابھی بس چند منٹ ہی گزرے تھے کہ وہی بادل آئے اور برسنا شروع ہو گئے اور دس پندرہ منٹ برسے اور بارش ختم ہو گئی اور یوں اللہ تعالیٰ نے بندہ کی دعا قبول کی اور بندہ کو قبولیت دکھادی۔

(2) ایک دفعہ مجھے کنڈیارو سے کراچی جانا ہوا۔ برسات کا موسم تھا۔ میری ہمشیرہ بھی ساتھ تھیں۔ انھیں کراچی چھوڑنا تھا کنڈیارو سے برسات شروع ہوئی اور کراچی تک برسات چلتی رہی۔ مجھے دوسرے دن واپس کنڈیارو بھی آنا تھا اور میں بہت پریشان تھا کہ برسات اور موسم بھی بہت خراب ہے واپس کیسے جاؤں گا؟ میں نے دل ہی دل میں اللہ سے مانگا یا اللہ اس بارش کو ختم فرما اور میری مشکل آسان فرما۔ کیونکہ مجھے میرے مرشد نے فرمایا کہ جب بھی کوئی کام کرو پہلی نظر اللہ پر جائے کہ اللہ فلاں کام تو کرے گا۔ میں اللہ کی طرف متوجہ ہوا۔ صبح مجھے کنڈیارو کے لیے واپس جانا تھا، میں نے دیکھا صبح بادل چھٹنا شروع ہو گئے اور موسم ٹھیک ہونا شروع ہو گیا اور جب ٹیکسی بس اسٹاپ پر پہنچا، دھوپ نکل چکی تھی اور یوں اللہ پاک نے بندہ کی دعا قبول کی اور مشکل آسان کر دی۔ حالانکہ محکمہ موسمیات کی پیشن گوئی تھی کہ برسات مزید ہو گی۔

(3) مجھے ایک دفعہ کوچ کے ذریعہ کراچی جانا تھا۔ کنڈیارو سے کراچی تک جگہ بالکل بھی نہ تھی۔ صرف فولڈنگ سیٹ موجود تھی۔ کراچی تک کا سفر، جو کہ 6 گھنٹے پر محیط ہے اور بندہ کا مزاج ذرا نازک ہے اس لیے مشکل دکھائی دیا۔ کنڈیکٹر صاحب کہنے لگے مولوی صاحب سیٹ ملنا ذرا مشکل ہے لیکن کوشش کرتا ہوں۔ لیکن مجھے بھی نظر آ رہا تھا کہ سیٹ بالکل بھی نہیں ہے اور لوگوں کا رش بھی تھا کیونکہ تازہ تازہ عید گزری تھی۔ خیر میں نے بیٹھے بیٹھے سورۂ یٰسین کو پڑھنا شروع کیا اور سورۂ ختم کی اور اللہ پاک سے مدد مانگی۔ ٹھیک ایک گھنٹہ بعد مجھے ایک سیٹ خالی نظر آئی۔ کنڈیکٹر نے کہا کہ آپ یہاں بیٹھ جائیں۔ اب وہ سیٹ کیسے خالی ہوئی، بندہ کو علم نہیں لیکن میری مشکل سورۂ یٰسین کی بدولت آسان ہوئی۔

(4) میں ایک دفعہ اپنی دوکان پر جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک جاننے والا ملا اور کہنے لگا آپ کے بڑے بھائی کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے۔ چونکہ میرے بڑے بھائی اس وقت نائب ناظم تھے اور بھائی کی دوستی ایک صحافی سے تھی اور صحافی کی چند روز پہلے سول کورٹ میں جج سے کسی بات پر اَن بن ہوئی تھی۔ اس صحافی نے جج کے خلاف درخواست دے دی کہ یہ رشوت لیتا ہے۔ خیر جج صاحب کے ہاتھ صحافی تو نہ لگا اور میرا بھائی صحافی کا دوست ہونے کی وجہ سے اُس جج کے انتقام کی زد میں آ گیا۔ اس جج نے بھائی کا ریمانڈ بھی اسی دن دے دیا اور بھائی کو لاک اَپ میں بند کروا دیا۔ جب میرے جاننے والے نے مجھے بتایا کہ پولیس آپ کے بھائی کو پکڑ کر لے گئی ہے تو میں ذرا برابر بھی پریشان نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا۔ میرے مرشد نے مجھے ایک عمل بتایا ہوا ہے کہ کیسی بھی مشکل کیوں نہ ہو، یہ عمل کرو انشاء اللہ مشکل آسان ہو گی۔ میں نے ظہر کی نماز پڑھی اور عمل کیا۔ (2 رکعت نفل صلوٰۃ حاجت کے اور اسکے بعد 3 بار سورۂ یٰسین شریف اور پھر اپنے مقصد کی دعا کی) میں نے خوب گڑگڑا کر دعا مانگی۔ کچھ وقت گزرا اور رات 10:00 بجے کے قریب پولیس نے بھائی کو چھوڑ دیا اور جج شرمندہ ہوا اور صلح کی درخواست کی۔ حالانکہ ریمانڈ شدہ شخص کبھی اس طریقے سے نہیں چھوٹ سکتا۔ لوگوں نے کہا بھاری رشوت دی ہے تب بھائی چھوٹا حالانکہ ایسا کچھ بھی نہ تھا۔ یہ صرف اس عمل کی برکت تھی جو میں نے کیا۔

(5) میری کریانہ کی دوکان ہے اور کریانہ میں مختلف آئٹم ہوتے ہیں۔ میرے پاس چاول ختم ہو گیا اور مجھے چاول کی پوری گاڑی سکھر سے لینی تھی۔ کیونکہ وہاں بڑے بڑے بروکر بیٹھے ہوئے ہیں اور سودا کرواتے ہیں۔

میرے مرشد نے مجھے ایک عمل بتایا تھا کہ مشکل وقت اور ویسے بھی روزانہ اس کو عمل کو کروں۔ میری کمی کوتاہی ہے کہ روزانہ تو نہیں کرتا بس اس دن سوچا کہ اس عمل کا کمال دیکھوں۔ دو رکعت نفل پڑھی اور ہر سجدہ میں چالیس دفعہ آیت الکرسی اور سلام کے بعد دس منٹ تک اللہ پاک سے دعا مانگی کہ یا اللہ چاول کی گاڑی میں مدد فرما اور اس کے بعد سکھر روانہ ہو گیا۔ بروکر سے ملاقات ہوئی۔ کہنے لگا شہر سے 2 کلومیٹر باہر رائس مل ہے، وہاں سے آپ پوری گاڑی چاول لے لیں۔ میں نے چاول کا نمونہ دیکھنے کے لیے بروکر سے کہا کہ وہ میرے ساتھ وہاں رائس مل پر چلے۔ وہ خود تیار ہو گیا۔ رائس مل پہنچے، وہاں چاول کا سودا ہوا اور جس ریٹ میں سودا ہوا وہ کیش کا ریٹ تھا لیکن اس نے پندرہ روز کی سہولت دی کہ پیسے بعد میں دینا۔ پھر اس نے دوسرے روز گاڑی بھیجی تو اس میں چاول کے تھیلوں کی لوڈنگ اتنے اچھے طریقے سے تھی کہ ایک تھیلا بھی خراب نہیں نکلا نہ ہی باردانہ پھٹا ہوا تھا۔ حالانکہ ہر گاڑی میں 15/20 تھیلوں کا پھٹنا لازمی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی برکت سے مشکل کام کو آسانی میں تبدیل فرما دیا۔ مجھے اس سلسلے میں پہلے کبھی اتنی آسانی میسر نہیں ہوئی۔

(6) بندہ کو بار بار اس چیز کا تجربہ رہا ہے کہ جب بھی کوئی کام کیا تو کام کرنے سے پہلے دل میں یہ خیال کیا کہ یا اللہ یہ کام تو کرے یا کروائے گا اور وہ کام ہو گیا اور بندہ کے ساتھ اتنی بار ایسا ہوا کہ یاد بھی نہیں بلکہ عادت بن چکی ہے اور وہ کام ہو جاتا ہے۔ میں ایک دوکان پر گیا، گولیاں لینی تھی تو دل میں خیال کیا یا اللہ میں اس سے کہوں گا رعایت کرا اور یہ نہیں کرے گا بس تو کروادے۔ میں نے دوکاندار سے پوچھا تو اس نے کچھ روپوں کی رعایت کر دی (حالانکہ اس سے پہلے بندہ کے دل میں یہ بات تھی کہ یہ اتنے پیسے چھوڑ دے اور وہی ہوا)۔

(7) ایک دفعہ میرے گھر والے کسی بات پر سخت ناراض ہو گئے۔ میں اپنے گھر کے دروازے پر پہنچا اور دل ہی دل میں اللہ پاک سے عرض کی یا اللہ تو ہی میری مدد فرما اور میں گھر داخل ہو گیا۔ بندہ کو حیرت ہوئی کہ گھر میں کسی نے ایک لفظ

تک نہیں کہا اور نہ یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا؟ میں نے اس عمل میں بڑی طاقت دیکھی ہے۔ پہلے میں اس عمل پر شک کرتا تھا لیکن اب یقین ہوتا ہے کہ کام ہوگا اور وہ ہو جاتا ہے۔ بڑا عجیب عمل ہے اور نہایت آسان۔ اس لیے بندہ نے اس کو اپنا معمول بنالیا ہے۔

روحانی محفل اور علاج (وقت ہر محفل کے لیے 2 گھنٹے)

(راناذوالفقارعلی۔۔۔اسلام آباد)

صرف تین دن کے لیے

پہلا آدھ گھنٹہ :۔ سورۃ یٰسین ایک بار اور ﷺ بار بار

اسکے بعد :۔ ہر مسئلے کی نوعیت کے مطابق

(1) (پناہ کے لیے) سورۃ فلق اور سورۃ الناس بار بار پڑھیں، اس کا پڑھنا ہر مسئلے کا حل ہے۔ کیونکہ جب اللہ جل جلالہ پناہ دیدے تو کوئی چیز مانگنے کے لیے باقی نہیں رہتی زندگی میں کوئی بھی کام کرنا ہو یا بچے بچی کا فیصلہ کرنا ہو اور اگر کر بھی لیا تو اس کی خیر و برکت کے لیے (یہ محفل ہر ایک کے لیے ضروری ہے)

(2) (نگہبانی اور حفاظت کے لیے) یَا مُھَیمِنُ یَا حَفِیظُ (500 بار روزانہ)

(3) (قضائے حاجت محتاجی سے چھٹکارا، دشمن پر غلبہ، جادو ٹونے سے نجات اور انٹرویو اور زندگی میں کامیابی کے لیے) یَا قَوِیُّ یَا عَزِیزُ اے طاقتور اے غالب (500 بار روزانہ)

(4) (دل کے مرض کے لیے) اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیهِ رَاجِعُون ۔ بار بار۔

(5) (شوگر کے مرض کے لیے) سَلٰمٌ قَولًا مِّن رَّبٍّ رَّحِیم ۔ بار بار۔ (سورۃ یٰسین، آیت نمبر 58)

(6) (دشمنوں سے بچاؤ اور کینسر کے لیے) قُلنَا یٰنَارُ کُونِی بَردًا وَّ سَلٰمًا عَلٰی اِبرٰهِیمَ o

(سورۃ انبیاء، آیت نمبر 69)

(7) (ہر حاجت اور طلب کے لیے) (اِیَّاکَ نَعبُدُ وَ اِیَّاکَ نَستَعِینُ یَا اللّٰہُ یا رحمٰنُ) (اِیَّاکَ نَعبُدُ وَ اِیَّاکَ نَستَعِینُ یَا اللّٰہُ یَارَحِیم) بار بار۔

(8) (مصیبت کو ٹالنے کے لیے) فَاِنَّ مَعَ العُسرِ یُسرًاo اِنَّ مَعَ العُسرِ یُسرًا ۔ بار بار۔

(سورۃ الم نشرح، آیت نمبر 5,6)

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ :۔ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک ماریں، پانی پر بھی تین بار پھونک ماریں۔ جس جس گھر میں رہتے ہیں اس کی طرف خیر و برکت کے لیے تین پھونکیں ماریں اور کاروبار کے لیے دوکان یا کارخانہ یا ملازمت والی جگہ کی طرف تین پھونکیں ماریں۔ دم کیئے ہوئے پانی سے تھوڑا پانی لیں گھر کی چھت پر چاروں کونوں میں پانی ڈالیں۔ آسمانی بلائیں دور ہو جائیں گی، گھر کی دیواروں پر دم کیا ہوا پانی چھڑکائیں۔ تو گھر کے اندر تعویز دھاگہ، نحوست، کالا جادو ختم ہو جائے گا، انشاء اللہ۔ باقی پانی پینے کے لیے ہے۔ اس سے جسمانی شفاء اور روحانی علاج ہو جائے گا۔ طلباء و طالبات تعلیمی کامیابی کے لیے **یَا فَتَّاحُ یَا عَزِیزُ یَا حَکِیمُ** کا وظیفہ کیا کریں۔

پتھری اور میرا آسان آزمودہ ٹوٹکہ

(عبدالغفور کنول۔۔۔فورٹ عباس ضلع بہاولنگر)

حکیم محمد طارق محمود صاحب السلام علیکم!

آج میں جو نسخہ ماہنامہ عبقری کے قارئین کے لیے لکھ رہا ہوں وہ نا صرف میں نے اپنے بھائی بلکہ گاؤں کے متعدد لوگوں پر آزما چکا ہوں۔ اس سے لوگوں کو بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے۔ اصل میں یہ پتھری کا نسخہ ہے۔ آج کل لوگ ہزاروں کی دوائیاں کھاتے ہیں لیکن فائدہ بالکل نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ تو ڈاکٹر فوراً آپریشن کا مشورہ دیتے ہیں اور بیچارے لوگوں کو مجبوراً کرانا پڑتا ہے۔ لیکن بات پھر کچھ عرصے کے بعد ویسی کی ویسی ہی رہتی ہے۔ میرے بھائی کے مثانے میں پتھری تھی (جس کا نام عبدالغفار طاہر ہے) درد اتنا شدید تھا کہ سہنا مشکل تھا۔ ہم نے بڑی دوائیاں لیں حتیٰ کہ فورٹ عباس تو کیا لاہور شہر سے بھی دوائی منگوائی لیکن کچھ فرق نہیں پڑا (اب آپ سوچتے ہوں گے کہ مجھے کیسے معلوم کہ مثانے میں پتھری ہی تھی۔ اس بات کا جواب یہ ہے کہ ہم نے ڈاکٹر خالد اور شاہد دونوں سے الٹرا ساؤنڈ کرائے ایک نے لمبی پتھری بتائی تو دوسرے نے گول لیکن ان الٹراساؤنڈز سے یہ بات ثابت ضرور ہو گئی کہ پتھری ہے ضرور، لمبی ہو یا گول۔ ایک دن ہمارے ماموں حاجی مشتاق آئے اور انہوں نے بتایا کہ ایک کلو لیموں (Lemons) لے لیں اور ان کا پانی نکال لیں۔ آپ 6 یا سات کوڈیاں (پنسار سے لیکر) اس میں ڈال دیں۔ اس پانی کو جس بوتل میں ڈالیں اس کو دو تین گھنٹے ہلاتے رہیں۔ تاکہ وہ کوڈیاں (سیپیاں) پانی میں حل ہو جائیں۔ اس کام کو مکمل ہوتے دو یا تین دن لگیں گے۔ یہ بات یاد رکھنا کہ ڈھکن کو کھلا رکھنا ہے تاکہ گیس کا اخراج ہو سکے۔ جب کوڈیاں قریباً حل ہو جائیں تو اس پانی کو اچھی طرح نتھار لیں اب آپ جتنا آسانی سے پی سکتے ہیں اتنا لیموں کا پانی اور اتنا ہی سادہ پانی یعنی دونوں کو ملا کر پی لیں۔ آپ دیکھیں گے کہ جب پانی ختم ہوگا، ساتھ ہی انشاء اللہ پتھری بھی ختم ہو جائے گی۔ آپکو پتا بھی نہیں چلے گا کہ پتھری کیسے نکل گئی۔ لیکن یہ یاد رکھنا کہ اگر لیموؤں سے پانی تھوڑا نکلے تو کوڈیاں بھی تھوڑی کر دینی ہیں۔ یعنی کم کوڈیاں ڈالنی ہیں۔'' اس بات کا پہلے تو ہمیں یقین نہیں آتا تھا۔ لیکن چونکہ ہم ہر طرف سے لاچار تھے اس لیے ہم نے اس نسخہ کو تجربہ کے طور استعمال کیا۔ پانی پینے کے ایک دن بعد بھائی نے دو بار الٹرا ساؤنڈ کرایا تو ڈاکٹر کی رپورٹ کے مطابق پتھری کا نام بھی نہیں تھا (اس پانی کو صبح شام دو وقت اور ضرورت پڑنے پر تین وقت بھی استعمال کر سکتے ہیں) پتھری چاہے گردوں میں ہو یا مثانے میں، یہ نسخہ بہترین علاج ہے۔ میں آپکو ان لوگوں کے نام نہیں گنوا سکتا جن کو ہم نے پھر یہ نسخہ بتایا اور انہوں نے ہمیں بالکل ٹھیک ہونے کا یقین دلایا۔ مجھے امید ہے آپ اس نسخہ کو میرے نام کے ساتھ ضرور ماہنامہ عبقری شائع کریں گے۔ والسلام۔

دفع چنبل

(مرسلہ: عطاء الرحمٰن۔۔۔از خانوخیل)

(1) لال کیلا ایک چھٹانک (2) مردار سنگ ایک چھٹانک۔ ان دونوں کا سفوف بنا کر اس میں مکھن ملائیں، چنبل والی جگہ پر لگائیں، چند روز کے استعمال سے چنبل کافور ہو جائے گی۔

آپ کا خواب اور تعبیر

دادی مرحومہ خوش ہیں

(شازیہ۔۔۔رانی پور)

خواب: میں اپنے خواب میں اکثر دیکھتی ہوں کہ میری دادی سفید ساڑھی پہن کر نیم کے درخت کے نیچے بیٹھی ہیں ان کے پاس پان دان بھی رکھا ہے۔ پان بھی کھا رہی ہیں اور بہت ساری عورتیں ان کے گرد بیٹھی ہوئی ہیں۔ میں جب اپنی دادی کو دیکھتی ہوں تو حیران ہوتی ہوں دادی مجھے بلاتی بھی ہیں اور میں ان کے قریب جانے سے ڈر رہی ہوں۔ میں بھاگتی ہوں۔ میری دادی میرا نام لے کر بلاتی ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

تعبیر: آپ کے خواب کے مطابق آپ کی دادی صاحبہ کی مغفرت ہو چکی ہے اور وہ وہاں خوش ہیں اور آپ کی طرف روحانی توجہ ہے جس سے آپ کو نفع پہنچے گا۔ واللہ اعلم

دشمنوں میں ناکامی

(صفدر حیدر۔۔۔پنڈی)

خواب: میں نے دیکھا کہ میں گھر سے یہ ارادہ کر کے نکلا کہ پارک جا رہا ہوں (جو ہمارے گھر سے کچھ فاصلہ پر ہی ہے) جب میں وہاں پہنچا تو پارک کا نقشہ بھی بدلا ہوا ہے اور وہاں پر ہر طرف کتوں کے جسم کے ٹکڑے بکھرے پڑے ہیں۔ کسی طرف سر پڑے ہیں میں ان کے اوپر سے ہوتا ہوا جب آگے پہنچتا ہوں تو وہاں ایک زیارت ہے (جو صرف خواب میں تھی ورنہ وہاں کوئی زیارت وغیرہ نہیں) جہاں ہمارے باقی گھر والے بھی موجود ہیں۔ وہاں سے دعا وغیرہ کر کے نکلتے ہیں تو سب گھر والے گھبرا رہے ہیں۔ لیکن میں ان سب کو ٹکڑوں سے گزار کر باہر لے آتا ہوں، پھر میری آنکھ کھل گئی۔

تعبیر: آپ کا یہ خواب آپ کے حق میں اس اعتبار سے اچھا ہے کہ آپ کے دشمن ناکام ہوں گے اور ان کو رسوائی ہو گی۔ نیز ان دشمنوں کے شر سے آپ کا خاندان آپ کی وجہ سے محفوظ رہے گا اور امن و عافیت نصیب ہو گی۔ آپ حسب توفیق صدقہ بھی دے دیں اور ایک ہزار کلمہ شریف پڑھ کر تمام انبیاءؑ اور اولیاء عظامؒ کو اس کا ثواب بخش دیں۔ واللہ اعلم۔

دین میں کوتاہی

(ر۔ن۔۔۔اٹک)

خواب: میری امی عموماً خواب میں کبھی اپنی والدہ مرحومہ کو دیکھتی ہیں، کبھی میری مرحوم چچی کو دیکھتی ہیں، کبھی قبرستان دیکھتی ہیں۔ اس کی وجہ سے وہ بہت پریشان رہتی ہیں۔

تعبیر: آپ کی والدہ صاحبہ غالباً ان مرحومین کے حق میں ایصال ثواب کرنے میں کوتاہی کرتی ہیں یا ان کی دوستی ایسی عورتوں سے ہے جو بے دین اور جاہل ہیں۔ جن کی صحبت سے ان پر بھی برا اثر پڑ رہا ہے اس لیے انہیں چاہیے کہ وہ اپنے دین کی فکر کریں اور ایسے لوگوں سے اجتناب کریں۔ فقط واللہ اعلم

شہرت یافتہ انسان

(رشیہ بلوچ۔۔۔کوئٹہ)

خواب: دیکھا کہ میں اپنی امی کے ساتھ کہیں جا رہی ہوں۔ کچھ اور لوگ بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ شام ہو گئی ہے کہ میری نظر آسمان پر جاتی ہے۔ جہاں پر چاند چمک رہا ہوتا ہے۔ چاند کا رنگ آتشی مالٹی ہوتا ہے، چاند پورا ہوتا ہے۔ خوبصورت خطاطی سے ایک آیت لکھی ہوئی ہے۔ **المسلمون واللہ رحمت اللعالمین** ۔ میں جا کر امی کو بتاتی ہوں جو کہ سوئی ہوئی ہوتی ہیں۔ تو امی کہتی ہیں کہ ہاں بیٹا ایسی چیزیں نیک لوگوں کو ہی نظر آتی ہیں اور پھر میں بہت خاموش ہو کر چاند کو تکنے لگتی ہوں اور میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

تعبیر: انشاء اللہ آپ کا شوہر جس کے بارے میں آپ نے استخارہ کیا ہے ایک اچھا اور شہرت یافتہ انسان ہو گا جس پر آپ کو بھی فخر ہو گا اور اللہ کی خاص رحمت آپ دونوں کے شامل حال رہے گی۔ واللہ اعلم۔

اللہ کی رحمت

(توقیر۔کراچی)

خواب: میں نے دیکھا کہ صحن میں ایک کیاری ہے اس میں چھوٹے بڑے پودے لگے ہیں۔ پھر میں نے سنا کہ اس میں ایک چھوٹا پودا ہے اس کے پتہ پر پھول کھلے گا۔ جب پھول کھل جائے گا تو اعلان ہو گا اور سب دیکھنے آئیں گے۔ میں کیاری کے پاس گئی ایک پودا جس میں پانچ چھ پتے لگے تھے ایک پتہ اٹھا کر دیکھا تو اس میں نارنجی رنگ کے ایک پھول کی شبیہ بنی تھی بالکل جیسے نقشہ بنا ہوتا ہے۔ اتنے میں ایک پڑوسن آئیں، کہنے لگیں خالہ جان پتہ مجھے بھی دیکھا دیں میں نے کہا نہیں جب پھول کھلے گا، اعلان ہو گا سب دیکھنے آئیں گے، آپ بھی دیکھ لیں اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔

تعبیر: آپ کے خواب کے مطابق اللہ رب العزت آپ کو گناہوں سے توبہ کی توفیق عطا کریں گے اور آپ کی نیکیاں اللہ کے ہاں مقبول ہوں گی۔ باقی جو بزرگ فوت ہوئے ہیں ان میں سے بعض کی گناہوں سے توبہ میں کوتاہی ہوگئی ہے۔ ان کی طرف سے بھی ان کے گناہوں کا استغفار کر لیں اور انہیں ایصال ثواب کریں تا کہ انکو نفع پہنچے۔ واللہ اعلم

مطلوبہ رشتہ

(ناصرہ۔۔۔سیالکوٹ)

خواب: میں نے دیکھا کہ میں اور امی بیٹھے ہیں۔ میرا کزن آتا ہے اس کے ہاتھ میں اس آدمی کا رومال ہوتا ہے جس سے میں شادی کرنا چاہتی ہوں۔ میرا کزن امی کو رومال دیتا ہے اور کہتا ہے اسے دھو دو۔ میری امی رومال لیکر مجھے دیتی ہیں اور کہتی ہیں دھو دو۔ میں رومال دھو کر اس کا ربن سیتی ہوں جس طرح لڑکیاں ربن باندھتی ہیں۔ اس طرح میں بالوں میں باندھ لیتی ہوں۔ جب میرا کزن رومال مانگتا ہے تو میں اسے اپنے ابو کا رومال دے دیتی ہوں۔

تعبیر: آپ کا آپ کا مطلوبہ رشتہ ملے گا اور آپ کی ازدواجی زندگی بہت خوشحال ہو گی اگرچہ اس میں رکاوٹ پیش آئے گی۔ خصوصاً آپ کے کزن کی طرف سے مگر آپ کی حکمت و دانائی سے بڑے بزرگ رضامند ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم۔

جائز دلی مراد

(غلام رسول۔۔۔فیصل آباد)

خواب: میں نے دیکھا کہ نماز پڑھنے کے بعد امام صاحب دعا مانگ رہے ہیں وہ رو رہے ہیں انکے ساتھ میں بھی بہت رو رو کر دعا مانگ رہا ہوں اس کے بعد آنکھ کھل جاتی ہے۔

تعبیر: آپ کا خواب بہت مبارک ہے اور آپ کی جائز دلی مراد پوری ہونے کی بشارت ہے۔ بشرطیکہ آپ کے دل سے اس مقصد کے حصول کی کوشش کریں۔ خصوصاً اللہ رب العزت کی مدد و نصرت کا سوال بھی کرتے رہیں۔ انشاء اللہ اس عظیم ذات کے سامنے کوئی شے ''انہونی'' نہیں۔ واللہ اعلم

مجذوبی مرکزِ روحانیت وامن میں اسمِ اعظم کی روحانی محفل اور دعا

ہر منگل مغرب سے عشاء تک حکیم صاحب کا درس'مسنون ذکر خاص' مراقبہ، بیعت اور خصوصی دعا ہوتی ہے۔ جس میں دور دراز سے مرد وخواتین بھی شامل ہوتے ہیں۔ اسماء الحسنٰی اور پوشیدہ اسم اعظم ہزاروں کی تعداد میں پڑھے جاتے ہیں۔ اختتام پر لوگوں کے مسائل ومعاملات، الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ جو خواتین وحضرات دعا میں شامل ہونا چاہیں وہ علیحدہ کاغذ پر مختصر اپنی پریشانی اور اپنا نام صاف صاف لکھ کر بھیجیں جن حضرات کے لیے دعا کی گئی ان کے نام یہ ہیں

زینب بی بی......کراچی۔محمد علی......کوئٹہ۔کشور ناہید......لیہ۔ زہرہ بتول ...... ملتان ۔شکیلہ نور ......فیصل آباد۔ اعجاز احمد......کراچی ۔ شیخ طیب ......گجرات ۔ سلیم ریحان......کراچی۔ عمران ہاشمی ......نواب شاہ ۔ منیرہ حیدر......کراچی۔ سلمٰی حمید......لاڑکانہ۔ثناء رضی......کراچی سید منظور علی......

پشاور۔ عائشہ امین......سکھر۔ زبیر عالم......ملتان۔ رضیہ اکبر ......کوٹ ادو۔ سلیم حیدر......جہلم انجم ظہور......جیکب آباد۔ فارحہ انیس......لاہور۔ عامر فاروقی......ڈی جی کوٹ۔ سرفراز حسین......گجرات۔ راشدہ اقبال......اسلام آباد۔ عارضہ سعید......سیالکوٹ۔ محمد اسماعیل......صادق آباد۔ ابراہیم حسن......سانگھڑ۔ سمعیہ غنی......گوجرانوالہ۔ محمد رمضان ......کہوٹہ راولپنڈی۔ حافظ محمد حسین رضوی......فتح جنگ۔ عامر......سرگودھا۔ طارق حسین بھٹی......وہاڑی۔ عبدالمجید ......ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ محمد عبیداللہ......جھنگ۔ صبیحہ......میلسی۔ محمد یحیٰی صمدانی......ڈیرہ بگٹی محمد نصیر......کوئٹہ۔ ام عمارہ نور فاطمہ......سوات۔ محمد یامین خان عزیزی......فیصل آباد۔ فیضان الحق......شانگلہ سرحد۔ عائشہ......ہارون آباد۔ حمیرا گل......فیصل آباد۔ ا۔ش، پنڈی محمد اشرف......لاہور۔ محمد ساجد......ڈیرہ اسماعیل خان۔ محمد افضل......ننکانہ صاحب۔ محمد وقاص اسلم......ڈیرہ غازی خان۔ محمد فاروق......گلگت۔ ایک مریضہ......شمالی علاقہ جات شبیر فاروقی......نواب شاہ۔ حمیدہ بانو......چکوال۔ علی......سکھر شیخ اللہ بخش......بہاولپور۔ محمد آصف......احمد پور شرقیہ۔ محمد ساجد نقشبندی......بہاولنگر۔ محمد اصغر سراج ......لاہور۔ زینب......مظفر گڑھ۔ نورین ......ساہیوال۔ صغراں بی بی......اٹک

(بقیہ: نئی نسل کے سلگتے اور الجھے مسائل)

(9) جسم کمزور اور چہرے کا رنگ زرد ہوتا جاتا ہے۔ (10) پنڈلیاں بالکل بے جان ہو جاتی ہیں، پنڈلیوں میں درد بھی ہوتا ہے (11) احساسِ کمتری پریشان رکھتی ہے (12) کلاس میں استاد سوال پوچھ بیٹھے تو کھڑا ہوتے ہی دل پر گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے۔ ہاتھوں اور پاؤں سے پسینہ پھوٹ آتا ہے۔ زبان بند ہو جاتی ہے اور غشی سی آنے لگتی ہے۔ جواب یاد ہوتا ہے مگر ذہن سے نکل جاتا ہے۔ دو چار آدمیوں کی موجودگی میں منہ سے آواز نہیں نکلتی ۔ بولو تو زبان ہکلاتی ہے۔ (13) آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے (14) آنکھوں کے سامنے تارے ناچنے لگتے ہیں (15) کسی سے بات کرنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ کوئی بات یاد نہیں رہتی۔ حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ رونے کو جی چاہتا ہے۔ یہ تمام علامتیں لڑکوں اور لڑکیوں کی یکساں ہیں۔ لڑکیوں نے اپنے خطوط میں یہ اضافہ کیا ہے کہ مردوں سے نفرت ہے۔ والدین شادی کی بات کرتے ہیں تو دماغ پر گھبراہٹ اور دل میں نفرت پیدا ہونے لگتی ہے۔ ان میں سے بعض نونہالوں نے کتابوں اور فلسفے میں جا پناہ لی ہے مگر وہاں بھی انہیں معمول کا سامنا ہوتا ہے۔ ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اساتذہ قسم کے شاعروں کے اشعار کو فلسفۂ حیات سمجھ لیا ہے۔

مثلاً غالب کا یہ شعر

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

فلسفۂ حیات اور فلمی گیت: ایسے نوجوانوں کی تعداد بھی کم نہیں جو فلمی گیتوں کو فلسفۂ حیات سمجھ بیٹھے ہیں۔ ان میں بہت سے ایسے ہیں جو لکھتے ہیں۔...... ''اگر غم ہی اصل زندگی ہے تو جینے کا فائدہ ہی کیا؟ میں کسی کو ہنستے دیکھتا ہوں تو اس پر غصہ آتا ہے اور میں اسے جاہل سمجھتا ہوں۔ میں زندہ رہ کر کوئی بڑا کام کرنا چاہتا ہوں یا بڑا نام پیدا کرنا چاہتا ہوں مگر زندگی اتنی بے مقصد کیوں نظر آتی ہے کہ مر جانے کو جی چاہتا ہے، دماغ سوچ سوچ کر تھک گیا ہے اور دل پر ایک بوجھ یا خوف سا رہتا ہے جسے میں اچھی طرح بیان نہیں کرسکتا۔ خدا کے واسطے مجھے راستہ دکھائیں''

یہ نوجوان حقائق اور فلسفے کے درمیان جو تاریکی ہے اس میں بھٹک گئے ہیں۔ ہم اس رجحان کی وضاحت اور علاج آگے چل کر بیان کریں گے۔ ان میں سے کئی ایک نوجوان یہاں تک لکھ ڈالتے ہیں کہ اگر آپ نے میرا علاج نہ کیا تو میں خودکشی کرلوں گا۔ ''جب یہ زندگی ہی بے مقصد ہے تو میں جی کے کیا کروں گا۔''

یہ ایک ایسا خطرہ ہے جس نے ہمیں مجبور کر دیا ہے کہ ہم اصل بات کھل کر بیان کردیں۔ نوجوانوں کے مندرجہ بالا ''مرض'' کی اصل تشخیص سے باخبر ہوتے ہوئے بھی ہم اس اہم مسئلے کو ''ماہنامہ عبقری'' کے صفحات پر لانے سے گریز کرتے رہے کیونکہ موضوع کا براہِ راست تعلق جنسیات سے ہے۔ موضوع کی نزاکت اور عریانی کے خدشے کے پیش نظر ہم پر حجاب سا طاری رہا۔ بہت سوچ بچار کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ والدین اور بچوں کے درمیان یہی حجاب حائل رہا ہے جس نے بچوں کو جوانی کی دہلیز پر آکر نفسیاتی خلفشار اور جسمانی الجھنوں میں مبتلا کر دیا ہے۔

عبقری آپ کے شہر میں

کراچی : رہبر نیوز ایجنسی اخبار مارکیٹ، 0333-2168390۔ **پشاور**: اطلس نیوز ایجنسی اخبار مارکیٹ، 0300-9595273۔ **راولپنڈی**: کہانڈا نیوز ایجنسی اخبار مارکیٹ، 051-5505194۔ **لاہور**: شفیق نیوز ایجنسی اخبار مارکیٹ، 042-7236688۔ **سیالکوٹ**: ملک اینڈ سنز ریلوے روڈ، 0524-598189 **ملتان**: الشیخ نیوز ایجنسی اخبار مارکیٹ، 0300-7388662۔ **رحیم یار خان**: امانت علی اینڈ سنز، 068-5872626۔ **خانیوال**: طاہر سٹیشنری مارٹ۔ **علی پور**: ملک نیوز ایجنسی، 0333-7674484۔ **ڈیرہ غازی خان**: عمران نیوز ایجنسی، 064-2017622۔ **جھنگ**: حافظ طلحہ اسلام صاحب 0334-6307057۔ **حاصل پور**: گلزار ساجد صاحب نیوز ایجنٹ، 062-2449565۔ **درگاہ پاکپتن**: مہر آباد نیوز ایجنسی ساہیوال روڈ پاکپتن 0333-6954044۔ **کلورکوٹ**: محمد اقبال صاحب، حذیفہ اسلامی کیسٹ ہاؤس۔ **مظفر گڑھ**: النور نیوز ایجنسی، 066-2413121۔ **گجرات**:۔ خالد بک سنٹر مسلم بازار، 0333-8421027۔ **چشتیاں**: حافظ محمد اظہر، اکبر بوٹ ہاؤس 0632-508841۔ **شورکوٹ کینٹ**: عدنان اکرم صاحب، 0333-7685578۔ **بہاولپور**: شیخ اقبال صاحب، شمیم نیوز ایجنسی 0300-9688351۔ **بوریوالہ**: سید شیخ احمد شہید تحصیل والی گلی 0300-7591190۔ **وہاڑی**: فاروق نیوز ایجنسی ٹھینگ موڑ، 0333-6005921۔ **بھیرہ شریف**: شیخ ناصر صاحب نیوز ایجنٹ، 0301-6799177۔ **ٹوبہ ٹیک سنگھ**: حاجی محمد یسین جنگ نیوز ایجنسی 0462-511845۔ **وزیر آباد**: شاہد نیوز ایجنسی، 0345-6892951۔ **ڈسکہ**: نایاب نیوز ایجنسی، 0300-6430315۔ **حیدرآباد**: الحبیب نیوز ایجنسی اخبار مارکیٹ، 0300-3037026۔ **سکھر**: الفتح نیوز ایجنسی مہران مرکز، 071-5613548۔ **کوئٹہ**: خرم نیوز ایجنسی اخبار مارکیٹ، 0333-7812805 **اٹک**: نعیم پنسار سٹور حضرو ضلع اٹک، 0301-5514113۔ **میلسی**: امتیاز احمد صاحب الواحد فیملی ریسٹورنٹ، 0321-7982550۔ **خان پور**: چوہدری فقیر محمد صاحب، انیس بک ڈپو، 068-5572654۔ **واہ کینٹ**: حبیب لائبریری اینڈ بک ڈپو لیاقت علی چوک، 0514-543384۔ **فیصل آباد**:۔ ملک کاشف صاحب، نیوز ایجنٹ اخبار مارکیٹ، 0300-6698022۔ **صادق آباد**: عاصم منیر صاحب، چوہدری نیوز ایجنسی، 068-5705624۔ **گوجرانوالہ**: عطاء الرحمٰن مکہ میڈیکل سٹور، سول اسپتال قلعہ دیدار سنگھ، 0554-710430۔ **بھکر**: ممتاز احمد، نیوز ایجنٹ چشتی چوک، 0300-7781693۔ **کوٹ ادو**: عبدالمالک صاحب، اسلامی نیوز ایجنسی، 0333-6008515 **منڈی بہاؤالدین**: آصف میگزین اینڈ فریم سنٹر 0456-504847۔ **احمد پور شرقیہ**: بخاری نیوز ایجنسی، 0302-8674075 **بنوں**: امیر احمد جان 0333-9748847۔ **نارووال**: محمد اشفاق صاحب، باؤجی نیوز ایجنسی ضیاء شہید چوک ظفروال۔ **گلگت**: نارتھ نیوز ایجنسی، مدینہ مارکیٹ۔ **شمالی علاقہ جات**: جاوید اقبال میلپ لائن نیوز ایجنسی مین روڈ گاہکوچ۔ غذر شمالی علاقہ جات۔ **ہنزہ**: ہنزہ نیوز ایجنسی علی آباد ہنزہ۔ **سکردو**: سودے بکس اسٹور۔ لنک روڈ سکردو، بلتستان نیوز ایجنسی نیا بازار سکردو۔ **جہانیاں**: حافظ نذیر احمد، جہانیاں کلاتھ ہاؤس اور سنٹر، 306-7604603۔ **گوجرانوالہ**: رحمٰن نیوز ایجنسی، 0300,6422516

دس چیزوں کے دس چیزوں پر اثرات

جھوٹ: رزق کو کھا جاتا ہے۔ صدقہ: بلا کو کھا جاتا ہے۔
غصہ: عقل کو کھا جاتا ہے۔ تکبر: علم کو کھا جاتا ہے۔
عدل: ظلم کو کھا جاتا ہے۔ غم: عمر کو کھا جاتا ہے۔
توبہ: گناہ کو کھا جاتی ہے۔ غیبت: عمل کو کھا جاتی ہے۔
پشیمانی: سخاوت کو کھا جاتی ہے۔ نیکی: بدی کو کھا جاتی ہے۔

(مرسلہ: صوفی اقبال۔ سرائے عالمگیر ضلع گجرات)

(بقیہ: ٹماٹر سے تیار شدہ چیزوں کے فائدے)

جب اس کی تشخیص ہوکافی بڑھ چکی ہوتی ہے۔ گو بوسیدگی عظام کو بڑھاپے کی بیماری سمجھا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہڈی کی گنجانیت پینتیس سال کی عمر میں اپنی انتہا کو پہنچ کر گھٹنا شروع ہو جاتی ہے۔ اگر اس عمر میں گنجانیت بہت اچھی ہوتو آئندہ چل کر اس کا فائدہ ہوتا ہے، لہٰذا ماہرین کے خیال میں ٹماٹر کا استعمال عمر کے ہر حصے میں جاری رہنا چاہیے۔
کنیڈا کے سائنس دان اب یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اگر ٹماٹر کے ست سے گولیاں تیار کی جائیں تو بوسیدگی عظام کے مریضوں پر ان کا کیا اثر ہوگا۔ ابھی تک وہ جس نتیجے پر پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر روزانہ ٹماٹر کا آٹھ اونس عرق پیا جائے یا ڈیڑھ سو گرام پاستا ساس کھایا جائے یا لائی کوپین کی ایک گولی کھائی جائے تو جسم میں لائی کوپین کی مقدار مناسب سطح پر رہتی ہے۔ ان ماہرین کا خیال ہے کہ اکثر لوگوں کو غذا سے صحیح مقدار میں لائی کوپین حاصل نہیں ہو پاتی۔ یہ بات کچھ عجیب سی ہے کہ ہمارا جسم تازہ ٹماٹر سے اتنی لائی کوپین نہیں جذب کر پاتا جتنا کہ ٹماٹر کے پاستا ساس یا کیچپ سے۔ مطلب یہ ہے کہ تازہ ٹماٹر کی نسبت پکے ہوئے یا پر سیسڈ ٹماٹر سے جسم کو زیادہ لائی کوپین ملتی ہے۔
کچھ عرصہ پہلے غدۂ مثانہ کے سرطان پر ٹماٹر سے تیار شدہ کے اثرات کے بارے میں جو تحقیق ہوئی تھی، اس میں یہ نتیجہ نکالا گیا تھا کہ اگر ٹماٹر کا کیچپ یا ساس ہفتے میں دو بار کھالی جایا کرے تو مردوں میں غدۂ مثانہ کے سرطان کا خطرہ ایک تہائی کم ہوسکتا ہے۔ امریکا کے ایک غذائی ماہر نے بارہ سال پر محیط ایک تحقیقی مطالعے کی بنیاد پر یہ بات کہی کہ ٹماٹر کا کیچپ لائی کوپین کے حصول کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔ اس کی تیاری کا عمل اس طرح ہوتا ہے کہ یہ ٹماٹر سے زیادہ سے زیادہ لائی کوپین جذب کر لیتا ہے۔ گو صدف ماہی، تربوز اور گلابی چکوترے میں بھی لائی کوپین پایا جاتا ہے، لیکن ٹماٹر اس کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

(بقیہ: تاریخ کے آئینے میں)

کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت یوسفؑ کو خواب میں دیکھا اور ان سے درخواست کی کہ مجھ کو خواب کی تعبیر سکھا دیجئے۔ انہوں نے فرمایا ''اپنا منہ کھولو'' میں نے تعمیل ارشاد میں منہ کھولا تو آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا، اس واقعے کے بعد سے میں خواب کی تعبیر بیان کرنے لگا''

(بقیہ: فقر بعض دفعہ کفر میں ڈھلنے کے قریب لے جاتا ہے)

خود پر قابو پاتا ہے۔ یعنی صبر کرتا ہے۔ فتح مکہ کے بعد حضور ﷺ نے اپنے خون کے پیاسوں کو بھی معاف کر دیا۔ مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتے ہوئے عزم و ہمت کے ساتھ تحمل کرنا چاہئے۔ اللہ کامیابی کی صورت دکھائے گا۔ ہادی اسلام کو اس سلسلہ میں بارگاہ الٰہی سے جو ہدایت ارشاد ہوئی وہ امت کے لیے چراغ راہ ہے۔ ''اور اپنے رب کے فیصلے کا استقلال کے ساتھ انتظار کریں۔ کہ ہماری آنکھیں آپ کی پاسبان ہیں۔'' دنیا کی ہر تکلیف گناہ کی آلائش کو دھوتی ہے۔ ہر دشواری ہر بلا مردان کار کے لیے دعوت عمل اور وسیلہ قرب الٰہی ہے۔ یہیں ان کے صبر کے جوہر کھلتے ہیں۔ اور دنیا و آخرت میں سرخرو ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ مجھے شکستہ دل بندوں کے پاس تلاش کرو۔ انہوں نے پوچھا۔ یا اللہ! وہ کون لوگ ہیں۔ جواب ملا ''صابر وفقراء''۔ بے شک صبر کا اجر بے کنار ہے۔ بشارت ربانی ہے۔ ''صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بغیر حساب کے ملتا ہے۔''

(بقیہ: ویران صحت اجڑا چہرہ اور تندرستی کی کرن)

لوہے کی دکان کے مالک ایک شیخ صاحب یہ دوائی کئی سالوں سے مسلسل لے جا رہے تھے۔ میں نے کہا آپ کے بواسیر کے مریض ابھی تک تندرست نہیں ہوئے۔ ہنس کر کہنے لگے۔ حاجی صاحب آپ کو پتا ہی نہیں اس دوائی کے اور بہت سے فائدے ہیں۔ ہیپاٹائٹس کے مایوس مریضوں کو دیتا ہوں۔ مہینہ، دو مہینے یا اس سے زیادہ اور بعض اس سے بھی کم عرصے میں تندرست ہوتے دیکھے ہیں۔ جوڑوں کے درد کے پرانے سے پرانے مریض جن کے جسم کا کوئی بھی حصہ حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ تندرست ہوئے۔ عام اعصابی کمزوری، جسمانی کمزوری، پٹھوں کا کھچاؤ، تھکان، عورتوں اور مردوں کے کمر کا درد، مہروں اور ڈسک کے مسائل حیرت انگیز طور پر بہتر ہوئے۔ بلکہ عجیب بات یہ ہے کئی مریضوں کے دل کے والو کھل گئے اور گن کر میں نے اب تک 63 مریضوں کو یہ دوا دی ہے۔ جواز دواجی زندگی سے بالکل غیر مطمئن اور مایوس تھے ان میں جوان، بڑے بوڑھے تک شامل ہیں۔ خواتین میں ایام کی بے قاعدگی، موٹاپا اور لیکوریا کے امراض کے لیے یہ نسخہ بہت مفید ہے۔ مردوں میں اولاد کے جراثیموں کی کمی تک کو دور کرتا ہے۔ شیخ صاحب ایک ہی سانس میں یہ ساری بات کہہ گئے اور میں حیرت سے ان کا منہ تکتا رہ گیا کہ میرے پاس اتنا قیمتی نسخہ ہے اور مجھے اس کی قدر دانی نہیں۔ ایک ریٹائر حوالدار سے میں نے سوال کیا کہ آپ بہت عرصے سے یہ دوائی لے جاتے ہیں۔ آخر کیا کرتے ہیں؟ کہنے لگے میں گزشتہ سات سال سے وقتاً فوقتاً یہ دوا لے جاتا ہوں۔ بے اولاد جوڑے مرد بھی اور عورت بھی پانچ ماہ یہ کھالیں تو انشاء اللہ شرطیہ بیٹا پیدا ہوتا ہے۔ جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، بالوں کی سفیدی، دائمی نزلہ اور زکام سینکڑوں چھینکوں کا روز آنا، معدے کی گیس اور جلن، تیزابیت، دائمی قبض اور آنتوں کی خشکی، ان سب کے لیے ایک چھوٹا چمچ گرم دودھ یا پانی کے ساتھ صبح و شام دیتا ہوں۔ ایک مریض دوسرے مریض لاتا ہے۔ آپ لوگوں سے اپنے سینے کے راز نہیں چھپاتے لہٰذا آج میں اتنا لمبا سفر کر کے محض آپ کو یہ نسخہ بتانے آیا ہوں۔ قارئین حاجی صاحب نے جو سینے کا راز ڈرتے ڈرتے اور چھپتے چھپتے مجھے بتایا ہے وہ آپ کی نظر کرتا ہوں۔ اس کے مزید فوائد اور نتائج مجھے بتانا نہ بھولیے گا۔

(بقیہ: نصیحت کی باتیں بچوں کی زبانی)

پھر اس کے بعد حضرت حسینؓ نے اچھی طرح وضو کیا۔ پھر دونوں بھائی ان بزرگ کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا۔ بزرگوار! آپ بتائیں کہ ہم دونوں میں سے کون ٹھیک وضو کرتا ہے؟ بابا جی بھی سمجھدار تھے بچوں کا اندازہ سمجھ گئے اور بولے! میرے بچو! آپ دونوں کا وضو ٹھیک ہے، میرا ہی غلط ہے۔ آپ دونوں کے وضو کو دیکھ کر میری بھی اصلاح ہوگئی ہے اور ان بزرگ نے دونوں بھائیوں کو بہت دعائیں دیں۔ اسطرح حضور ﷺ کے پیارے نواسوں نے حکمت و دانائی کے ساتھ اصلاح بھی کر دی اور ان کی دل شکنی بھی نہ ہوئی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ پیار اور محبت کے ساتھ دوسروں کی اصلاح کریں اور بڑوں کی بے ادبی نہ کریں کیوں کہ:

باادب بانصیب بے ادب بے نصیب

(بقیہ: حافظ قرآن کی توبہ و استغفار)

میں نے غلط کیا تو غلط ہوا، اچھا کیا تو اچھا ہوا 2003ء میں سرگودھا گیا تو حافظ صاحب سے ملا۔ وہ اپنے نئے مکان میں رہتا ہے۔ جو اس نے ذاتی خریدا۔ وہ اپنے بچوں کے ساتھ خوش رہ رہا ہے۔ میرے ملنے پر بہت خوش ہوا۔ اور کہا کہ بابا جی حافظ گمراہ ہوگیا تھا، دنیاداری میں پڑ گیا تھا۔ مگر جب توبہ استغفار اور را اور یا اللہ تیرا شکر ہے کا ورد کیا اور محنت کی اور نیت صاف کی تو اللہ نے قرض اتارا۔ اور سب کچھ واپس کر دیا۔ مگر بیوی کا بہت افسوس ہے۔ کھوئی عزت دوبارہ مل گئی۔ وہی برادری ہے، جو ملنا پسند نہیں کرتی تھی اب آجکل سب سے میل جول ہے اور سب عزت کرتے ہیں۔ انسان کو معلوم ہونا چاہیے کہ گمراہی کے بعد وہ اگر لوٹ آئے تو اللہ بہت رحم کرنیوالا ہے۔ اپنوں کو چاہیے کہ برے وقت میں ساتھ دیں نہ کہ اسے چھوڑ دیں۔ اب میں حافظ کے ساتھ ساتھ حاجی بھی ہوں۔ اپنا گھر بار ہے اور بچے کما رہے ہیں۔ اچھا وقت گزر رہا ہے مگر دو باتیں نہیں بھولتا۔ ایک بیوی اور دوسرا برے وقت میں اپنوں کا چھوڑ جانا۔ بہر کیف توبہ استغفار میں بہت سکون ہے اور آج کل میں توبہ استغفار۔ یا اللہ تیرا شکر ہے کے علاوہ یہ بھی کہتا ہوں کہ اے اللہ عزت و سکون دے اور ہر مسلمان کو برائی سے بچا۔ یہ حافظ محمد حنیف کی کہانی۔ پھر بابا حاجی شمس الدین بولے کہ محمد عثمان علی بیٹے یہ ماہنامہ عبقری مجھے بھی لگوا دو۔ میں بھی اسے پڑھا کروں گا۔ میں نے وعدہ کیا اور خدا حافظ کہا اور اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا۔

(بقیہ: گنا آپ کی صحت کا ضامن)

(18) بدن میں گلٹیاں اور غدودیں اور گانٹھیں ہوں تو ہلیلہ زرد تین ماشہ ہمراہ ایک پاؤ گنے کا رس پینے سے چند ہی روز میں یہ تمام بالکل ختم ہو جاتی ہیں (19) اگر دودھ پلانے والی عورتوں کو صبح و شام ایک پاؤ گنے کا رس ہمراہ ایک چھٹانک کانجی ملا کر پلایا جائے تو دودھ بڑھ جاتا ہے (20) اگر پیشاب کی نالی میں زخم یا سوزاک ہو جائے تو ایک تولہ آملہ کا چھلکا رات کو پاؤ گنے کے رس اور تین تولہ شہد میں ملا کر پینا مفید ہوتا ہے۔ بہتر ہے کہ آملہ کے چھلکے کو رات کے وقت پانی میں بھگو کر صبح صرف پانی میں چھان کر ہمراہ گنے کا رس اور شہد لیا جائے چند ہی روز کے استعمال سے پیشاب کی جلن اور سوزاک سے نجات مل جاتی ہے (21) گنا دانتوں کے لیے بہترین ورزش کا کام دیتا ہے، جب اسے چوسا جاتا ہے تو دانت مضبوط ہوتے ہیں (22) گنے کو چوسنا زیادہ مفید ہے کیونکہ ایسا کرنے سے لعاب دہن شامل ہو جاتا ہے جو ہاضمے کے عمل کو تیز کرتا ہے (23) گنے کا رس معدے کی تیزابیت کو دور کرتا ہے اور السر میں گنے کا رس تو انتہائی مفید ہے (24) یہ محرک باہ بھی ہوتا ہے (25) گنا بھوک کم کرتا ہے (26) یہ پیٹ میں کیڑے پیدا کرتا ہے (27) گنے کے رس میں انار کا جوس ملا کر پلانے سے خون کے دست آنے فوراً بند ہو جاتے ہیں (28) اگر نکسیر جاری ہو جائے تو گنے کا رس سونگھنے سے فوراً بند ہو جاتی ہے (29) کھانے کے بعد گنے کو چوسنے سے کھانا اچھی طرح ہضم ہو جاتا ہے (30) گنے کا رس پینے سے خشک کھانسی تر کھانسی بن جاتی ہے (31) خون کی قے کو روکنے کے لیے اس کا جوس پینا انتہائی مفید ہوتا ہے (32) اس کی کثرت بالخصوص بوڑھوں کے پھیپھڑوں کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔

ایک عامل ہوتا ہے، ایک کامل، عامل کوئی کوئی، کامل کوئی نہیں۔ ہاں آپ عامل کامل بن سکتے ہیں۔ عملیات کے راز اور رموز کا ایک اچھوتا مجموعہ جو ایسے بے شمار عاملوں کی زندگیوں کا نچوڑ ہے۔ وہ عامل کامل جو ساری زندگی جن وظائف کو کرتے رہے ایسے انوکھے طریق کار جس سے فوراً پتہ چل جائے کہ جادو کا اثر ہے یا جنات کی شرارت۔ پھر اس کا علاج کیسے ہو؟ ان تمام بیش قیمت تجربات کو پہلی دفعہ جمع کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ ایسے لوگ جو سالہا سال سے کامیاب عامل بننا چاہتے ہیں لیکن کوئی کامل رہبر میسر نہیں آیا۔ یقین جانیے یہ کتاب ایک رہبر اور راہنما اور بامقصد ساتھی ہے جو ہر جگہ آپ کے کام آئے لوگ جو عامل بننا نہیں چاہتے، صرف عاملوں کے آزمودہ وظائف وعملیات اپنی مشکلات کے لیے چاہتے ہیں، ان کے لیے بھی ایک اچھوتا تحفہ ہے۔
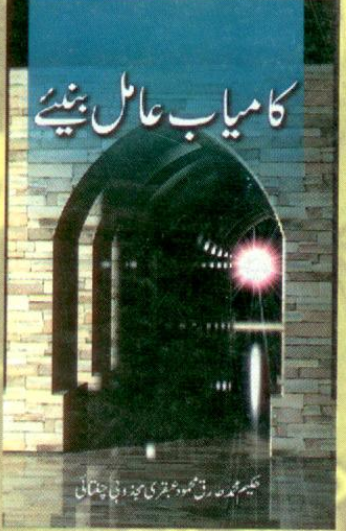
(خوبصورت کاغذ اور ٹائٹل قیمت /180 روپے، رعایتی قیمت /110 روپے علاوہ ڈاک خرچ)

عالم انسانیت پریشان اضمحلال اور بے چینی میں مبتلا ہوا۔ پھر دنیا کے ماہرین کروڑوں ڈالر لگا کر اس مہم میں لگ گئے آخر اس ڈیپریشن کا علاج کیا ہے؟ پھر تجربات پر تجربات ہوتے گئے، انسانوں اور جانوروں پر۔ جب نچوڑ نکلا تو پھر وہ آزمودہ تجربات پریشان لوگوں کو بتائے، کروائے اور آزمائے نہایت کامیاب نتائج سامنے آئے۔ وہ سب نتائج اس کتاب میں سمو دیئے ہیں۔ کتاب کیا ہے؟ ایک معلومات اور نتائج کا بہترین کامیاب سنہری مجموعہ ہے جس سے آپ ڈیپریشن سے فوری نجات اور اس کا فوری علاج بہت آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ ڈیپریشن اور ٹینشن کے مایوس مریض بالکل تندرست ہوئے۔

(خوبصورت ٹائٹل اور کاغذ قیمت /180 روپے، رعایتی قیمت /110 روپے، علاوہ ڈاک خرچ)

کتاب کیا ہے؟ مسلسل مشاہدات، تجربات اور روحانی انوارات کا ایک انوکھا مجموعہ ہے۔ ایسا مجموعہ جو لوگوں کی زندگیوں کے نچوڑ ہیں اور دربدر کی ٹھوکروں کے بعد حاصل ہوا ہے۔ میری زندگی کا ایک بڑا حصہ ان روحانی قوتوں کی طرف سفر کرتے گزرا ہے کچھ قدم قبرستانوں ویرانوں اور جنگلوں کی طرف بھی اٹھے ہیں۔ وہاں کیا دیکھا؟ کیا پایا؟ یہ الگ داستان ہے جو کچھ طویل بھی ہے اور انوکھی بھی ہے بلکہ بعض واقعات ناقابل فراموش اور ناقابل یقین ہیں۔ زیر نظر کتاب میں بندہ نے مختلف ماہرین فن کے تجربات یکجا کیے ہیں۔ ہر شخص پراسرار روحانی قوتوں کا حصول چاہتا ہے عروج پانے اور بے مثال ہو جانے کے خواب دیکھتا ہے۔ مخفی اور پوشیدہ علوم اور راز جاننے کے لیے دربدر کی ٹھوکریں کھاتا ہے اور جن کے پاس یہ جوہر ہیں وہ ہوا نہیں لگنے دیتے اور یہ بے مراد لوٹتا ہے ایسے تمام طلب گار رنجیدہ نہ ہوں اس کتاب کا ورق ورق گواہی دے گا کہ کائنات کی روحانی قوتیں موجود ہیں اور ان کے جاننے والے بھی اور پہنچانے والے بھی۔
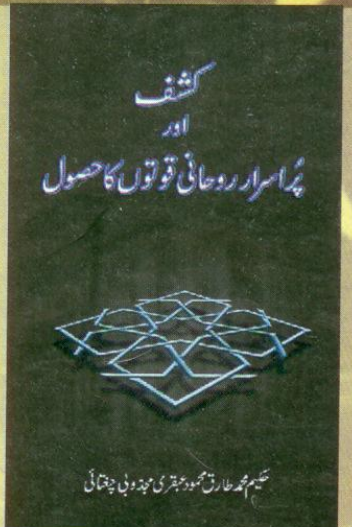
(خوبصورت ٹائٹل اور کاغذ، قیمت /180 روپے، رعایتی قیمت /110 روپے علاوہ ڈاک خرچ)

کائنات ایک راز ہے یہ رازوں اور بھیدوں سے لبریز ہے ہاں اللہ تعالیٰ جس پر چاہے یہ بھید کھول دے۔ میری مشاہداتی زندگی میں بے شمار واقعات ہوئے اور بھرپور احساس ہوا کہ کائنات میں کوئی مخفی نظام بھی ہے جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ زیر نظر کتاب میں اس مخفی نظام کے چند رازوں کو افشا کیا گیا ہے۔ ایسی دنیا جو نظروں سے ماورا ہے۔ ایسی کائنات جو صرف دل کی دنیا جیتنے والے ہی پا سکتے ہیں۔ ایسی روحانی نگری، جو پانے کے بعد آپ باکمال بن سکتے ہیں۔ ایسے تمام راز اس کتاب میں پڑھیں۔ صدیوں سے وہ راز جن پر پردہ پڑا ہوا تھا اور اگر کچھ کو معلوم بھی تھے تو وہ قبروں میں چلے گئے۔ مگر اب وہ طشت از بام ہو گئے ہیں۔ اگر کوئی قدر دان ہے تو یہ اوراق کھول کر ضرور اس کتاب کو دیکھے گا۔ چشم دید واقعات اور تجربات کا وہ مجموعہ جو جنات اور روحوں سے ملاقات کرواتا ہے آپ چشم تصور سے نہیں بلکہ حقیقت میں روحوں اور جنات سے ملاقات کر سکتے ہیں۔

(خوبصورت ٹائٹل اور کاغذ، قیمت /180 روپے، رعایتی قیمت /110 روپے میں علاوہ ڈاک خرچ)

عبقری الحمدللہ ہر ماہ ہزاروں کی تعداد میں ملک کے کونے کونے میں قارئین متعارف کراتے ہیں، ممکن ہے اسکی کوئی بات آپ کے کام آجائے یا کسی کے روحانی یا جسمانی دکھ درد میں معاون ہو۔ اس لئے براہ کرم مطالعہ کے بعد اپنے کسی دوسرے بھائی کو دے دیجیے۔